السنن الکبریٰ بیہقی

مؤلف

امام ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ

المتوفی ۴۵۸ ہجری

مترجمہ

مولانا احسان اللہ

نظرثانی

مولانا فتح احمد

جلد اوّل

حدیث ۱ — ۱۳۷۴

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

سُنن الکُبریٰ بیہقی (مترجم)

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

سُنن الکبریٰ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

مؤلف

لامام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۴۵۸ ہجری

مترجم

حافظ ثناء اللہ

نظرثانی

مولانا افتخار احمد

جلد اول

حدیث: ۱ —— ۱۶۷۴

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ھیں

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: ---------- السنن الکبریٰ للبیہقی مترجم

مُترجم: ---------- حافظ ثناء اللہ

ناشر: ---------- مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: ---------- لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح واصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

عرضِ ناشر

قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ امت مسلمہ کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہیں۔ جن سے رہتی دنیا تک بنی نوع انسان رہنمائی حاصل کرتی رہے گی۔

تمام علوم اسلامیہ جن میں تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، علم الکلام، منطق، فلسفہ و دیگر علوم اسلامیہ کے سارے کتب خانے انہی دونوں مصادر کی شروح اور تفسیرات سے عبارت ہیں۔ گزشتہ چودہ سو سال کے دوران امت مسلمہ کی علمی کاوشوں، مسلمانوں کے مرتب کیے ہوئے دینی علوم کے جملہ ذخائر کا عموماً ایک ہی مقصد اور ہدف رہا ہے کہ کلام الٰہی کی تفسیر اور اس کی عملی تطبیق یعنی سنت رسول ﷺ کی توضیح۔

قرآن مجید کی تفسیر کے بارے میں امام ذہبی کا قول ہے کہ "قرآن مجید کی تفسیر میں جس فن کے امام نے اس کی تفسیر کی اس نے اس تفسیر میں اس فن کو سمو دیا۔"

رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں علماء و محدثین نے مختلف مجموعے تیار کیے ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کا شمار بھی انہی ائمۂ حدیث میں ہوتا ہے جنہوں نے احادیث نبویہ کی ترویج و تدوین میں حصہ لیا۔ امام بیہقی کثیر التصانیف مصنف تھے۔ ان کی مشہور کتب السنن الکبریٰ للبیہقی، شعب الایمان، کتاب القراءت اور دلائل النبوۃ ہیں۔ امام بیہقی کی کتاب السنن الکبریٰ کا شمار ان کتب احادیث میں ہوتا ہے جن میں احکامات سے متعلق احادیث کو یکجا کیا گیا ہے۔

محدث ابن الصلاح فرماتے ہیں "حدیث کی کوئی کتاب السنن الکبریٰ سے بڑھ کر دلائل کی جامع نہیں۔ دنیا بھر کی کوئی حدیث ایسی نہیں جو بیہقی نے اس کتاب میں جمع نہ کی ہو۔"

الحمد للہ ادارہ مکتبہ رحمانیہ السنن الکبریٰ للبیہقی کو ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے تاکہ احادیث نبویہ کے اس ذخیرہ سے اردو دان طبقہ بھی استفادہ کر سکے۔ اس توفیق الٰہی پر ہم اپنے پروردگار کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ کا یہ گراں قدر ذخیرہ عربی میں ہونے کی وجہ سے صرف علماء تک محدود تھا۔ عربی سے نابلد لیکن کتب حدیث کے مطالعے کا ذوق رکھنے والے قارئین کے لیے اپنی علمی تشنگی دور کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ کتاب کی افادیت و اہمیت کے پیش نظر ادارہ نے فاضل مترجم جناب حافظ ثناء اللہ سے رابطہ کیا تو انہوں نے اسے بخوشی اس خدمت کے انجام دینے کی حامی بھرلی۔ ترجمہ مکمل ہونے کے بعد ہمیں محسوس ہوا کہ فاضل مترجم اگرچہ اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لائے ہیں لیکن اس کے

باوجود ان کا ترجمہ نظر ثانی اور تصحیح کا محتاج ہے۔ چنانچہ عربی زبان کے ایک شناور مولانا افتخار الدین نے اس مشکل کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ مولانا موصوف نے بہت دلجمعی سے حدیث نبوی کی یہ خدمت انجام دی ہے۔ الحمدللہ! اب ہم مطمئن ہیں کہ ہمارے ادارے کی طرف سے حدیث شریف کا یہ عظیم الشان مجموعہ لائق اعتماد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم دے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔ ہمارا ارادہ ۲۰۱۳ء میں اس کتاب کی اشاعت کا تھا لیکن تقریباً ڈیڑھ برس کی تاخیر سے یہ منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہے۔ ان اعصاب شکن مراحل میں جن احباب نے ہماری ہمت بندھائی اور ہمارے لیے اپنے نیک جذبات واحساسات سے ہمیں آگاہ کرتے رہے، ہم ان کے بے حد شکر گزار ہیں اور ان کے لیے دعا گو ہیں۔

آخر میں مترجم، پروف ریڈر اور کمپوزر حضرات کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ اس کارخیر میں حصہ لیا اور ہماری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول ومنظور فرمائے اور میرے اور میرے اہل خانہ کے لیے اسے توشۂ نجات بنائے۔ قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ ہمیں اپنی نیک دعاؤں اور تمناؤں میں یاد رکھیں۔ آئندہ بھی ہم خدمتِ حدیث کی سعادت حاصل کر سکیں۔

والسلام مع الاکرام

مقبول الرحمٰن عفا اللہ عنہ

جون ۲۰۱۴ء

فہرست مضامین

- عرضِ ناشر ۵
- عرضِ مترجم ۲۳
- تخریج کا مقدمہ ۲۶
- امام بیہقی رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی ۲۸
- روایت حدیث میں آپ رحمہ اللہ کا طریقہ کار ۳۴
- اور راویوں کے بارے میں موقف ۳۴
- السنن الکبریٰ کی خصوصیات ۵۰
- کتاب میں ہماری کاوشیں ۷۷

کتاب الطہارات

- سمندر کے پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنے کا بیان ۸۱
- سمندر کے میٹھے اور کڑوے پانی سے طہارت حاصل کرنے کا بیان ۸۳
- کنویں کے پانی سے طہارت حاصل کرنے کا بیان ۸۴
- بارش کے پانی سے طہارت حاصل کرنے کا بیان ۸۵
- برف اور اولوں کے پانی اور ٹھنڈے پانی سے طہارت حاصل کرنے کا بیان ۸۵
- گرم پانی سے طہارت حاصل کرنے کا بیان ۸۶
- دھوپ سے گرم ہونے والے پانی سے طہارت حاصل نہ کرنے کا بیان ۸۷
- پانی کے علاوہ دوسری مائع چیزوں سے طہارت حاصل کرنے کی ممانعت ۸۸

پانی میں کوئی پاک چیز کم مقدار میں مل جائے تو اس سے طہارت جائز ہے ۸۹
نبیذ سے طہارت حاصل کرنے کی ممانعت ۹۱
مائع چیزوں کے علاوہ کر صرف پانی سے نجاست دور کرنے کا بیان ۹۸

برتنوں کے ابواب کا مجموعہ

مردار کے چمڑے کا حکم ۱۰۱
مردار کے چمڑے کو رنگ لگا کر پاک کرنا ۱۰۲
کسی چیز کے اندرونی حصے کو رنگنا گویا اس کے باہر کے حصے کو رنگنا ہے اور تمام مائع چیزوں میں اس سے نفع اٹھانا جائز ہے ۱۰۶
کتے اور خنزیر کی کھال سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت اور وہ دونوں زندہ بھی نجس ہیں ۱۰۷
کیکر وغیرہ کی چھال سے چمڑا رنگنے کا بیان ۱۰۹
حلال جانور کی کھال کے پاک ہونے کے لیے دباغت شرط ہے اگرچہ اسے ذبح کیا گیا ہو ۱۱۱
حلال جانوروں کی کھال ذبح کرنے سے پاک ہو جاتی ہے ۱۱۳
مردار کے بالوں سے فائدہ اٹھانے کا بیان ۱۱۴
نبی اکرم ﷺ کے بال مبارک کا بیان ۱۲۱
ہاتھی اور دیگر حرام جانوروں کی ہڈیوں میں تیل رکھنے کی ممانعت ۱۲۲
سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت ۱۲۵
سونے اور چاندی کی پلیٹوں میں کھانے کی ممانعت ۱۲۷
چاندی سے پالش کیے ہوئے برتن میں کھانے کی ممانعت ۱۲۹
پتھر، شیشہ، پیتل، تانبا اور لکڑی وغیرہ سے بنے ہوئے برتنوں کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کا بیان ۱۳۲
مشرکوں کے برتنوں میں طہارت حاصل کرنا جائز ہے جب نجاست کا علم نہ ہو ۱۳۶
اہل کتاب کے ناپاک برتنوں کو دھو کر طہارت حاصل کرنا ۱۳۹

مسواک کرنے کے ابواب کا مجموعہ

مسواک کی فضیلت ۱۴۲
مسواک سنت ہے واجب نہیں ۱۴۵
نماز کے لیے کھڑا ہوتے وقت مسواک کرنے کی تاکید ۱۴۸

نیند سے بیدار ہوتے وقت مسواک کرنے کی تاکید ۱۵۲
دانتوں پر مسواک کرنے کی تاکید ۱۵۴
مسواک دھونا ۱۵۴
دوسروں کی مسواک کرنا ۱۵۵
بڑے کو مسواک دینا ۱۵۵
چوڑائی میں مسواک کرنا ۱۵۶
انگلیوں کے ساتھ مسواک کرنا ۱۵۷
طہارت حکمیہ میں نیت کرنا ۱۵۸

وضو کی سنن اور فرائض کا بیان

طہارت کی فرضیت اور ایمان میں اس کا مقام و مرتبہ ۱۶۰
نماز کے لیے وضو فرض ہے ۱۶۱
وضو کے لیے بسم اللہ پڑھنا ۱۶۲
ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھونے کا بیان ۱۶۷
ہاتھوں کو ایک مرتبہ سے زیادہ دھونا ۱۶۷
ہاتھ دھونے کا طریقہ ۱۷۱
دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالنا اور کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کے لیے چلو بھرنا ۱۷۴
کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا طریقہ ۱۷۵
کلی اور ناک میں پانی تکرار کے ساتھ چڑھانے کا طریقہ ۱۷۷
روزے کی حالت کے علاوہ ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا ۱۷۸
کلی اور ناک میں یکبارگی پانی چڑھانا ۱۷۹
کلی اور ناک میں پانی الگ ڈالنا ۱۸۱
کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کی تاکید ۱۸۲
کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا طریقہ اور دونوں کے واجب نہ ہونے کا بیان ۱۸۵
چہرہ دھونے کا بیان ۱۸۶

چہرے کو بار بار دھونے کا بیان ۱۸۶
داڑھی کا خلال کرنا ۱۸۸
رخساروں کو اچھی طرح مل کر دھونے کا بیان ۱۸۹
ہاتھوں کو دھونا ۱۹۰
ہاتھوں کو تکرار سے دھونے کا بیان ۱۹۱
وضو میں کہنیوں کے شامل ہونے کا بیان ۱۹۲
پانی کندھوں تک لے جانا مستحب ہے ۱۹۲
ہاتھوں کو دھوتے وقت انگوٹھی کو انگلی میں حرکت دینے کا بیان ۱۹۳
سر کے مسح کا بیان ۱۹۴
سر کے بعض حصے کا مسح کرنے کا بیان ۱۹۶
مکمل سر کا مسح کرنے میں اختیار ہے ۱۹۷
سر کے مسح میں کنپٹی کو شامل کرنا ۱۹۹
سر کے بالوں پر مسح کرنا ۱۹۹
پانی کو گدی پر بہانے کا بیان ۲۰۰
سر کے ساتھ پگڑی پر مسح کرنا ۲۰۱
سر کا مسح کرنا واجب ہے اگرچہ پگڑی باندھی ہوئی ہو ۲۰۱
بار بار سر کا مسح کرنا ۲۰۴
کانوں کے مسح کا بیان ۲۰۹
انگلیاں کانوں میں داخل کرنے کا بیان ۲۱۱
نئے پانی کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا ۲۱۱
پاؤں دھونے کا بیان ۲۱۵
پاؤں کو تکرار سے دھونا ۲۱۶
پاؤں دھونے کی فرضیت کی دلیل اور مسح کے ناکافی ہونے کا بیان ۲۱۷
وَاَرْجُلَکُمْ کے منصوب پڑھانے کا بیان، اس وقت مراد دھونا ہوگا اور مجرور پڑھنے کی وجہ قریب ہونا ہے ۲۲۰
پاؤں کے دونوں جانب ابھری ہڈیوں کے ایڑھیاں ہونے کا بیان ۲۳۱

- انگلیوں کا خلال کرنا ۲۳۲
- خلال کرنے کا طریقہ ۲۳۳
- پنڈلی سے شروع ہونا مستحب ہے ۲۳۴
- وضو کرتے وقت خضاب اتار دینا واجب ہے اگر وہ پانی روکے ۲۳۵
- وضو کے بعد کی دعا ۲۳۶
- تین تین مرتبہ وضو کرنا ۲۳۸
- تین سے زیادہ مرتبہ دھونے کی کراہت کا بیان ۲۳۹
- دو دو مرتبہ وضو کرنے کا بیان ۲۴۰
- ایک ایک مرتبہ وضو کرنا ۲۴۱
- بعض اعضاء کو تین مرتبہ اور بعض کو دو مرتبہ اور بعض کو ایک مرتبہ دھونا ۲۴۱
- وضو میں تکرار کی فضیلت کا بیان ۲۴۲
- وضو کی فضیلت کا بیان ۲۴۳
- مکمل وضو کرنا ۲۴۷
- اپنے ساتھی کو وضو کرانے کا بیان ۲۴۹
- وضو میں فرق کرنا ۲۵۰
- ترتیب سے وضو کرنا ۲۵۳
- دائیں طرف سے شروع کرنا مسنون ہے ۲۵۴
- بائیں طرف سے شروع کرنے کی رخصت ۲۵۵
- بغیر وضو قرآن چھونا منع ہے ۲۵۷
- جنبی کو قرآن کی قراءت کرنا منع ہے ۲۵۹
- حائضہ کے قراءت قرآن سے ممانعت والی حدیث کا بیان اور اشکال ۲۶۱
- بے وضو حالت میں قرآن پڑھنا ۲۶۲
- بغیر وضو اللہ کا ذکر کرنا ۲۶۴
- ذکر اللہ اور قراءت قرآن کے لیے وضو کرنا مستحب ہے ۲۶۴

استنجا سے متعلقہ ابواب کا مجموعہ

- بول و براز کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے ۲۶۵
- عمارتوں میں اس کی رخصت ہے ۲۶۷
- قضائے حاجت کے وقت (لوگوں سے) الگ ہونا ۲۷۰
- پیشاب کے لیے جگہ تلاش کرنے کا بیان ۲۷۱
- قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنے کا بیان ۲۷۲
- بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتارنا ۲۷۴
- بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا ۲۷۴
- بیت الخلاء جاتے وقت سر ڈھانپنا اور بائیں پاؤں پر سہارا لگا کر بیٹھنا اگر اس کے بارے میں صحیح روایت ہو ۲۷۶
- قضائے حاجت کے وقت کپڑا کھولنے کا طریقہ ۲۷۷
- بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا ۲۷۸
- کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت ۲۷۹
- لوگوں کے راستے اور سائے کی جگہ میں پیشاب کرنے کی ممانعت ۲۸۰
- غسل خانے اور وضو کی جگہ پر پیشاب کرنا منع ہے اس لیے کہ وضو کرتے ہوئے پانی ڈالتے وقت پیشاب لگ جانے کا اندیشہ ہے ۲۸۱
- سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت ۲۸۳
- تھال یا اس کے علاوہ کسی دوسرے برتن میں پیشاب کرنے کی ممانعت ۲۸۴
- بیت الخلاء میں کلام کرنا مکروہ ہے ۲۸۵
- کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان ۲۸۶
- بیٹھ کر پیشاب کرنے کا بیان ۲۸۷
- تین ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کے واجب ہونے کا بیان ۲۹۰
- ڈھیلے طاق عدد میں استعمال کرنا ۲۹۲
- پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا بیان ۲۹۳
- پانی سے استنجا کرنے کا بیان ۲۹۵

استنجا میں ڈھیلے اور پانی دونوں استعمال کرنے کا بیان ۲۹۶
استنجا کے بعد ہاتھ زمین پر ملنے کا بیان ۲۹۹
پتھر اور اس طرح کی صفائی والی چیزوں سے استنجا کرنے اور دیگر چیزوں سے ممانعت کا بیان ۳۰۰
رنگے ہوئے چمڑے سے استنجا کرنے کا بیان ۳۰۵
مٹی کے ساتھ استنجا کرنے کا بیان ۳۰۶
کسی چیز سے صرف ایک مرتبہ استنجا جائز ہے ۳۰۸
پیشاب کرتے وقت دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کر چھونے کی ممانعت کا بیان ۳۰۹
دائیں ہاتھ سے استنجا کی ممانعت کا بیان ۳۰۹
پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا بیان ۳۱۱
استنجا کرنے کا طریقہ ۳۱۲

ناپاکی کے احکام سے متعلقہ ابواب کا مجموعہ

پیشاب اور قضائے حاجت کے بعد وضو کرنا ۳۱۳
مذی اور ودی کے خارج ہونے سے وضو کرنے کا بیان ۳۱۵
دو راستوں (شرمگاہوں) سے نکلنے والے خون، کیڑے اور پتھر وغیرہ سے وضو کرنے کا بیان ۳۱۷
دو راستوں میں سے ایک راستے سے نکلنے والی ہوا نکلنے سے وضو کرنے کا بیان ۳۱۹
نیند سے وضو کرنے کا بیان ۳۲۰
بیٹھ کر سونے سے وضو واجب نہ ہونے کا بیان ۳۲۳
سجدے کی حالت میں سو جانے کا بیان ۳۲۶
بے ہوشی سے وضو ختم ہو جانے کا بیان ۳۳۱
چھونے سے وضو کرنے کا بیان ۳۳۲
چھوٹی بچیوں اور محرم عورتوں کو چھونے کا حکم ۳۳۶
جس چیز کو چھوا گیا ہے ۳۳۷
آدمی کا اپنی بیوی کو بغیر شہوت کے چوکا مارنا یا حائل چیز کے پیچھے چوکا مارنا ۳۳۷
شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنے کا بیان ۳۳۸

- عورت کا اپنی شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنے کا بیان ۳۴۴
- ہتھیلی کے شرمگاہ کو لگنے سے وضو نہ کرنے کا بیان ۳۴۷
- خصیتین کو چھونے کا بیان ۳۵۳
- بغلوں کو چھونا ۳۵۵
- تر نجاستوں کو چھونا ۳۵۷
- خشک نجاستوں کو چھونا ۳۵۷
- حدث کی جگہ کے علاوہ سے خون نکلنے پر وضو نہ کرنا ۳۵۹
- نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو نہ کرنے کا بیان ۳۶۴
- کلام اگرچہ زیادہ ہو پھر بھی ناقضِ وضو نہیں ہے ۳۶۹
- ناخن اور مونچھیں کاٹنا سنت ہے اور دیگر چیزیں (بغلیں وغیرہ) مونڈنے سے وضو نہیں ہے ۳۷۰
- مونچھیں کاٹنے کا طریقہ ۳۷۳
- زائد بال صاف کرنے کا بیان ۳۷۵
- آگ پر پکی چیزوں سے وضو نہ کرنے کا بیان ۳۷۸
- اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا ۳۸۸
- دودھ پینا اور چکناہٹ والی چیز کھانے کے بعد کلی کرنا ۳۹۲
- ان (چکناہٹ والی چیزوں) سے کلی نہ کرنے میں رخصت ۳۹۳
- وضو ٹوٹنے میں ارادہ اور بھول برابر ہیں ۳۹۴
- یقین شک سے زائل نہیں ہوتا ۳۹۴
- وسوسہ دور کرنے کے لیے وضو کے بعد چھینٹے مارنا ۳۹۵
- ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کرنے کا بیان ۳۹۸
- نیا وضو کرنے کا بیان ۳۹۸

غسل واجب ہونے والی چیزوں سے متعلقہ ابواب کا مجموعہ

- شرمگاہ کے باہم مل جانے سے غسل واجب ہونے کا بیان ۴۰۰
- منی نکلنے سے غسل واجب ہونے کا بیان ۴۰۸

خواب میں آدمی کو احتلام ہونے کا بیان ۴۰۹
مرد کی طرح عورت کو بھی نیند میں احتلام ممکن ہے ۴۰۹
مرد و عورت کے پانی (منی) کا بیان جس سے غسل واجب ہوتا ہے ۴۱۲
مذی اور ودی غسل سے واجب نہیں ہوتا ۴۱۴
کپڑوں پر منی ہو لیکن احتلام یاد نہ ہو ۴۱۵
حائضہ غسل کرے گی جب وہ پاک ہوگی ۴۱۶
کافر جب مسلمان ہو تو وہ غسل کرے گا ۴۱۷

جنابت سے غسل کے ابواب کا مجموعہ

جنبی غسل شروع کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھوئے گا ۴۲۰
جنبی پلیدی کو اپنے بائیں ہاتھ سے دھوئے ۴۲۱
ناپاکی کے بعد ہاتھ کو زمین پر ملنا پھر دھونا ۴۲۱
غسل سے پہلے وضو کرنا ۴۲۳
غسل سے فراغت کے بعد آخر میں پاؤں دھونے کی رخصت ۴۲۴
بالوں کی جڑوں میں پانی سے خلال کرنا اور پانی جلد تک پہنچانا ۴۲۴
سر پر پانی تکرار سے ڈالنا سنت ہے ۴۲۷
سارے جسم پر پانی بہانا ۴۲۹
پانی کے چھینٹے آنکھوں میں مارنا اور انگلی کو ناف میں داخل کرنا ۴۳۰
غسل میں کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کی تاکید اور ترتیب سے وضو کی جگہوں کو دھونے کا بیان ۴۳۱
وضو غسل میں داخل ہے اور کلی اور ناک میں پانی چڑھانے سے فرض ساقط ہو جاتا ہے ۴۳۱
غسل کے فرائض اور تکرار کی فرضیت کے ساقط ہونے کا بیان ۴۳۳
غسل کے بعد وضو نہ کرنا ۴۳۶
عورت کا جنابت اور حیض سے غسل کرنا ۴۳۷
عورت اپنے سر کی مینڈھیوں کو نہ کھولے جب اس کو معلوم ہو کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ گیا ہے ۴۳۸
جنبی اپنا سر خطمی بوٹی سے دھوئے ۴۴۱

- عورت حیض کے غسل میں خوشبو استعمال کرے ۴۴۲
- غسل میں ترتیب فرض نہیں ہے ۴۴۴
- دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے ۴۴۵
- جدا جدا غسل کرنا ۴۴۵
- رومال سے صاف کرنے کا بیان ۴۴۶
- حائضہ اور جنبی کا پسینہ پاک ہوتا ہے ۴۴۹
- جنبی کا بچا ہوا پانی ۴۵۲
- حیض ہاتھ میں نہیں ہوتا اور مومن ناپاک نہیں ہوتا ۴۵۵
- بے وضو کا بچا ہوا پانی ۴۵۷
- اس بارے میں جو نہی وارد ہوئی ہے ۴۵۸
- وضو اور غسل کرنے والے کے لیے طہارت حاصل کرنے کا وقت مقرر نہیں ۴۶۱
- وضو ایک مد سے کم اور غسل ایک صاع سے کم پانی میں نہ کرنا مستحب ہے ۴۶۵
- وضو اور غسل میں مذکورہ مقدار میں کمی جائز ہے اگر فرائض پورے ہو جائیں ۴۶۷
- وضو میں اسراف کرنا منع ہے ۴۶۹
- غسل کرتے وقت لوگوں سے پردہ کرنے کا بیان ۴۷۱
- اکیلا آدمی ننگا ہو سکتا ہے ۴۷۳
- تنہائی میں اگر آدمی اکیلا ہو پھر بھی پردہ کرنا افضل ہے ۴۷۴
- جنبی غسل کو رات کے آخر تک مؤخر کر سکتا ہے ۴۷۵
- جنبی اگر سونا چاہے تو شرم گاہ دھو کر وضو کر کے سو جائے ۴۷۶
- جنبی سونا چاہے تو آدھا وضو کر کے سو جائے ۴۷۸
- جنبی آدمی کا بغیر وضو سونا مکروہ ہے ۴۷۹
- جنبی کے بغیر وضو غسل کے سو جانے کا بیان ۴۸۰
- جنبی جب کھانے کا ارادہ کرے ۴۸۲
- جنبی دوبارہ (بیوی کے پاس) جانے کا ارادہ کرے ۴۸۴
- متعدد بیویوں یا باندیوں سے جماع کے بعد ایک بار غسل کافی ہے ۴۸۵

❁ ہر بیوی کے لیے ایک غسل کرنے کا بیان ۴۸۵

تیمم کے ابواب کا مجموعہ

❁ تیمم کی رخصت کا سبب نزول ۴۸۶
❁ تیمم کا طریقہ ۴۸۷
❁ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے تیمم کا منقول طریقہ ۴۹۲
❁ پاک مٹی سے تیمم کرنا ۵۰۲
❁ پاک مٹی خشک مٹی ہے ۵۰۳
❁ تیمم کے وقت ہاتھوں سے مٹی کو جھاڑنا جب ہاتھوں میں غبار رہ جائے تو تمام چہرے کا مسح کیا جائے ۵۰۶
❁ پانی اور مٹی نہ ملنے کا حکم ۵۰۶
❁ تیمم میں نیت کرنا ۵۰۸
❁ پہلے چہرے، پھر ہاتھوں سے شروع کرنا ۵۰۸
❁ دائیں جانب سے شروع کرنا مستحب ہے ۵۰۹
❁ جنبی کو تیمم کافی ہے اگر اسے پانی نہ ملے ۵۱۰
❁ حائضہ اور نفاس والی عورتوں کو تیمم کافی ہے اگر ان کا خون بند ہو جائے اور پانی نہ ملے ۵۱۱
❁ آدمی پانی کے بغیر اپنی بیوی سے جماع کر کے تیمم کر سکتا ہے ۵۱۳
❁ تیمم کے بعد پانی مل جائے تو جنبی غسل کرے اور بے وضو وضو کرے ۵۱۵
❁ تیمم کر کے نماز شروع کی اور دوران نماز پانی نظر آ جائے (تو کیا کرے) ۵۲۰
❁ ہر نماز کے لیے تیمم کرنا ۵۲۱
❁ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تیمم کرنا ۵۲۳
❁ تلاش کے باوجود پانی نہ ملے (تو کیا کرے) ۵۲۴
❁ وہ سفر جس میں تیمم کرنا جائز ہے ۵۲۵
❁ زخمی، خارش زدہ اور چیچک زدہ کا تیمم کرنا جب کہ پانی استعمال کرنے سے جان جانے یا بیماری بڑھنے کا خطرہ ہو ۵۲۶
❁ بخار جیسے امراض میں پانی ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں ۵۲۸
❁ سخت سردی یا موت کے خوف سے سفر میں تیمم کرنا ۵۲۸

- جسم کے کسی حصے میں زخم ہونے کا حکم ۵۳۱
- پگڑیوں اور پٹیوں پر مسح کرنے کا بیان ۵۳۳
- تندرست مقیم فرائض جنازہ اور عید کے لیے وضو کرے گا، تیمم نہیں کرے گا ۵۳۷
- مسافر نے پانی نہ ملنے پر اول وقت میں تیمم کر کے نماز ادا کر لی پھر آخری وقت میں پانی مل گیا تو نماز کا اعادہ نہیں کرے گا ۵۳۹
- تیمم کے ساتھ نماز جلدی ادا کرنا جب یقین ہو کہ نماز کے وقت میں پانی نہیں ملے گا ۵۴۱
- پانی ملنے کی امید پر نماز آخری وقت تک موقوف کرنا ۵۴۲
- پانی کی تلاش کی حدود کا بیان ۵۴۲
- جنبی یا بے وضو شخص اگرچہ پانی پر قادر ہو، لیکن پیاس کی وجہ سے اسے جان کا خطرہ ہے تو وہ تیمم کر سکتا ہے ۵۴۳
- تیمم والا وضو والوں کی امامت کروا سکتا ہے ۵۴۴
- تیمم کا متوضی کو امامت کروانا مکروہ ہے ۵۴۵

پانی کو فاسد کرنے والی چیزوں کے ابواب کا مجموعہ

- کھڑے پانی میں نجاست گر جائے اور وہ دو مشکوں سے کم ہو ۵۴۶
- مستعمل پانی پاک ہوتا ہے ۵۴۸
- ہر عضو کے لیے نیا پانی لیا جائے گا اور مستعمل پانی سے طہارت درست نہیں ۵۵۰
- کتے کا جھوٹا ناپاک ہے ۵۵۶
- کتے کے برتن کو چاٹ جانے پر سات مرتبہ دھونا ۵۵۷
- دھونے میں ایک مرتبہ مٹی شامل کرنا ۵۵۸
- جس چیز کو کتے نے اپنے سارے بدن سے چھوا ہو وہ نجس ہے جب ان میں سے کوئی ایک تر ہو ۵۶۰
- خنزیر کتے سے بھی بدتر ہے ۵۶۲
- تمام نجاستوں کو دھونا سنت ہے ۵۶۳
- ایک مرتبہ دھونے کا بیان ۵۶۳
- بلی کے جھوٹے کا بیان ۵۶۴
- خنزیر اور کتے کے علاوہ تمام حیوانات کے جھوٹے کا حکم ۵۷۱

کتے کے دیگر جانوروں سے الگ حکم رکھنے والی احادیث کا مختصر بیان ۵۷۳
حلال جانوروں کے بچے ہوئے کا حکم ۵۷۵
خون نہ بہنے والے حشرات کے پانی میں گر جانے کا حکم ۵۷۶
مچھلی یا ٹڈی کے پانی میں مرجانے کا حکم ۵۷۸
آدمی کا پسینہ پاک ہے خواہ جس جگہ کا بھی ہو ۵۷۹
آدمی کی تھوک اور بلغم کا حکم ۵۸۰
چوپایوں کا پسینہ اور لعاب پاک ہے ۵۸۲

ان ابواب کا مجموعہ جن میں پانی کے نجس اور غیر نجس ہونے کا بیان ہے

تھوڑا پانی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے ۵۸۳
زیادہ پانی نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک تبدیل نہ ہو جائے ۵۸۵
زیادہ پانی ناپاک ہے اگر نجاست اسے تبدیل کردے ۵۹۰
کم پانی کے درمیان فرق جو ناپاک ہوتا ہے اور زیادہ کے درمیان جو ناپاک نہیں ہوتا جب تک وہ تبدیل نہ ہو ۵۹۱
دو مٹکوں کی مقدار ۵۹۷
بضاعہ کنویں کی حالت ۶۰۰
زمزم کو کھینچنے کا بیان ۶۰۱
بدبو والی چیز سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اگر حرام نہ ہو ۶۰۵

موزوں سے مسح کرنے کے ابواب کا مجموعہ

موزوں پر مسح کرنے کی رخصت کا بیان ۶۰۶
نبی ﷺ کا سفر اور حضر میں موزوں پر مسح کرنا ۶۱۶
موزوں پر مسح کرنے کی حد ۶۱۸
ترک توقیت کے متعلق احادیث کا بیان ۶۲۳
مسح کی رخصت اس شخص کے لیے جس نے باوضو موزے پہنے ہوں ۶۳۰
وہ موزے جس پر رسول اللہ نے مسح کیا ۶۳۴
جرابوں اور جوتیوں پر مسح کے متعلق احادیث ۶۳۶

- جوتیوں پر مسح کرنے کا بیان ... ۶۳۹
- موزوں پر مسح کا بیان ... ۶۴۳
- غسلِ جنابت میں موزے اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے ... ۶۴۳
- مسح کرنے کے بعد موزوں کو اتار دینے کا حکم ... ۶۴۴
- موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ ... ۶۴۶
- موزے کے صرف اوپر والے حصے پر مسح کرنا ... ۶۴۸
- موزے اتار کر پاؤں دھونا جائز ہے اگر سنت سے اعراض مقصود نہ ہو ... ۶۵۱

جمعہ وعیدین کے لیے غسل سے متعلقہ ابواب کا مجموعہ

- جمعۃ المبارک کا غسل ... ۶۵۲
- جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے ... ۶۵۳
- جمعہ کو آتے ہوئے غسل کرنا ... ۶۵۸
- جمعہ کے لیے دوبارہ غسل جائز ہے اگرچہ اس دن پہلے غسل کر چکا ہو ... ۶۵۹
- جو جمعہ کا ارادہ کرے وہ غسل کرے اور جس کا ارادہ نہ ہو وہ غسل نہ کرے ... ۶۶۰
- حدیث انما الاعمال بالنیات کے مطابق جمعہ اور جنابت کا غسل ایک ہی مرتبہ کرنا جائز ہے جب کہ نیت بھی کی ہو ... ۶۶۱
- کیا جنابت کا غسل جمعہ کے غسل سے کفایت کر جائے گا جب اس نے غسل جمعہ کی نیت نہ کی ہو ... ۶۶۲
- عیدین کے غسل کا بیان ... ۶۶۳
- میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا ... ۶۶۴

كِتَابُ الْحَيْض

- حائضہ نہ نماز پڑھے گی اور نہ روزے رکھے گی ... ۶۷۹
- حائضہ روزہ کرے گی لیکن نماز قضا نہیں کرے گی ... ۶۸۰
- حائضہ بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گی ... ۶۸۱
- حائضہ مسجد میں داخل نہیں ہوگی اور نہ اعتکاف کرے گی ... ۶۸۱
- حائضہ نہ قرآن کو چھوئے گی اور نہ پڑھے گی ... ۶۸۲

- حائضہ وضو نہیں کرے گی جب تک پاک نہ ہو جائے اور غسل نہ کر لے ۶۸۳
- چادر کے اوپر سے حائضہ کے ساتھ مباشرت کا حکم اور حلال و حرام کی حدود ۶۸۴
- مرد کے لیے حائضہ بیوی سے جماع کے علاوہ جو درست ہے ۶۸۹
- حائضہ سے وطی کرنے پر کفارہ کا حکم ۶۹۳
- عورت کے حائضہ ہونے کی عمر ۷۰۰
- حیض کی کم مدت کا بیان ۷۰۱
- حیض کی اکثر مدت کا بیان ۷۰۲
- مستحاضہ جب وہ تمیز کر سکتی ہو ۷۰۶
- حیض کے بعد فرق جاننے والی مستحاضہ کا غسل کرنا ۷۱۰
- باب: مستحاضہ کے لیے حالتِ استحاضہ میں نماز، اور خاوند سے وطی بھی جائز ہے ۷۱۲
- طہر کے احکام ۷۱۴
- عادت والی کا حکم جو دو جو قسم کے خون میں فرق نہ کر سکے ۷۱۶
- حیض کے دنوں میں زرد اور مٹیالہ رنگ حیض شمار ہوگا ۷۲۵
- زرد اور مٹیالہ رنگ طہر کے بعد دیکھنے کا حکم ۷۲۷
- مخصوص ایام کے علاوہ زرد رنگ دیکھنے کا حکم ۷۲۸
- پہلی مرتبہ حیض آنے والی عورت کے احکام جو خون میں فرق نہ کر سکے۔ ۷۲۹
- عورت کو ایک دن حیض آتا ہے اور ایک دن طہر (اس کا کیا حکم ہے)۔ ۷۳۱
- نفاس کا بیان ۷۳۲
- مستحاضہ خون کے نشان کو دھو کر غسل کرے گی اور کپڑے سے لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی ۷۳۶
- مستحاضہ کے غسل کا بیان ۷۴۳
- مذی یا پیشاب میں مبتلا شخص کے احکام ۷۵۷
- جس شخص کے خون میں سے نکسیر اور زخم غالب آ جائے تو وہ کیا کرے ۷۵۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مترجم

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا میں بسنے والا ہر انسان کسی نہ کسی مذہب، روایات، سماج یا رواجات کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ اسی طرح اس حقیقت کے بھی سبھی معترف ہیں کہ دنیا انسان کے لیے دائمی رہائش گاہ نہیں ہے۔ البتہ کچھ کم ظرف لوگوں نے تو سرے سے ہی آخرت کا انکار کر دیا اور دنیا کی رنگینیوں میں سرمست ہو کر مقصد زندگی کو فراموش کر دیا۔ ایسے لوگ عموماً وہی ہیں جن کے ہاں اپنے خالق و رازق کا کوئی تصور نہیں اور وہ لوگ خود کو کائنات کا مالک سمجھتے ہیں۔ خواہشاتِ نفس کی ناحق پیروی نے انہیں جہالت و ضلالت کے ایسے بحرِ بے کنار میں لا پھینکا ہے جہاں ان کی کشتی کو پار لگانے کے لیے کوئی ناخدا نہیں ہے، طرفہ تماشا یہ ہے کہ منزلِ مقصود سے عاری اس ناؤ کے سوار بھی نجوم ہدایت سے آنکھیں چرانے میں ہی اپنی حفظ و بقا کا ساماں ڈھونڈ رہے ہیں۔

ان گم گشتہ راہیوں کی حالت جس ذی شعور پر منکشف ہوتی ہے تو وہ ان کی جسمانی تباہی و ہلاکت سے زیادہ روحانی و عقلی فساد پر حسرت و افسوس کی وجہ سے انگشت بدنداں ہے

وائے ناکامی! متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

دنیا میں بہت سے مذاہب، روایات اور تہذیبیں گزری ہیں، جنہوں نے اپنے نظر و فکر کے ذریعے ارتقائے انسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے انسانیت کو جینے کا ڈھنگ سکھایا۔ لیکن مرورِ زمانہ کی وجہ سے ہر ایک تاریخ کے دھندلکوں میں گم ہوتا چلا گیا۔

کوئی منصف مزاج انسان اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ اگر عصر حاضر میں انسانی زندگی کے لیے کوئی بہترین نمونہ عمل اور دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے تو وہ صرف ''مذہب اسلام'' ہے۔ جس کی مسیحائی نظر نے مادیت پرست، روحانیت سے کوسوں دور مردنی زندگی بسر کرنے والوں کو حیاتِ نو بخشی اور ایسا عظیم لائحہ عمل اہل دنیا کے لیے مرتب کیا جس کی روشنی میں وہ نہ صرف اپنی عارضی زندگی کے لیے راہ ہموار پاتے ہیں بلکہ حقیقی ابدی زندگی کی لازوال نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کے لیے بھی قلبی اطمینان و سکون کے ساتھ پر امید رہتے ہیں۔

ہمارے خلاقِ اعظم کا بے پایاں فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں پیدا کر کے یونہی بے کار نہیں چھوڑ دیا بلکہ اپنے برگزیدہ و چنیدہ بندوں کے ذریعے ہر لحظہ ہماری راہنمائی کا انتظام فرمایا۔ یہ سلسلۂ نبوت عقل انسانی کی ارتقائی تکمیل کے ساتھ

ساتھ ہم سب کے پیغمبر محمد مصطفی ﷺ پر مکمل ہو گیا۔ اب اگر کسی کے لیے دنیوی واخروی فوز وفلاح ہے تو وہ صرف آپ ہی کی پیروی میں بند ہے۔

شریعت اسلامی کا بنیادی ماخذ اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب قرآن مجید ہے۔ جس کی حقانیت کا کھلا ثبوت صدیاں بیت جانے کے باوجود بھی اس کا من وعن محفوظ رہنا ہے، جب کہ اس میں تحریف وتنسیخ کی سر توڑ کوششیں بھی کی جا چکی ہیں۔ لیکن جس کی حفاظت کا ذمہ خود قادر مطلق ذات نے لیا ہو اس کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے والوں کی غلیظ نظریں بھلا کب باقی رہ پاتی ہیں۔

بہر حال کلام رب العالمین کے جہاں الفاظ محفوظ ہیں وہیں معانی وتشریحات بھی محفوظ ہیں۔ اس کی تفسیر بھی حق تعالیٰ نے اس ذات پیغمبر ﷺ سے کروائی جس کا ہر ہر بول نہ صرف صفحۂ قرطاس پہ بلکہ مبارک انسانوں کے سینوں میں ہر زمانہ میں محفوظ چلا آیا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ خود حبیب کبریا ﷺ نے اپنی باتیں یاد کر کے من وعن نقل کرنے والوں کو دائمی خوشحالی کی دعائیں دی ہیں، بلکہ خود لکھوانے کا مبارک عمل بھی جاری فرمایا۔

چنانچہ علمائے حدیث نے اپنی تمام زندگیاں حدیث اور اس سے متعلقہ علوم کی نشر واشاعت میں صرف کر ڈالیں۔

انہی عظیم ہستیوں میں سے ایک امام بیہقی رحمہ اللہ بھی ہیں، جنہیں مولائے کریم نے خدمت حدیث کے لیے قبول فرمایا۔ آپ رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب ''السنن الکبریٰ'' ہے، جسے ہر زمانے کے علماء سے تلقی بالقبول حاصل ہے۔

عصر حاضر میں مسلمانوں کی کمیت میں اضافے کے پیش نظر احادیث نبویہ کی ترویج واشاعت کی اہمیت بھی بڑھ گئی ہے۔ حدیث نبوی ﷺ کے تراجم کی خدمت بھی اسی سنہری کڑی کا ایک حصہ ہے۔ حق تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ان حضرات کو جنہوں نے شدید خواہش کا اظہار کرتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی کہ حدیث کی امہات کتب کے اردو تراجم شائع کروائے جائیں تاکہ اردو دان حضرات خصوصاً اہلیان برصغیر کی علمی آبیاری کی جائے اور حدیث نبوی سے استفادہ ہر عام وخاص کے لیے سہل ہو جائے۔

زیر نظر کتاب امام بیہقی شافعی رحمہ اللہ کی طویل کتاب ''السنن الکبریٰ'' ہے۔ جس کا مکمل تعارف آئندہ صفحات میں آ جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

کتاب کے ترجمہ میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھا گیا ہے:

① ...... صرف متن حدیث کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

② ...... بعض مقامات پر حدیث کے تحت ذکر کردہ اہم بحث کا ترجمہ بھی کر دیا گیا ہے۔

③ ...... متن حدیث کے مکرر آ جانے پر ایضاً کہہ کر اشارہ کر دیا گیا ہے تاکہ اختصار حاصل ہو۔

④.....ترجمہ کرتے وقت اردو محاورے کا خیال رکھا گیا ہے تا کہ قارئین کو مطلب سمجھنے میں دقت نہ ہو۔

آخر میں حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ادنیٰ سی خدمت کو قبولیت عطا فرمائے۔ اس میں رہ جانے والی کمی کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور قارئین کے لیے اسے نفع بخش بنائے۔

اس کے ترجمہ، کتابت اور طباعت کے حوالے سے جن حضرات نے کاوشیں کی ہیں انہیں قبولیت سے نوازے اور سعادت دنیوی واخروی کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

قارئین سے التماس ہے کہ کتاب میں جس حوالے سے بھی سقم دیکھیں تو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جا سکے۔

طالب دعا

ابو محمد افتخار احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تخریج کا مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور رحمت و سلامتی ہو اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر اور ان لوگوں پر جنہوں نے ان کی راہنمائی سے ہدایت حاصل کی اور انہی کے طریقے پر کاربند رہے۔

حمد و صلاۃ کے بعد بلاشبہ حدیث رسول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام شریعت اسلامی کے بنیادی ماخذ میں قرآن مجید کے بعد دوسری حیثیت رکھتی ہے؛ اس لیے کہ حدیث قرآنِ مجید کی تشریح کرتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ﴾ [النحل ٤٤]

''اور ہم نے آپ کی طرف قرآن اتارا تاکہ آپ لوگوں کے لیے اس چیز کی وضاحت فرمادیں جو ان کی طرف اتاری گئی ہے۔ شاید وہ لوگ غور و فکر کریں۔''

حدیث رسول قرآنِ مجید کے مجمل کی تفصیل، مطلق کی تقیید، عام کی تخصیص اور مبہم کی وضاحت کرنے کے اعتبار سے اس کے لیے مفسر ہے۔

قرآن مجید خود بھی اپنی بعض آیات میں حدیث کے احکامِ شرعیہ کی دلیل ہونے کی صراحت کرتی ہے۔ ہم چند آیات بطور مثال کے ذکر کرتے ہیں۔

① ﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ [النساء ٨٠]

''اور جو رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے وہی اللہ کا فرماں بردار ہے۔''

② ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ﴾ [انفال ٢٤]

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بات کا جواب دو جب وہ تمہیں ایسی چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں حیات بخشتی ہے۔''

③ ﴿وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ [الحشر ٧]

''اور جو رسول تمہیں دیں تو اسے لے لو اور جس سے روک دیں اس سے باز آ جاؤ۔''

حدیث مبارکہ کے حجت ہونے کا انکار صرف ان لوگوں نے کیا ہے جن کی عقل و بصیرت میں خلل واقع ہو چکا ہے اور ان کے عقائد و نظریات بگڑ چکے ہیں، گمراہی نے ان کے دلوں کو زنگ آلود کر دیا ہے۔ ان لوگوں نے دعوتِ قرآن کی آڑ میں چھپ کر

''ہمیں قرآن کافی ہے'' کے نعرے لگائے۔ درحقیقت ان کا ارادہ شریعت اسلامی کے مآخذ کی ایک ایک کر کے جڑ کاٹنا ہے۔

اس باطل نظریے کے حاملین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے عصر حاضر تک تاریخ اسلامی کے مختلف ادوار میں ظاہر ہوتے رہے۔ ان لوگوں کا نظریہ دنیا بھر کے اسلامی ممالک میں پھیل گیا۔ لیکن بحمد اللہ جب بھی ان لوگوں نے اپنے عقائد کی ترویج و اشاعت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے مقابلہ کے لیے ایسے اصحاب حدیث پیدا فرمائے جنہوں نے ان کے کھوٹے پن کا پردہ چاک کر دیا۔

اس گروہ کے خلاف علم جہاد بلند کرنے والوں میں ایک مشہور نام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کا ہے۔ جنہوں نے ان لوگوں کے ساتھ باقاعدہ مناظرے کیے۔ اور ان مناظروں کو اپنی بعض کتب میں قلم بند بھی فرمایا۔ ان کے بعد ان کے شاگردوں اور پیروکاروں نے فن مناظرہ میں ان کے عالمانہ اسلوب سے خوب استفادہ کیا اور مخالفین کا منہ بند کرنے کے لیے ان کے مضبوط دلائل کو کام میں لائے۔

انہی خوشہ چینوں میں امام ابوبکر احمد بن حسن بیہقی رحمہ اللہ بھی ہیں جو حدیث میں ''حافظ'' کے مقام پر فائز ہیں۔ انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے دلائل کے ذریعے حدیث کا بھرپور دفاع کیا۔ اسی طرح منکرین حدیث کے موضوع احادیث سے استدلال کو بیان کر کے اس پر گہری تنقید کی۔ مثلاً ایک حدیث بیان کی جاتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری طرف سے حدیث پھیل جائے گی۔ سو جو حدیث تمہارے پاس آئے تو دیکھ لو، اگر وہ قرآن کے موافق ہو تو میری جانب سے ہے اور اگر قرآن کے مخالف ہو تو وہ میری جانب سے نہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند اور متن پر تنقید کی ہے۔ سند کے متعلق فرمایا: اس میں خالد نامی ایک راوی مجہول ہے اور ابوجعفر صحابی نہیں ہے۔ متن کے متعلق فرمایا: یہ سراسر باطل ہے اور خود اپنے خلاف بطلان کی گواہی دیتا ہے؛ اس لیے کہ قرآن مجید سے کہیں یہ ثبوت نہیں ملتا کہ حدیث کو قرآن پر پیش کیا جائے۔

اسی وجہ سے ہر طالب حدیث کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان یکتائے زمانہ امام حدیث کے حالات زندگی اور ان کی جامع کتاب ''السنن الکبریٰ'' سے واقفیت حاصل کرے۔ یہ امام صاحب رحمہ اللہ کی مساعی جمیلہ اور ان کی کتاب ''السنن الکبریٰ'' کی اہمیت کو بیان کرنے کی ایک عاجزانہ کوشش ہے۔ اس کے ساتھ ان خدمات کا تذکرہ بھی کریں گے جن سے واقفیت پر ہمیں امید ہے کہ ہم اس عظیم دیوان کی کچھ خدمت کر سکیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی

اسم گرامی اور کنیت والقاب:

آپ رحمہ اللہ کا نسب نامہ یوں ہے: احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ آپ رحمہ اللہ کا لقب بیہقی ہے، جو دراصل نیشاپور کے ایک شہر کی طرف نسبت ہے۔ بعض نے خسروجردی لکھا ہے، جو بیہق شہر کا ایک قصبہ ہے۔

تاریخ وجائے پیدائش:

سوانح نگاروں کا اتفاق ہے کہ آپ شعبان ۳۸۴ ہجری بمطابق ستمبر ۹۹۴ کو پیدا ہوئے۔ البتہ ''الکامل'' کے مصنف علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے آپ کی تاریخ پیدائش میں جمہور سے اختلاف کیا ہے کہ آپ رحمہ اللہ ۳۸۴ھ کی بجائے ۳۸۷ھ کو پیدا ہوئے۔ لیکن ان کے اس شاذ قول کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جائے گی؛ کیوں کہ اول تو دیگر سوانح نگاروں کا اس کے خلاف پر اجماع ہو چکا ہے اور ثانی یہ کہ ان کا زمانہ ان کے مخالفین کی بنسبت امام بیہقی رحمہ اللہ کے زمانے سے دور کا ہے۔

تاریخ وفات:

مؤرخین کے مطابق آپ رحمہ اللہ نے جمادی الثانیہ ۴۵۸ھ بمطابق ۱۰۶۶ء کو وفات پائی۔ علامہ یاقوت حموی نے آپ رحمہ اللہ کی تاریخ وفات میں جمہور سے اختلاف کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ رحمہ اللہ ۴۵۸ھ کی بجائے ۴۵۴ھ میں فوت ہوئے۔ لیکن ہم جمہور کی روایت کو ترجیح دیں گے؛ کیوں کہ ان حضرات نے خطیب بغدادی رحمہ اللہ کی روایت پر اعتماد کیا ہے اور خطیب بغدادی ثقہ راوی ہیں۔ نیز خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے امام بیہقی رحمہ اللہ کی اولاد میں سے ایک صاحب سے ملاقات بھی کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میرے والد بزرگوار شعبان ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے اور جمادی الثانیہ ۴۵۸ھ میں فوت ہوئے۔

باقی رہا وہ جو کتاب کے جزدان سے ملا، یعنی بحث اثبات عذابِ قبر میں لکھا تھا کہ آپ رحمہ اللہ ۵۸۰ھ میں فوت ہوئے، یہ بالکل غلط ہے۔ اسی طرح عرب ممالک کی یونیورسٹیوں کے دستاویزی دفاتر کی فہرستوں میں جو درج ہے وہ بھی مضطرب ہونے کی بنا پر درست نہیں۔

بہرحال خلاصہ یہ ہے کہ آپ رحمہ اللہ ۷۴ سال زندہ رہے۔ خسروجرد میں آپ رحمہ اللہ کی پیدائش ہوئی۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے متعدد اسلامی ممالک کا سفر کیا۔ بالآخر زندگی کے آخری ایام میں آپ رحمہ اللہ کے دل میں اپنی کتاب "معرفة السنن والآثار" کی تدریس کا داعیہ پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ نیشاپور تشریف لائے۔ یہیں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی میت کو بیہق کی طرف منتقل کیا

گیا، جہاں آپ رحمہ اللہ کی تدفین ہوئی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کی اصل:

غالب گمان یہی ہے کہ آپ رحمہ اللہ اصل کے اعتبار سے عرب نہیں تھے۔ کیونکہ مؤرخین نے آپ رحمہ اللہ کے نسب نامے میں صرف تین نام ذکر کیے ہیں، یعنی علی، عبداللہ اور موسیٰ۔ اگر آپ عربی ہوتے تو نسب نامہ طویل ہوتا۔ نیز ایک وجہ اور بھی ہے کہ مؤرخین ان کی نسبت کبھی تو خسروجرد کی طرف کرتے ہیں اور کبھی بیہق کی طرف۔ اگر آپ رحمہ اللہ عربی ہوتے تو وہ آپ کی نسبت کسی عربی شہر کی طرف کرتے۔

بہرحال اس سے امام بیہقی رحمہ اللہ کی قدر و منزلت میں کچھ کمی نہیں آتی؛ کیوں کہ اسلام نے تمام انسانوں کو برابر قرار دیا ہے۔ نیز آپ رحمہ اللہ کی تہذیب و ثقافت بھی اسلامی تھی اور یہی اصل مقصود ہے۔ آپ رحمہ اللہ اگرچہ اصل کے اعتبار سے عجمی ہیں، لیکن بعد میں آپ اپنی ثقافت اور زبان و قلم کے اعتبار سے عربی کہلائے۔ آپ نے عربی ورثے کو محفوظ کرنے کے لیے انتھک محنت کی اور اپنی تمام عمر عرب کی اسلامی ثقافت کے انتہائی اہم ورثے کی خدمت میں وقف کر دی۔ ہماری مراد حدیث پاک ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کی اولاد:

امام بیہقی رحمہ اللہ نے نیک صالح اولاد چھوڑی اور اپنے پوتوں کو بھی دیکھا۔ لیکن تاریخ میں ہمیں صرف ایک بیٹے اور ایک پوتے کا نام ملتا ہے۔ باقی اولاد کے متعلق بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب بچپن میں انتقال کر گئے تھے۔ اسی وجہ سے امام بیہقی رحمہ اللہ ان کے غم میں انتہائی کمزور ہو گئے تھے اور نظر میں بھی فرق آ گیا تھا۔

تاریخ میں ہمیں ان کے ایک بیٹے اسماعیل بن احمد کا ذکر ملتا ہے۔ یہ ماوراء النہر کے علاقے میں چیف جسٹس تھے۔ انہوں نے علم فقہ اپنے والد سے حاصل کیا اور احادیث بھی روایت کیں۔ ان کی پیدائش ۴۲۸ھ کو خسروجرد میں ہوئی اور وفات ۵۰۷ھ کو بیہق میں ہوئی۔

اسی طرح آپ رحمہ اللہ کے ایک پوتے کا نام بھی ملتا ہے، یعنی ابوالحسن عبیداللہ بن ابوعبداللہ بن محمد بن ابوبکر۔ انہیں حدیث میں مکمل معرفت نہیں تھی۔ ان کا شمار ضعفاء میں ہوتا ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''میزان الاعتدال'' میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کی وفات ۵۲۳ھ میں ہوئی۔

اس طرح کے دیگر بہت سے حقائق سے تاریخ خاموش ہے، جن کی پہچان کی ہمیں خواہش ہے تاکہ ان رازوں سے پردہ اٹھ سکے جو اس حوالے سے ضروری ہیں۔ لیکن یہ اپنی اہمیت کے پیش نظر اس کے متحمل نہیں کہ تاریخ کی ذکر کردہ روایات کے مطابق ان کے متعلق قیاس آرائیاں کی جائیں۔ یہ ہمارے لیے اولین حیثیت کے حامل ہیں۔

معاشرے میں آپ ؒ کا اخلاق و کردار:

امام بیہقی ؒ نے اسلامی معاشرے میں ایک سچے مسلمان کی طرح زندگی بسر کی۔ اپنی اجتماعی زندگی میں انہوں نے اخلاقِ حسنہ کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ مشہور ہے کہ بہت سے لوگوں نے ان کی پیروی اختیار کی جبکہ بہت کم لوگ ان کے مخالف ہوئے۔ آپ ؒ کے اخلاقِ کریمانہ میں خرید و فروخت میں سچائی، امانت داری، فرائض کی پاسداری اور معاصی سے اجتناب وغیرہ شامل ہیں۔ انہی اوصاف سے آپ کی پہچان تھی۔

حق یہ ہے کہ یہ اوصاف ہمیں امام صاحب ؒ کی شخصیت کو سمجھنے میں اتنی مدد فراہم نہیں کرتے جتنا کہ آپ کا اپنے ماحول میں سردارانہ مزاج و مزاق کرتا ہے۔ یہ چیزیں آپ ؒ کی عادات بن چکی تھیں۔

امام بیہقی ؒ کی امتیازی صفات:

انسان ہونے کی حیثیت سے بھی آپ ؒ ترجیحی خصوصیات کے حامل تھے۔ اسی طرح علوم اسلامیہ کے میدان میں بھی اپنی پہچان آپ تھے۔ لیکن سب سے زیادہ اہم آپ ؒ میں وہ تخلیقی صلاحیتیں تھیں، جنہیں ہم خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنا پسند کریں گے۔ ان میں چار زیادہ اہم ہیں۔

① ذہانت:

امام بیہقی ؒ غضب کا حافظہ رکھتے تھے اور قوی حافظہ ذہانت کا ایک اہم عنصر ہوتا ہے۔ اسی مضبوط حافظے کی وجہ سے آپ ؒ کا لقب "حافظ" مشہور تھا۔ یہ ایسا لقب ہے جو صرف اسی محدث کو دیا جاتا ہے جو احادیث کی کثیر تعداد کا حافظ ہو۔ بعض نے یہ مقدار بیس ہزار احادیث بتلائی ہے اور بعض نے پانچ لاکھ۔ جن حضرات نے امام صاحب ؒ کو یہ لقب دیا ان میں امام شمس الدین ذہبی ؒ کا نام سرفہرست ہے۔ آپ ؒ نے امام صاحب ؒ کے حالات اپنی کتاب "تذکرۃ الحفاظ" میں ذکر فرمائے ہیں۔ ان کے بعد ابن عبدالبر ؒ اور خطیب بغدادی ؒ کا تذکرہ کیا ہے۔

امام بیہقی ؒ کی وفات کے بعد ہم نے علماء حدیث کو دیکھا، وہ کسی محدث کو "حافظ" کا لقب دینے کے لیے امام بیہقی ؒ کی کتب کو یاد کرنا شرط قرار دیتے تھے۔

امام بیہقی ؒ عام محدثین کی طرح صرف حافظ الحدیث ہی نہ تھے کہ ان کی یاد کی ہوئی احادیث بلاتمیز لاپرواہی سے رد کر دی جائیں۔ بلکہ آپ ؒ نے روایت حدیث اور درایت حدیث کو جمع فرمایا۔ اس طرح آپ کی کتب کے قاری کے لیے انتہائی سہولت ہوگئی کہ وہ ان روایات میں تصحیح و تضعیف، ضبط و استنباط، رد و قبول اور جمع و ترجیح بآسانی کرسکتا ہے۔

آپ ؒ کی ذہانت کی گواہ وہ بہترین ضبط و ترتیب بھی ہے جو آپ کی کتب میں دکھائی دیتی ہے۔ یہ چیز عقل و ذہانت کی زبردست تنظیم و ترتیب پر کھلی دلیل ہے۔ چوں کہ منظم علمی کام کو پسند کیا جاتا ہے، اس لیے آپ ؒ کی نظر نے امام شافعی ؒ

کی کتب کے حسن کو بھی جمع کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کسی بھی علمی مواد کی حسن تصنیف تین امور کی محتاج ہے:

① عمدہ مرتب الفاظ

② مسائل میں اصول کے مطابق دلائل ذکر کرنا۔

③ حد درجہ اختصار۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص اپنی تصنیف کو عمدہ بنانا چاہے تو اس کے لیے مذکورہ تینوں چیزیں ناگزیر ہیں۔

محدثین کا کہنا ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی تصانیف میں حسن ترتیب کی وجہ سے برکت ہے اور آپ رحمہ اللہ اپنی کتاب ''السنن الکبریٰ'' میں نظم و ترتیب کی انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔

آپ رحمہ اللہ کا زہد و استغناء:

امام بیہقی رحمہ اللہ زہد و استغناء میں بھی مشہور تھے۔ اسی وجہ سے سیرت نگاروں نے یہ بات ذکر کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کی ہے کہ آپ رحمہ اللہ انتہائی قلیل گزر اوقات پر قناعت کرنے والے تھے۔ جیسا کہ یہ علماءِ ربانیین کی عادت ہے۔

نیز ہمارے علم میں یہ بات نہیں کہ وہ کسی حکومتی منصب کے متولی ہوئے ہوں تاکہ مال، مرتبہ اور عزت و سرداری حاصل کریں۔ یقینی طور پر معلوم نہیں ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ کا ذریعہ معاش کیا تھا۔ البتہ یہ معلوم ہے کہ آپ رحمہ اللہ اپنے علاقے میں کسی مدرسہ میں مدرس تھے۔

چوں کہ آپ رحمہ اللہ بھلائی سکھانے والے کی اجرت کو حلال خیال کرتے تھے اور اسے تعلیم قرآن پر اجرت لینے کے مترادف قرار دیتے تھے۔

ایسا بھی ممکن ہے کہ وہ اس سے مستغنی ہوں، کیونکہ آپ رحمہ اللہ تجارت سے بھی واقف تھے جیسا کہ ہمارے موجودہ زمانے کے علماء کرام کا یہی طریقہ ہے۔

آپ رحمہ اللہ کے زہد و استغناء اور حتی الوسع مباح سے بھی پرہیز کرنے پر یہ بات بھی گواہ ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کے آخری تیس سال روزے کی حالت میں گزارے۔ آپ رحمہ اللہ برملا اپنی اس رائے کا اظہار فرماتے تھے کہ جس شخص کو نقصان کا اندیشہ نہ ہو وہ پوری زندگی مسلسل روزے رکھ سکتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کی علمی و ادبی شجاعت:

یہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی تیسری امتیازی صفت ہے۔ آپ رحمہ اللہ رائے دینے میں بہادر اور پہل کرنے میں حریص تھے۔ یہ چیز اگرچہ بادشاہ کے لیے عیب کی بات ہے لیکن صاحب علم کے لیے فضیلت و مرتبہ کی بات ہے۔ اس کے باوجود آپ رحمہ اللہ بحث و

مباحثہ کے وقت اپنی زبان وقلم محفوظ رکھتے تھے۔ انہیں صرف اظہار حق کے لیے کام میں لاتے۔ بعض اوقات اپنے مدمقابل مناظر کا نام تک نہ لیتے، بلکہ اس کی حیثیت اور القابات کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کا اعزاز وتکریم کرتے۔ میرا خیال نہیں کہ انہوں نے مناظرے کے دوران کسی کو چیلنج کیا ہو۔ البتہ امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی (متوفی ۳۲۴ھ) کو ایک بار چیلنج کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے انہیں عمدہ اوصاف سے نوازا۔ انہوں نے علمی بحث کو ثابت کیا، جبکہ وہ اس سے بری ہو چکے تھے۔

ہمارے سامنے بہت سے ایسے مواقع ہیں جن سے ان کی بہادری واضح طور پر سامنے آ جاتی ہے۔ مثلاً ابومحمد عبداللہ بن یوسف جوینی (متوفی ۴۳۸ھ) جو فقہ شافعی اور اس کے اصول میں کافی شہرت رکھتے تھے۔ ان کا واقعہ ہے کہ وہ آپ رحمہ اللہ کو متعصب سمجھ بیٹھے اور ایک کتاب لکھی جس میں براہِ راست قرآن وحدیث سے استنباط کیا اور اس کتاب کا نام "المحیط" رکھا۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل تھی۔

جب یہ کتاب امام بیہقی رحمہ اللہ کے ہاتھ لگی تو آپ نے اس کا مطالعہ کیا۔ پھر اس کے متعلق اپنی طرف سے چند اصلاحات لکھ کر جوینی رحمہ اللہ کی طرف بھیجیں۔ اس کے مقدمے میں لکھا: ''میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور لوگوں کے درمیان ایسے شخص کو لے آئے ہیں جو حدیث پاک میں رغبت رکھتا ہے اور فقہاء کے ہاں بھی مقبول ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ اس کتاب میں حدیث کے حوالے سے کچھ غلطیاں رہ گئی ہیں، جن کی طرف توجہ دلانا ضروری تھا۔ اس سلسلے میں شیخ اور ان کے علمی مرتبے سے حیاء کرنا درست نہیں تھا۔''

اس سے جہاں ہمیں یہ معلوم ہوا کہ جوینی امام بیہقی رحمہ اللہ کے استاد تھے وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ امام صاحب رحمہ اللہ ان لوگوں میں سے تھے جو کلمۂ حق کہنے میں امام کے سامنے بھی توقف نہیں فرماتے تھے۔

لکھا ہے کہ علام جوینی نے خندہ پیشانی سے ان کے اس خط کو قبول فرمایا اور اس کے متعلق فرمایا: "هذه بركة العلم" یہ علم کی برکت ہے۔

آپ رحمہ اللہ کی علمی امانت داری:

امام بیہقی رحمہ اللہ علمی امانت داری سے بھی متصف تھے۔ جو ان کی کتب کے مطالعہ کرنے والے کو معلوم ہو جاتی ہے اور اسے انہیں پسند کرنے پر ابھارتی ہے۔

اسی علمی امانت داری کا نتیجہ ہے کہ آپ رحمہ اللہ ادائیگی حدیث کی اصطلاحات کو انتہائی امانت داری کے ساتھ استعمال فرماتے، یعنی جیسے اپنے شیوخ سے نقل کرتے اسی طرح آگے روایت فرماتے۔

آپ رحمہ اللہ نے ہی اجازت کے لیے "أنبأنا" کی اصطلاح ایجاد کی۔ اس کے باوجود آپ "أنبأني" کہتے وقت اجازت کی صراحت فرما دیتے۔ بہت کم أخبرني اجازة کہتے تھے۔

جب آپ رحمہ اللہ کوئی حدیث اپنے کئی شیوخ سے نقل فرماتے تو سب کی صراحت فرما دیتے، نیز الفاظ جس کے ہوتے اس کی نشاندہی بھی کر دیتے۔ مثلاً فرمایا: أخبرنا أبو عبدالله الحافظ (ح) وأنبأنا أبوبکر الخوارزمی، لفظ حدیث الخوارزی وحدیث أبی عبدالله بمعناه اسی طرح جب کوئی روایت یا کسی کا قول نقل فرماتے تو اس کی سند ذکر فرما دیتے، اگرچہ اس کی مثالیں گزر چکی ہوں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے عموماً اپنی روایات کو صحیحین کی طرف منسوب کیا ہے۔ جب کسی حدیث کو اپنے شیخ سے نقل کر کے صحیحین کی طرف منسوب کرتے تو اس کی صراحت فرما دیتے۔ مثلاً فرمایا: قال أبو عبدالله...... رواه البخاری فی الصحیح عن آدم وأخرجه مسلم عن ابن عدی عن شعبة.

اسی طرح جب اپنے شیخ سے کوئی ایسا لفظ پاتے جس کی کسی نے مخالفت کی ہوتی تو اپنی علمی امانت داری کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کی صراحت فرما دیتے۔ مثلاً فرمایا: وأخبرنا...... فقال البیهقی کذا فی کتابی ابن یزید وقال غیره: عبدالله بن یزید

اسی طرح آپ رحمہ اللہ اس اختلاف کی بھی صراحت فرما دیتے جو ان کی اپنے شیخ سے نقل کردہ روایت اور ان کے علاوہ کی روایت کے درمیان ہوتا۔ کیوں کہ معلوم نہیں درست کیا ہے تاکہ وہ غلط کی پیروی سے نکل جائیں۔

اسی علمی امانت داری کی وجہ سے امام بیہقی رحمہ اللہ اپنے امام، امام شافعی رحمہ اللہ کی مخالفت میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ جب کوئی حدیث ان کے ہاں صحیح ثابت ہو جاتی تو اسے ہی راجح قرار دیتے۔ کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ نے خود فرمایا ہے: جو حدیث صحیح ہو وہ میرا مذہب ہے۔

ابو عثمان ماردینی (متوفی ۷۵۰ھ) نے آپ رحمہ اللہ کی علمی امانت داری میں شک کیا ہے۔ بعض جگہ آپ رحمہ اللہ کی طرف یہ بات منسوب کی ہے کہ آپ اپنے نفع کی خاطر بعض راویوں کو ثقہ قرار دے دیتے ہیں اور نفع نہ ہو تو بعض کو ضعیف قرار دے دیتے ہیں۔

ان جگہوں میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے حماد بن ابی سلیمان کے بارے میں فرمایا: ''منصور اس سے زیادہ یاد رکھنے والا اور با اعتماد ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ فی نفسہٖ وہ حافظ بھی ہے اور ثقہ بھی۔ پھر آگے چل کر آپ رحمہ اللہ نے باب ''الزنا لا یحرم الحلال'' میں اسے ضعیف قرار دے دیا۔

اصل بات یہ ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے قنوت کے بارے میں حماد بن ابی سلیمان کی روایت کو قبول کیا ہے: اس لیے کہ وہ عمر سے زیادہ مشہور ہے۔ شاید اسی شہرت کی وجہ سے امام صاحب رحمہ اللہ نے حماد کے سوءِ حفظ یا سوءِ ضبط کی صراحت نہیں کی اور نہ ہی حافظ یا ثقہ ہونے کو بیان کیا، بلکہ فرمایا: منصور اس سے زیادہ حافظ اور با اعتماد ہے۔ یہ امام صاحب رحمہ اللہ کی جرح و تعدیل میں عدمِ صراحت ہے۔

روایت حدیث میں آپ رحمہ اللہ کا طریقہ کار اور راویوں کے بارے میں موقف

روایت حدیث کی شرائط والتزام:

امام بیہقی رحمہ اللہ اپنی تمام اصولی اور فروعی کتب کی شرط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے اپنی تصنیفات میں شرط لگائی ہے کہ سقیم کی بجائے صحیح حدیث پر اور غریب کی بجائے معروف پر اعتبار کیا جائے۔ یہ شرط اس صورت میں ہے جب حدیث کی مراد واضح نہ ہو۔ بہر حال اعتماد صرف صحیح یا معروف پر کیا جائے۔

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں: ① امام بیہقی رحمہ اللہ صرف صحیح حدیث پر اکتفاء کرتے ہیں۔ ② کبھی کبھی غیر صحیح کو بھی لے آتے ہیں جبکہ وضاحت مقصود ہو۔ مگر اعتماد صرف صحیح پر کرتے ہیں جس کا ماقبل میں ذکر ہو چکا ہو۔

واضح رہے کہ غیر صحیح حدیث ذکر کرنا محدث کے لیے عیب کی بات نہیں ہے۔ عیب اس صورت میں ہے جب صحیح، غیر صحیح کو خلط ملط کر کے ذکر کرے۔ ورنہ بعض دفعہ غیر صحیح حدیث ذکر کرنا فائدہ مند ہوتا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے اپنی شرط کا خوب اہتمام فرمایا ہے۔ نیز ہم نے آپ رحمہ اللہ کو صحیح پر ہی اکتفاء کرتے دیکھا ہے۔ اس لیے صحیح حدیث بذات خود دلیل ہوتی ہے۔ باقی رہی غیر صحیح تو وہ صرف اس صورت میں قابل اعتماد ہے جب وہ متعدد طرق سے منقول ہو۔

غیر صحیح کو ذکر کرنے کا مقصد وضاحت ہوتی ہے۔ باقی اعتماد صرف صحیح پر کیا جاتا ہے جبکہ وہ ماقبل میں گزر چکی ہو یا غیر صحیح کو اس لیے ذکر کرتے ہیں تاکہ وہ دلیل بن سکے اور اپنے راویوں کے ہاں صحیح ہو۔

بعض دفعہ غیر صحیح کو ذکر کرنے سے مقصود اس پر تنبیہ کرنا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض حضرات نے ضعیف اور موضوع روایات کو بھی نقل کیا ہے۔

امام صاحب رحمہ اللہ اگر غیر صحیح کو ابواب کے عنوانات کے طور پر لاتے ہیں تو اس پر تنبیہ کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ مکمل باب ہی ضعیف احادیث، آثار اور اقوال کے لیے خاص کر دیتے ہیں۔

بعض دفعہ انتہائی احتیاط اور عمدگی کے ساتھ موضوع روایات کو نقل فرماتے ہیں اور مقصود ان کا ضعف بیان کرنا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ روایت ذکر کر کے خاموش ہو جاتے ہیں جبکہ اس کی صحت کا علم ہو۔

یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اصل حقیقت سے آگاہ کر دیں۔ تاکہ کوئی امام بیہقی رحمہ اللہ سے حسن ظن رکھنے میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لے کہ ان کی روایت کردہ ہر حدیث پر صحت کا حکم لگا دے یا اس کے موضوع ہونے سے منکر ہو جائے۔ جیسے امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) نے کیا۔ انہوں نے امام بیہقی رحمہ اللہ کی مذکورہ بالا شرط کو مدنظر رکھا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اگرچہ انتہائی کوشش کے ساتھ اپنی شرط کا التزام کیا ہے، لیکن وہ بھی انسان ہیں۔ ہوسکتا ہے قوتِ حافظہ نے ان کے ساتھ خیانت کی ہو یا ان کے علم میں اس کا موضوع ہونا نہ آیا ہو یا جن سے روایت نقل کی ہو ان کی حالت ان سے مخفی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "اللالی المصنوعة اور الجامع الصغیر" میں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس کا لحاظ کیا ہے کہ فضائل میں ضعیف حتیٰ کہ موضوع احادیث کو بھی لے آتے ہیں۔ عام محدثین کی یہی عادت ہے۔ بعض محدثین مثلاً خطیب بغدادی اور دار قطنی وغیرہ موضوع روایات بہت کم ذکر کرتے ہیں۔

② مختلف فیہ حدیث میں آپ رحمہ اللہ کا موقف:

یہ بات تو مسلّم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک کے لیے ایک وقت میں ایک ہی شخص کے لیے متناقض کلام صادر ہونا ناممکن ہے؛ کیونکہ یہ چیز تو سوءِ عقل پر دلالت کرتی ہے۔

البتہ بعض احادیث کے مابین جو تناقض پایا جاتا ہے تو صاحب علم و بصیرت آدمی غور و فکر سے ہی فرق معلوم کرلے گا اور غیر صحیح کی طرف توجہ ہی نہ دے گا۔

دو احادیث کے درمیان تعارض ہونے کے محدثین نے تین احتمالات بیان فرمائے ہیں:

① دونوں میں تطبیق ممکن ہو۔

② دونوں میں تطبیق ناممکن ہو۔ البتہ دلائل نسخ کے ذریعے کسی ایک کا منسوخ ہونا معلوم ہو جائے۔ اس صورت میں ناسخ پر عمل کیا جائے گا اور منسوخ کو چھوڑ دیا جائے گا۔

③ دونوں میں نہ تطبیق ممکن ہو اور نہ نسخ۔ اس صورت میں مجتہد وجوہِ ترجیح کے ذریعے ایک کو راجح اور دوسری کو مرجوح قرار دے گا اور راجح پر عمل کرے گا جبکہ مرجوح کو چھوڑ دے گا۔

اگر ترجیح بھی ممکن نہ ہو تو عمل کرنے میں توقف کیا جائے گا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ ان صورتوں کو اپنی کتب میں بیان نہیں فرماتے؛ کیونکہ آپ رحمہ اللہ تطبیق دیتے ہوئے حدیث سے متعلق اپنی آراء کا اظہار فرما دیتے ہیں۔

نابینا شخص کی اذان:

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے

اور نابینا تھے...... پھر اپنی سند کے ساتھ ابن عروبہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن زبیر نابینا شخص کے مؤذن ہونے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

پھر ان دونوں میں تطبیق دیتے ہوئے فرمایا: اصل میں ممانعت اس نابینے کے لیے ہے جس کے ساتھ کوئی دیکھنے والا نہ ہو جو اسے وقت داخل ہونے کی خبر دے۔

پہلی حدیث سے نابینا کی اذان کا جواز معلوم ہوا اور نابینا عام ہے۔ اس پر الف لام استغراق کا ہے۔ اسی طرح دوسری سے عدم جواز معلوم ہو رہا ہے اور یہ بھی عام ہے...... چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے دونوں احادیث کو عموم پر ہی رکھا اور فرمایا: پہلی میں ہر وہ نابینا شامل ہے جس کے ساتھ کوئی دیکھنے والا ہو۔ اسی طرح دوسری میں بھی ہر وہ نابینا مراد ہے، جس کے ساتھ دیکھنے والا نہ ہو، جو اسے اذان کا وقت داخل ہونے کی خبر دے۔

مسجد میں شعر گوئی کے جواز اور عدم جواز کا مسئلہ:

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ والی روایت نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں شعر گوئی سے منع فرمایا ہے۔ پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میری طرف سے (کفار کو) جواب دو۔ اللہ تمہاری روح القدس کے ذریعے مدد فرمائے۔

پھر آپ رحمہ اللہ نے دونوں میں تطبیق دے دی۔ فرمایا: ہم اس شعر گوئی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جو حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ کیونکہ وہ اشعار اسلام اور مسلمانوں کی حمایت میں ہوتے تھے اور یہ مسجد میں مکروہ ہیں نہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ میں۔ جبکہ پہلی حدیث میں نہی اشعار جاہلیت سے ہے جو مسجد تو کیا ہر جگہ ممنوع ہیں۔

ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کا جواز اور ممانعت:

اسی طرح حرام اشیاء سے علاج کی ممانعت اور جواز اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرنیین کو اونٹوں کا پیشاب پینے کا حکم دینے کی تفصیل، اسی طرح غیر اللہ کی قسم اٹھانے کی ممانعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر اللہ کی قسم اٹھانے کا ذکر وغیرہ جیسے بہت سے مسائل ہیں جن کا ذکر ہم نے طوالت کے خوف سے نہیں کیا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ انتہائی ذہین محدث تھے۔ آپ اسی طرح احادیث میں تطبیق دینے کی فکر میں رہتے جیسا کہ مذکورہ بالا مثالوں سے واضح ہو گیا۔ بعض اوقات آپ رحمہ اللہ تعارض کے وقت تطبیق دینے کے لیے دیگر حضرات کی رائے کو بھی ذکر فرماتے۔ جسے درست دیکھتے قبول فرما لیتے وگرنہ رد کر دیتے۔ اپنے فقہی مذہب کی رائے سے مقید نہ کرتے۔

آپ رحمہ اللہ اپنے مد مقابل کے مرتبے میں کوئی عیب نہ نکالتے خواہ کوئی بھی ہو۔ ایک جگہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل فرمائی کہ حضرت عمر بن خطاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ ایک رات مجھے جنابت لاحق ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی شرم گاہ دھو، وضو کر، پھر سو جا۔'' پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ذکر کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند کی حالت میں جنبی ہو جاتے، پھر سو جاتے اور

پانی کو نہ چھوتے تھے۔

آپ رحمہ اللہ نے تطبیق دیتے ہوئے فرمایا: دونوں درست ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بغیر طہارت پانی کو نہ چھوتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مفسر ہے۔ اس میں طہارت کا ذکر ہے۔

گویا امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک اس حالت میں جنبی پر وضو واجب ہے۔ سو انہوں نے اس مسئلہ میں شوافع کی مخالفت کی۔

آپ رحمہ اللہ کا حدیث کو صحیحین یا صحاح ستہ کی طرف منسوب کرنا:

امام بیہقی رحمہ اللہ اپنی روایت کو صحیحین یا صحاح ستہ میں سے کسی کی طرف منسوب کرنے کا بھرپور التزام فرماتے۔ روایت منسوب کرتے وقت ظن غالب کا اظہار فرماتے۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: امام بیہقی رحمہ اللہ عموماً اپنی روایت صحیحین کی طرف منسوب فرماتے ہیں۔

اس نسبت کی وجہ دراصل اس روایت کے وجود کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے۔ ناقدین حدیث نے بھی اسی کو ملحوظ رکھ کر اعتراض کیے۔ امام سخاوی رحمہ اللہ نے فرمایا: امام بیہقی رحمہ اللہ کسی روایت کو اپنی کتاب السنن الکبری اور معرفة السنن میں نقل کرتے ہیں، پھر اسے اختلاف الفاظ اور اختلاف معنی کے باوجود صحیحین کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ یہی حال امام بغوی رحمہ اللہ کا اپنی کتاب شرح السنۃ میں ہے!!

دراصل امام بیہقی رحمہ اللہ جب کسی حدیث کی نسبت صحیحین کی طرف کرتے ہیں تو الفاظ کی نہیں کرتے۔ لہٰذا امام بیہقی رحمہ اللہ کے اشارے کی بناء پر حدیث کو صحیحین کی طرف منسوب سمجھنا غلطی ہے۔ چنانچہ طالب تحقیق کے لیے اصل حدیث دیکھنا ضروری ہے۔ وگرنہ توقف اختیار کرے گا۔

اسی طرح امام بیہقی رحمہ اللہ بعض روایات کی نسبت امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی طرف کر دیتے ہیں، خواہ وہ مرفوع ہوں یا مرسل۔

اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں؛ کیونکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن ابی داؤد سے استفادہ کیا ہے، اس طرح کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے ایک استاد ابوعلی روزباری رحمہ اللہ ہیں اور یہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ کے شاگرد ابوبکر بن داسہ سے روایت کرتے ہیں۔

اسی طرح آپ رحمہ اللہ بعض روایات کی نسبت جامع ترمذی کی طرف بھی کرتے ہیں۔ لیکن ایسا نسبتاً کم کرتے ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کے اس طریقے کو تخریج کہنا بالکل بجا ہے۔ اس سے تخریج کے فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً الفاظ اور معانی کا اضافہ، سند کا عالی ہونا، کثرتِ طرق سے حدیث کی تقویت، تدلیس سے بچنے کے لیے سماع کی تصریح، صحیحین میں درج درست الفاظ کی معرفت اور قواعد لغت عربیہ کی بناء پر وجوہِ اختلاف کو پہچاننا وغیرہ۔ اسی طرح اسے علت سے محفوظ کر کے پیش کرنا جیسا کہ صحیحین میں ذکر کیا جاتا ہے تاکہ یہ حدیث درست ہو جائے۔

حدیث کی نسبت صحیحین کی طرف یا دیگر کتب ستہ کی طرف کرنے سے استدلال قوی ہو جاتا ہے۔ مثلاً سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی وغیرہ۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کے حدیث کو صحیحین کی طرف نسبت کرنے میں جو مسائل پیش آتے ہیں، ہم ذیل میں ان کا مختصر ذکر کرتے ہیں:

(الف) کسی حدیث میں زیادتی ذکر کی جاتی ہے تو وہم ہوتا ہے کہ یہ زیادتی صحیحین میں بھی ہوگی جب کہ ایسا نہیں ہوتا۔ مثلاً حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا اور عکرمہ بیع فصیل کو بھی مکروہ سمجھتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے ابو معاویہ کی سند سے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے لیکن عکرمہ کا ذکر نہیں کیا۔

(ب) حدیث میں زیادتی ذکر کر کے تصریح کی جاتی ہے کہ یہ صحیحین میں نہیں ہے حالانکہ یہ صحیحین میں ہوتی ہے۔ مثلاً حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھلوں کی خرید و فروخت اس وقت تک نہ کرو جب تک ان کی صلاح ظاہر نہ ہو جائے اور چھوارے کی بیع چھوارے کے بدلے نہ کرو...... حالانکہ معاملہ ایسے نہیں بلکہ یہ حدیث امام مسلم کے ہاں متصل ہے اس میں کوئی ارسال نہیں۔

(ج) آپ ایک حدیث کو صحیحین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ صرف بخاری میں ہوتی ہے مسلم میں نہیں ہوتی۔ مثلاً حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **تعس عبدالدینار و الدرهم** (درھم و دینار کا بندہ ہلاک ہو جائے۔ پھر فرمایا **اخرجه البخاری و مسلم. البخاری عن یحیی بن یوسف و مسلم عن مسلم بن سلام.**

حالانکہ درست یہ ہے کہ وہ صرف بخاری میں ہے۔ ماردینی فرماتے ہیں۔ امام مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی، بلکہ امام مسلم کے کسی استاذ کا مسلم بن سلام کے نام سے ذکر نہیں ملتا۔

(د) وہ ایک حدیث کو صحیحین کی طرف اکٹھے منسوب کرتے ہیں جبکہ درحقیقت وہ مسلم میں ہوتی ہے نہ کہ بخاری میں۔ مثلاً ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا کی ہوئی جان نہیں ہے مگر اس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر فرمایا: اسے مسلم نے روایت کیا اور بخاری نے فرمایا: **وقال مجاهد...... فذکره** اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث صرف صحیح مسلم میں ہے بخاری میں اس کا کوئی وجود نہیں۔

(ھ) اور کبھی حدیث کو صحیحین میں سے کسی ایک کی طرف منسوب کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں حالاں کہ وہ دونوں میں ہوتی ہے۔ مثلاً حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا اس کے علاوہ میں نماز پڑھنے سے ہزار درجے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کو امام بخاری نے صحیح میں عبداللہ بن یوسف عن مالک کی سند سے روایت کیا ہے اور مسلم کی تخریج کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ لیکن دوسری جگہ میں اسے دونوں کی طرف منسوب کر دیا اور یہی صحیح ہے۔

رجال کے بارے میں آپ رحمہ اللہ کا موقف:

امام بیہقی رحمہ اللہ رجال کا خاص اہتمام فرماتے ہیں، برابر ہے وہ سند میں وارد ہوئے ہوں یا متن میں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کا یہ التزام چند امور میں سامنے آتا ہے، جیسا کہ ان کے نام یاد کرنا اور ان کی پہچان کروانا جو پہچان کا محتاج ہو اور ان پر جرح و تعدیل کا

حکم لگانا۔ سو آپ رحمہ اللہ کے ان حضرات کے نام یاد کرنے کا تذکرہ ابن صلاح نے باب روایة الابن عن أبیه میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ نہایت وسیع باب ہے۔ مثلاً ابوالعشراء الدارمی کا اپنے والد کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرنا اور حدیث معروف ہے۔ انہوں نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ زیادہ مشہور یہ ہے کہ ابوالعشراء اسامه بن مالك بن قعطيم ہیں اور اس میں ایسے ہے جیسے میں نے امام بیہقی وغیرہ کے حفظ میں نقل کیا ہے۔ یہ سند میں ہے۔

اور متن کے اعلام کو ضبط کرنے کی مثال وہ روایت ہے جسے انہوں نے اپنی سند سے علقمہ بن وائل عن ابیہ ابن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ آپ کے پاس دو شخص جھگڑا لے کر آئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اس نے جاہلیت میں میری زمین چھین لی تھی۔ یہ امرء القیس بن عابس کندی تھا اور ان کا مقابل ابوربیعہ بن عبدان تھا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے ابوربیعہ کا پورا نام یہ کہتے ہوئے لیا ہے: ربیعہ ہی ابن عیدان ہے، یعنی عین کے فتح اور یاءِ معجمہ کے ساتھ اس کے نیچے دو نقطے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابن عبدان ہے یعنی عین کے کسرہ اور باءِ معجمہ کے ساتھ، اس کے نیچے ایک نقطہ ہے۔

اسی طرح وہ روایت جو انہوں نے ابوطاہر فقیہ سے نقل کی ہے، فرماتے ہیں: میں نے بنوسلیم کے ایک آدمی سے سنا، اسے خفاف کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا...... امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس نام میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ خفاف ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ حیان سلمی ہے جو صاحب دفینہ تھے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کا رجال پر حکم لگانے کا بیان:

امام بیہقی رحمہ اللہ رجال پر تنقید کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ کے بعد آپ کے اقوال ان کے بارے میں نقل کیے گئے۔ آپ نے ان کا اعتبار اپنے اندازے سے کیا۔ مثلاً امام ذہبی رحمہ اللہ اپنی رائے سے محمد بن علی بن ولید سلمی بصری کے بارے میں استدلال کرتے ہیں۔ جو حدیث ضب کے راوی ہیں۔ پھر فرماتے ہیں: ابوبکر بیہقی رحمہ اللہ نے حدیث ضب ضعیف سند سے روایت کی ہے۔ پھر امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں حمل سلمی پر ہے۔ میں نے کہا: قسم بخدا! بیہقی نے سچ فرمایا۔ اس لیے کہ وہ حدیث باطل ہے۔ اسی طرح انہوں نے عمر بن فروخ قتابی کے بارے میں بھی اپنی رائے نقل کی۔ ذھبی فرماتے ہیں: امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔

اس دوران امام بیہقی رحمہ اللہ زیادہ تر یہ الفاظ تعدیل استعمال کرتے ہیں: ثقه، إنه ثقة یا هو من الثقات، مثلاً انہوں نے محمد بن سعید کے بارے میں فرمایا: "هو الكاشف ثقه" جیسا کہ قبیصہ بن عقبہ کے بارے میں فرمایا: من الثقات اور یحییٰ بن عبداللہ بن سالم کے بارے میں فرمایا: من الأثبات یا فرمایا: ثقه عند أهل بلده. اس کے ذریعے اسامہ بن زید لیثی پر حکم لگایا۔ یا فرماتے: ثقه عند أكثر الأئمة. اس کے ساتھ عکرمہ عن ابن عباس پر حکم لگایا یا فرماتے: فلان احفظ من غيره یہ مکحول اور سلمان بن موسیٰ عن زہری کو ملاتے وقت کہا۔ اور قسم بخدا! سلیمان بن موسیٰ دونوں محدثین میں زیادہ حافظ تھے یا فرماتے: على طريقه یہ حکم عفیر بن معدان پر لگایا۔

اور وہ کام جس کا اعتبار کیا جاتا ہے امام بیہقی رحمہ اللہ کے نزدیک تعدیل کی بنسبت جرح ہے۔ مثلاً فرماتے ہیں: فلان، غیرہ أوثق منہ، اس کا حکم اسماعیل بن عیاش پر لگایا۔ فرمایا: اور اسماعیل کا غیر اس میں جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کیا گیا اس سے زیادہ ثقہ ہے۔ اس لیے کہ جب اس کا غیر اس سے زیادہ ثقہ ہے تو وہ تو بدرجہ اولیٰ ثقہ ہے۔ لیکن غور کرنے والے کو معلوم ہوگا کہ یہاں امام بیہقی رحمہ اللہ نے جرح کی ہے۔

اسی طرح ان کا قول: فلان غیرہ احفظ من اگرچہ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ وہ حافظ ہے لیکن اگر غور و فکر کیا جائے تو یہ جرح ہے۔

⑤ رجال کے متعلق آپ رحمہ اللہ کے احکام کے ناقلین اور ان کے بارے میں آپ رحمہ اللہ کا موقف:

امام بیہقی رحمہ اللہ اکثر اوقات راوی پر سبب ذکر کیے بغیر کوئی حکم لگانے میں اکتفاء کرتے تھے۔ اس صاحب الرائے کا ذکر بھی نہیں کرتے تھے جس نے اپنی تخریج بڑے ائمہ سے نقل کی ہو۔ اس لیے کہ انہوں نے علماء کو دیکھا کہ انہوں نے رجال پر لکھی جانے والی کتب سے ہی استفادہ کیا۔ اور یہ کتب بحث و مباحثہ کرنے والوں کے ہاتھوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جب انہیں کوئی اہم معاملہ پیش آتا ہے تو وہ ان کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس لیے بھی کہ اگر ہر شخص سے متعلق ناقدین کے اقوال جرح و تعدیل ذکر کیے جاتے اور ان کا سبب بھی تو ان کی کتب لمبی ہو جاتیں۔ اور جس مقصد کے لیے وہ لکھی گئیں اس سے پھر جاتیں۔

اور بعض اوقات وہ راویوں کے بارے میں اپنی رائے ذکر کرتے ہیں اور سابقہ ناقدین میں کسی کی طرف نسبت نہیں کرتے۔ یہاں اختصار مقصود نہیں ہوتا بلکہ وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان میں سے کسی نے اس پر کوئی حکم نہیں لگایا ہوتا۔ سو یہ حکم امام بیہقی رحمہ اللہ کے اپنے اجتہاد کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی وہ رائے کو اس کے قائل کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

آپ رحمہ اللہ نے جن حضرات کی آراء کو نقل کیا ہے وہ یہ ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، شعبہ، یحییٰ بن معین، علی بن مدینی، حمیدی، بخاری، ابو حاتم، ابوعیسیٰ ترمذی، ابو داؤد سجستانی، ابوعبدالرحمٰن نسائی، ابواحمد بن عدی، محمد بن منکدر، دارقطنی اور ان کے شیخ حاکم ابوعبداللہ الحافظ ہیں۔ لیکن وہ زیادہ تر دارقطنی اور ابو حاتم کی آراء کو نقل کرتے تھے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہم یہاں ان کے ان حضرات کی آراء نقل کرنے کے چند نمونے پیش کریں۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ہم ان سے سوال کریں کہ کیا امام بیہقی رحمہ اللہ ان کی آراء کو مسلمہ طور پر نقل کرتے تھے کہ ان میں کسی کو نکتہ چینی اور رد کا موقع نہ ملے یا وہ نکتہ چینی کریں۔ پھر وہ قبول کر لیں یا رد کر دیں؟

حق یہ ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ ان کی آراء کو پرکھتے تھے۔ بعض کو قبول کر لیتے تھے اور بعض کو رد۔ مثلاً انہوں نے امام ابوداؤد رحمہ اللہ کا بعض نسخوں میں انکار کیا ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ حدیث کی ایک روایت کے متعلق فرماتے ہیں: یہ منکر حدیث ہے۔

مجھے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے متعلق یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے۔ یعنی ابو معاویہ کی اعمش سے روایت جو وہ ابراہیم، معروف اور معاذ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں۔ باقی رہی اعمش کی روایت ابو وائل سے تو وہ محفوظ ہے۔ اسے اعمش سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

⑨ آپ رحمہ اللہ کا صحیح حدیث کو قبول کرنا اگرچہ یہ آپ کے امام مذہب کے مخالف ہو۔ یہ نکتہ انتہائی اہم ہے۔ اس لیے کہ بعض نے امام بیہقی رحمہ اللہ پر شافعی المسلک ہونے میں تعصب کا الزام لگایا ہے اور اس کی نسبت ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی رائے کی طرف کی ہے۔ آئندہ فصل میں اس کا ذکر تفصیل سے آئے گا۔

محدث کو اسی وقت حدیث کا مددگار سمجھا جائے گا جب وہ صحیح حدیث کے مقابلے میں اپنا مذہب چھوڑ دے۔ ان میں بعض سنت کا دفاع بھی کرتے ہیں اور اس کی طرف سے اس کے دشمنوں سے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ مقصد حاصل ہو جائے۔ اور اس کی خاطر ہر راستے پر چلتے ہیں حتیٰ کہ جب کسی صحیح حدیث سے اس کا مذہب معارض آ جائے یا اس کا امام اس حدیث کے مخالف ہو تو حدیث کو ترجیح دیتے ہیں۔

پھر اگر وہ حدیث میں باطل تاویلیں کرے اور اپنی گردن کو موڑ لے تاکہ اسے اس فائدے پر مجبور کرے جو اس کا امام کہتا ہے وگرنہ وہ اس حدیث کے رد یا ضعیف قرار دینے کی طرف مجبور ہو جائے۔ حتیٰ کہ اس کے ثقہ راویوں کو مجروح قرار دے اور مجروحین کو ثقہ اور اس میں ہر مشکل اختیار کرے۔

یہیں سے محدث کے علمی مرتبہ کے احترام کا صحیح بھاؤ معلوم ہو جاتا ہے۔ جب کہ وہ ترازو کو اپنے ہاتھ میں سیدھا رکھے۔ اور اپنی آنکھوں کو صحیح کو اختیار کرنے کے لیے متعین کرے اور اسی کا قول کرے اگرچہ اس کے امام کے مخالف ہو اور غیر صحیح کو رد کر دے اور اس کا قول کرنے سے رک جائے۔ اگرچہ اس کے امام نے اسے لیا ہو۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کا مسلک و مشرب:

امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتب کا مطالعہ کرنے والا یہ بات معلوم کر لیتا ہے کہ وہ حدیث کی مدد کرتے تھے اور اسی کا قول کرتے۔ اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ امام اس کے موافق ہے یا مخالف اور یہی چیز انہیں امام شافعی رحمہ اللہ کی مخالفت کی طرف لے گئی۔ ہم انہیں درج ذیل مباحث میں ذکر کرتے ہیں:

① جب امام شافعی رحمہ اللہ کسی حدیث کو صحیح قرار دینے میں متردد ہوتے قبول اور رد کے قرائن کے ان کے نزدیک برابر ہونے کی وجہ سے تو امام بیہقی رحمہ اللہ آتے، پھر قبول کے قرائن کو رد پر ترجیح دے دیتے اور اسے قبول کر لیتے جو گزر چکا کہ اگر ان کے امام کو تردد ہوتا تو وہ قبول کر لیتے۔ مثلاً اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے والی احادیث ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے امام شافعی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنی بعض کتب میں فرمایا: اگر اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے والی حدیث صحیح ہے تو میں بھی اسی کا قول کرتا ہوں اور اس میں دونوں طرح کی حدیثیں صحیح ہیں۔

ان میں ایک حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بکریوں کے گوشت سے وضو کریں؟ فرمایا: اگر چاہے تو کر لے وگرنہ چھوڑ دے۔ عرض کیا: کیا ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیں فرمایا: ہاں عرض کیا: کیا پھر ہم اونٹ کے گوشت سے وضو کریں؟ فرمایا: ہاں عرض کیا: کیا ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیں؟ فرمایا: نہیں۔

اور دوسری حدیث براء بن عازب ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹوں کے گوشت سے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے وضو کرو اور جب بکریوں کے گوشت سے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اس سے وضو نہ کرو۔ یہ اس بحث کی ایک مثال ہے۔

② دوسری بحث: جس وقت امام شافعی رحمہ اللہ کسی حدیث کے اپنے ہاں ثابت نہ ہونے کی وجہ سے متردد ہوتے ہیں تو امام بیہقی رحمہ اللہ آ کر اسے قبول کر لیتے ہیں جبکہ وہ حدیث ان کے ہاں ثابت ہو۔

مثلاً امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جنبی کے وضو کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اس بارے میں کوئی حدیث منقول ہو تو وہ ایسی ہوگی جس کی مثل ثابت نہیں ہے۔ لیکن امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے، پھر دوبارہ لوٹنے کا ارادہ ہو تو وضو کر لے۔ اسے مسلم نے صحیح مسلم میں ابوکریب سے نقل کیا ہے اور شعبہ نے عاصم احول کا اضافہ کیا ہے اور حدیث میں زیادتی کی ہے کہ ''یہ اس کے لیے لوٹنے میں چستی کا سبب ہے۔ پھر اس کے بعد اپنا قول ذکر کیا ہے کہ اگر امام شافعی رحمہ اللہ اس حدیث کا ارادہ کر لیتے۔ یہ صحیح سند والی ہے۔ جیسا کہ انہوں نے بچے اور بچی کے پیشاب کے درمیان فرق سے متعلقہ روایات کے باب میں وہ احادیث ذکر کی ہیں جو اس سے متعلق منقول ہیں۔ پھر فرمایا: بچے اور بچی کے پیشاب کے درمیان فرق والی احادیث سند سے ثابت ہیں جب بعض بعض سے مل کر تقویت کا سبب بنیں۔

گویا کہ وہ احادیث امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں ثابت نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے فرمایا: بچے اور بچی کے درمیان فرق سنت ثابتہ سے واضح نہیں ہے۔ پھر امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی جیسی احادیث کی طرف امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ گئے ہیں کہ انہوں نے بھی اپنی کتابوں میں اس سے متعلق کچھ روایت نقل کی ہیں۔ البتہ امام بخاری رحمہ اللہ نے مسح کی حدیث کو اچھا قرار دیا ہے۔

اور حدیث علی کے موقوع ہونے میں ہشام کو درست قرار دیا ہے۔ اس کے ساتھ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا فعل صحیح ہے جو اس بارے میں ہے۔ ان احادیث کے ساتھ جو گزر چکی ہیں اور بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنے کے بارے میں ثابت ہیں۔

اسی طرح آپ رحمہ اللہ نے مردوں کے زرد رنگ کا لباس پہننے میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مخالفت فرمائی ہے۔ اگرچہ وہ محرم نہ ہو۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: امام شافعی رحمہ اللہ نے مردوں کے لیے زعفرانی کپڑے کی ممانعت فرمائی ہے جب کہ زرد رنگ والے کو

جائز قرار دیا ہے۔ فرمایا: اور میں اس (مرد) کے لیے زرد رنگ والے کی اجازت دیتا ہوں اس لیے کہ میں کسی کو نہیں پاتا جس نے نبی ﷺ سے اس کی ممانعت نقل کی ہے۔ مگر وہ احادیث جو عموم سے نہی پر دلالت کرتی ہیں۔ پھر عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی۔ پھر امام شافعی رحمہ اللہ کی جانب سے معذرت کے ساتھ یہ بات بیان کی کہ اگر یہ احادیث امام شافعی رحمہ اللہ تک پہنچتیں تو وہ اس کے قائل ہو جاتے اور امام شافعی رحمہ اللہ نے مرد کے لیے حلال ہونے کی صورت میں زعفرانی رنگ والے کپڑے کو پہننے کی رخصت دی ہے۔ سو جب انہوں نے زعفرانی کپڑے کے بارے میں سنت کی اتباع کی ہے تو زرد کپڑے میں سنت کی پیروی کرنا بدرجہ اولی ضروری ہے۔ اسی طرح وہ حدیث جو آپ رحمہ اللہ نے کتاب الرسالۃ میں امام شافعی رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں: نبی ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ مقرر نہ کرے فرماتے ہیں: میں نے اسے ثابت شدہ محفوظ نہیں کیا۔ یہ اس حدیث کی مثل ہے کہ کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ اس حدیث کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث کئی وجوہ سے ثابت ہے پھر انہیں ذکر کیا۔

③ تیسری بحث: آپ رحمہ اللہ کا امام شافعی رحمہ اللہ کی حدیث کے رد کرنے میں علت کی مخالفت کرنا جسے امام شافعی رحمہ اللہ علت قادحہ قرار دیتے تھے اور آپ رحمہ اللہ غیر قادحہ۔ مثلاً مسئلہ تھویب: سو انہوں نے تھویب کے بارے میں منقول روایات اور آثار کے بعد فرمایا: یہی امام شافعی رحمہ اللہ کا قول قدیم ہے۔ پھر قول جدید میں انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔ میرا گمان ہے کہ ایسا حدیث بلال اور ابی محذورہ کے منقطع ہونے کی وجہ سے اور اس اثر کے منقطع ہونے کی وجہ سے جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور انہوں نے حدیث موصول میں رد نہیں کیا جو ابو محیریز عن أبي محذورہ ہے اور ان کا اس بارے میں قدیم قول زیادہ صحیح ہے۔ حارث بن عبید نے محمد بن عبدالملک بن ابی محذورہ سے عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت نقل کی ہے۔ اس میں ہے: جب صبح کی نماز ہوتی تو میں "الصلوۃ خیر من النوم" کہتا۔

اسی طرح آپ رحمہ اللہ کا حدیث بروع بنت واشق میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مخالفت کرنا جو اس مفوضہ کے بارے میں ہے جس کا خاوند دخول اور مہر مقرر کرنے سے پہلے فوت ہو جائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث بروع بنت واشق کا رد کر دیا اس اختلاف کی وجہ سے جو اس شخص کے تعین میں ہوا جس نے بروع بنت واشق کا قصہ نبی ﷺ سے نقل کیا ہے۔ حدیث کمزور نہیں ہے۔ اس روایت کی تمام اسانید صحیح ہیں۔

④ اسی طرح وہ مسئلہ جس میں امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث ابن عمر اور ابو سعید پر اعتماد کیا ہے یعنی جمع بین الصلوتین کے وقت ان میں سے دوسری اور فوت شدہ میں سے دوسری کے وقت اذان نہ دینا۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب مسافر کسی منزل میں جمع بین الصلوتین کرے اور وہ انتظار کرے کہ لوگ اس کی طرف اکٹھے ہوں۔ پھر دونوں نمازوں میں سے پہلی کے لیے اذان بھی دے اور اقامت بھی کہے اور دوسری کے لیے صرف اذان دے اقامت نہ کہے اور جب کسی جگہ میں جمع صلوتین کرے اور لوگوں کے جمع ہونے کا انتظار نہ کرے تو دونوں کے لیے اقامت کہے

لیکن اذان نہ دے۔

اور عرفہ، مزدلفہ اور خندق میں ان دونوں حالتوں کے اختلاف پر احادیث وارد ہوئی ہیں تو قول قدیم میں پہلی کے لیے اذان مستحب ہے، پس وہ دونوں مطلقاً ہیں؟ اور یہی زیادہ صحیح ہیں۔ سو حدیث خندق میں پہلی کے لیے اذان ہے اور حدیث ابن عمر پر اذان واقامت دونوں میں اختلاف کیا گیا ہے۔ سو امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس مثال میں اپنے امام کے پہلے قول کا رد کیا ہے۔ کیوں کہ ان کے لیے وہ علت مخفی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے حدیث کو رد کر دیا جاتا ہے یعنی اختلاف اور امام شافعی رحمہ اللہ اس علت پر مطلع نہیں ہوئے۔

اسی طرح وہ روایت جو مشرکین سے مدد طلب کرنے سے متعلق باب میں نقل کی گئی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے بعد بنو قینقاع کے یہود سے جنگ لڑی اور اس پر کہ صفوان بن امیہ فتح کے بعد حنین میں شریک ہوئے اور وہ مشرک تھے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کا ان دونوں دلیلوں کے بارے میں ایک موقف ہے۔ فرماتے ہیں: رہا صفوان بن امیہ کا حنین میں شریک ہونا اور صفوان مشرک تھے تو یہ مسئلہ اہل مغازی کے درمیان مرتب ہے اور اپنی سند کے ساتھ گزر چکا ہے۔ باقی رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوے میں بنو قینقاع کے یہود سے مدد حاصل کرنا تو اسے میں نہیں پاتا مگر حسن بن عمارہ کی حدیث میں اور وہ حکم بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور ضعیف ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قینقاع کے یہود سے مدد مانگی اور انہیں تھوڑا بہت دیا، لیکن ان کے لیے حصے مقرر نہیں کیے۔

ان چار مباحث کے مختصر تذکرہ کے بعد ضروری ہے کہ ہم یہ ذکر کر دیں کہ وہ محض چند مثالیں تھیں۔ ہم نے اس بارے میں تمام مسائل اور ان احادیث کا ذکر نہیں کیا جن میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنے امام، امام شافعی رحمہ اللہ کی مخالفت کی ہے۔ ہمارا مقصود محض ان اختلافات کی طرف اشارہ کرنا تھا اور ان مباحث کی توضیح کرنا تاکہ ہم ایک ہدف تک پہنچ جائیں اور وہ یہ کہ امام بیہقی رحمہ اللہ حدیث کی موافقت کرتے تھے۔ اور اسے اپنے مذہب کی یا دیگر مذاہب کی آراء کے لیے اہل قرار دیتے تھے۔ اس لیے کہ ان کا مقصد صحیح احادیث کی اتباع کرنا تھا اور وہ اس قصد میں پرواہ نہیں کرتے تھے کہ یہ ان کے امام کے مخالف ہے یا موافق۔ ان مثالوں میں جنہیں ہم نے ذکر کیا اور جنہیں ذکر نہیں کیا اس شخص کے خلاف واضح دلیل ہے جو کہتا ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ متعصب تھے۔

البتہ یہ مثالیں ہمیں یہ کہنے سے نہیں روک سکتیں کہ امام بیہقی رحمہ اللہ خطا سے معصوم نہیں تھے اور وہ کبھی کبھی تعصب میں بھی واقع ہوئے۔ لیکن یہ ان کی علامت و پہچان نہیں ہے اور یہ مناسب نہیں کہ ہم امام بیہقی پر تہمت لگانا شروع کر دیں۔ گویا کہ وہ اس کے علاوہ کے مستحق نہیں ہیں۔

سنن الکبریٰ میں امام بیہقی ؒ کا موقف:

① امام بیہقی ؒ اس کتاب کو ۴۰۵ھ میں جمع کرنا شروع ہوئے۔ اس کتاب کے ایک راوی زاہر بن طاہر بن محمد شامی فرماتے ہیں: ہمیں شیخ امام حافظ ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی ؒ نے میرے والد کی قراءت کے ساتھ شعبان ۴۰۵ھ میں نقل کیا۔ اوران کی تالیف ۴۳۲ھ کو مکمل ہوئی۔

چیف جسٹس جناب تقی الدین محمد بن حسین بن علی رزین نے فرمایا: میں نے امام حافظ ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی ؒ کے خط میں اصل نسخہ میں دیکھا، جس کی کتاب کے آخر میں انہوں نے لکھا ''میں اس سے بحمد اللہ پیر کے روز ۲۲ جمادی الآخرہ ۴۳۲ھ کو فارغ ہوگیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ امام بیہقی ؒ تقریباً ۲۷ سال اسے جمع کرتے رہے اوراس کے ابواب کو مرتب کرتے رہے اوراسے اپنے شاگردوں سے املاء کرواتے رہے اورظاہر ہے کہ امام بیہقی ؒ اس کتاب کو پڑھاتے تو بسا اوقات اس کی املاء کرواتے اور بعض اوقات ان پر پڑھی جاتی۔ یہ تقریباً زندگی بھر معمول رہا۔ ہماری راہنمائی اس سے بھی ہوتی ہے کہ وہ کبھی کبھی اپنی ثنایا میں ان بعض کتابوں کا حوالہ بھی دیتے جنہیں انہوں نے اس کے بعد جمع کیا ہے۔ مثلاً وہ بعض دفعہ دو کتابوں (الخلافیات اور المعرفۃ) کا حوالہ دیتے۔ جیسا کہ انہوں نے کتاب (الدعوات) کا حوالہ دیا اور کتاب (الأسماء والصفات) اور کتاب (دلائل النبوۃ) کا بھی۔

② انہوں نے اس کے لیے ایک طویل مقدمہ لکھا جس کو ایک مستقل کتاب کی شکل دے دی اوراس کا نام (المدخل إلی السنن) لکھا اوراس کے بارے میں فرمایا: پھر میں نے اللہ عزوجل کی مدد سے محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنتوں کی تخریج کی اوران آثار صحابہ کی جن کی طرف ہم محتاج ہیں اسی ترتیب پر، یعنی ترتیب مزنی پر چمڑے کے ۲۰۰ سے زیادہ اجزاء میں اور میں نے اسے ۱۲ جلدوں میں لکھا۔ سواس مجموعے سے صرف ایک حصہ باقی رہ گیا۔

باقی رہی کتاب السنن تو اس کی ابتداء انہوں نے اللہ کی حمد وثناء سے کی اوراس کے رسول ﷺ پر درود بھیجا۔ پھر کتاب کے ابواب میں شروع ہوگئے۔

③ انہوں نے اسے امام شافعی ؒ کی فقہ کے ابواب پر مرتب کیا۔ جیسا کہ اس کو امام مزنی شافعی نے اپنی مختصر میں مرتب کیا۔ شاید اس میں یہ راز ہے کہ اس مختصر نے شافعی مذہب میں جو عظیم شہرت حاصل کی تھی اورامام بیہقی ؒ اس کو پسند بھی فرماتے تھے۔ آپ نے اپنی اکثر کتب اسی ترتیب پر مرتب کیں۔ حتیٰ کہ اپنی کتاب ''نصوص الشافعی'' کو بھی اسی مختصر کی ترتیب پر رکھا۔

اور جیسے امام مزنی ؒ نے اپنی مختصر کی ابتداء باب الطہارۃ سے کی۔ پھر پانیوں کے احکام بیان کیے۔ اسی طرح امام بیہقی ؒ نے اپنی سنن میں کیا۔ سو کتاب الطہارۃ سے ابتدا کی، پھر پانیوں کے ابواب کو بیان کیا اور وہ کبھی کبھی اثناء کتاب مختصر کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ خصوصاً جب ان کے مخالف ہو۔ اور یہ چند جگہوں میں ہوا۔ جیسا کہ انہوں نے کتاب ''کسب الإماء اور کسب الرجل اور قسم الغنیمۃ في دار الحرب میں کیا۔ جیسا کہ انہوں نے بعض ان ابواب کو جو احکام کی احادیث کے لیے قائم

کیے گئے ہیں شیخ ابو العباس طبری کی ترتیب پر رکھا اور یہ کتاب النکاح میں ہے۔

ان روایات کے ابواب کا مجموعہ جن میں رسول اللہ ﷺ کی ان خصوصیات کا بیان ہے۔ جن پر آپ سختی سے عمل پیرا رہے اور آپ کے علاوہ کے لیے وہ مباح ہیں۔ یہ صاحب تلخیص ابو العباس احمد بن محمد طبری کی ترتیب ہے۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن کو کتب میں تقسیم کیا ہے اور کتب کو ابواب میں اور اکثر ابواب کے تحت بہت کم احادیث ذکر کی ہیں حتیٰ کہ بعض ابواب کے تحت صرف ایک حدیث لائے یا بعض اوقات بالکل حدیث ہی ذکر نہ کی۔ بلکہ وہ باتیں بیان کر دیں جن کے ذریعے گزشتہ احادیث کی تفسیر مقصود ہوتی ہے۔ اور بہت کم انہوں نے باب کو فصل کا نام دیا۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے یہ احسان فرمایا کہ رقاق، مواعظ، اخلاق کی احادیث کو بھی احکام کی احادیث کے ساتھ بیان فرمایا۔ جیسا کہ انہوں نے حضانۃ کے ابواب میں نیکی اور صلہ رحمی کی احادیث کو بھی بیان کر دیا ہے۔ اور اجازت طلب کرنے کی احادیث کو حدود کے ضمن میں۔ اور فضائل کی بہت سی احادیث کو کتاب قسم الفیٔ میں اور امر بالمعروف و نھی عن المنکر کی احادیث کو کتاب أدب القاضی میں بیان فرمایا۔

جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے کتب اور ابواب کے درمیان مناسبت قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کی کتب کا قاری کتاب ختم ہونے سے پہلے ہی انتہاء کے قریب ہونے کو سمجھ جاتا ہے اور یہ بھی کہ اس کے ساتھ والی کتاب کون سی ہے۔ یہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی دقت نظر اور حسن ترتیب کی وجہ سے ہوا۔ مثلاً دیکھو! کتاب الطھارۃ اور کتاب الصلوۃ کے درمیان مناسبت کیسے فرمائی۔

سنو انہوں نے کتاب الطھارۃ کے آخر میں باب مایفعل من غلبۃ الدم من رعاف أو جرح ذکر کیا اور اسے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کے اثر پر ختم فرمایا جو اس نکسیر والے کے بارے میں ہے جو رکتی نہ ہو تو وہ اپنا ناک بند کرے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

④ اسی طرح آپ رحمہ اللہ نے احادیث کے درمیان مناسبت کی بھی رعایت رکھی ہے۔ اس طور پر کہ کسی بھی باب کی آخری حدیث آپ کو اگلے باب کی پہلی حدیث تک پہنچا دے گی۔ مثلاً انہوں نے باب قتل الرجل بالمرأۃ کے آخر میں وہ حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ ایک یہودی نے ایک مسلمان بچی کو قتل کر دیا۔ پھر اسے اس کے بدلے میں قتل کیا گیا اور اس کے بعد وہ باب لائے جس میں ہے کہ اس میں دین کے مختلف ہونے کی وجہ سے قصاص نہیں ہے۔

اسی طرح کتاب الایمان میں باب اسماء اللہ عزوجل ذکر کیا اور اس کے آخر میں امام شافعی رحمہ اللہ کا قول لائے کہ جس نے اللہ کے نام سے قسم اٹھائی پھر حانث ہو گیا تو اس پر کفارہ ہے؛ کیوں کہ اللہ کا نام مخلوق نہیں ہے اور اس قول کو اس باب کے حوالے سے ذکر کر دیا جو اس کے بعد ہے یعنی باب کراھیۃ الحلف بغیر اللہ عزوجل۔

⑤ اور کبھی کبھی امام بیہقی رحمہ اللہ کتاب کے ابواب میں سے ہر باب کے لیے اس کی کثرت کی وجہ سے ایک عنوان قائم کرتے ہیں جو اس باب میں جمع شدہ کسی ایک حدیث یا کئی احادیث و آثار اور لغویات کا عنوان ہوتا ہے۔

اور باب کا عنوان درحقیقت محدث کی شخصیت کا مظہر ہوتا ہے اور اس کی فقاہت پر دلیل ہوتا ہے۔

اور مناسب ہے کہ ہم اس میدان میں امام بیہقی رحمہ اللہ کو امام بخاری رحمہ اللہ کے مثل قرار دیں۔ اگرچہ امام بخاری ان سے کم ابواب کو تقسیم کرتے تھے اور عنوانات بھی کم ذکر کرتے تھے۔ اور ہم جلد ہی اس بات کو ذکر کریں گے کہ ہمارے ان تراجم کو پڑھانے کے نتیجے میں یہ بات واضح ہو جائے گی کہ وہ بہت کم کسی باب کو بغیر ترجمہ کے چھوڑتے تھے اور بہت کم کوئی یہ کہے گا کہ باب ہے اور عنوان نہیں ہے۔ جیسا کہ وہ کبھی کبھی باب کا عنوان ذکر کرتے ہیں لیکن اس کے نیچے کوئی حدیث ذکر نہیں کرتے۔

مثلاً ان کا قول باب: من احتاج إلى تغطية رأسه أو مخيط أو إلى دواء فيه طيب فعل ذلك للضرورة و افتدى۔ حضرت کعب بن عجرہ کی حدیث اور اس بارے میں ابن عمر اور ابن عباس کی روایات منقول ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کے تراجم دراصل مسائل فقہیہ یا ان کے احکام ہوتے ہیں اور ان کے ضمن میں آنے والی احادیث اُن کے دلائل۔ مثلاً ان کا قول ہے۔ باب الدليل على ان تارك الصلوة يكفر كفرا يباح به دم ولا يخرج به عن الايمان اور فرمایا: باب مايستدل به على وجوب ذكر النبي ﷺ في الخطبة اور عنوانات اکثر اوقات امام بیہقی رحمہ اللہ کے اختیار اور رائے سے تعبیر ہوئے ہیں۔

جیسے ان کا قول: باب ترك الوضوء مما مست النار اور فرمایا: باب التوضأ من لحوم الإبل اور فرمایا: باب من كره صوم الدهر ولستحب القصد في العبادة لمن يخاف الضعف على نفسه سو ترجمہ میں یہ قید اس کے لیے ہے جو اپنے نفس پر ضعف کا خوف کھائے۔ یہ باب کی احادیث کی توجیح اور انہیں سمجھنے کے لیے واضح دلیل ہے اور یہ بھی سمجھ میں آیا کہ بعض نے اس میں مخالفت کی ہے جیسا کہ گزر چکا کہ ہم نے ذکر کر دیا۔

اور چونکہ کتاب السنن ان احادیث کو بھی ذکر کرتی ہے جن سے دیگر مذاہب کے مخالفین بھی استدلال کرتے تھے۔ سو ہم انہیں پاتے ہیں کہ وہ ان کے لیے عنوان قائم کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے فرمایا: باب من قال: لا يقرء خلف الامام على الاطلاق۔ پھر فرماتے ہیں: باب من يقرء خلف الامام فيما يجهر فيه بالقراءة بفاتحة الكتاب وفيما يسر فيه بفاتحة الكتاب فصاعدا۔ اور یہی سنت کا صحیح قول ہے اور زیادہ محتاط بھی ہے۔ باقی رہی ان عنوانات کی لغت تو بعض تو حدیث کا کوئی جز ہیں یا کتاب اللہ کی کوئی آیت ہیں یا کوئی ادبی عبارت ہیں۔ وہ اس کی کوشش کرتے تھے کہ اس چیز کا تکرار نہ ہو جو ماقبل میں گزر چکی ہے۔ اگرچہ اس کا مضمون اس کے قریب ہو جیسا کہ ادباء کا طریقہ ہے۔

سو وہ باب جس کا عنوان اس کی حدیثوں میں سے کوئی حدیث ہو۔

فرمایا: "باب من تلوم ما بينه و بين آخر الوقت رجاء وجود الماء" یہ عنوان رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے لیا ہے: "اذ أجنب الرجل في السفر تلوم ما بينه و بين آخر الوقت فإن لم يجد تيمم وصلى ......" اور وہ باب جس کا عنوان قرآنی آیت ہو۔ فرمایا: باب وَلَنْ تَسْتَطِيعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ [النساء ۱۲۹]

اور فرمایا: باب الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ [النور ۳] اور وہ ابواب جن کے عنوان میں مشکل ہو تو ان کو ہلکے سے اختلاف سے تعبیر کیا جاتا ہے جو ابواب میں پایا جائے۔ اس لیے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ اس چیز کو ثابت سمجھتے تھے جو ان کے ہاں مستحق ہو اور وہ عبارت میں اس نوعیت کو تلاش کرتے تھے اور ابواب میں تجدید کی جاتی تھی۔

جیسا کہ مجتہدین اور ادباء کا طریقہ ہے۔ مثلاً فرمایا: باب تفریق الوضوء پھر فرماتے ہیں: باب الترتیب في الوضوء یا فرماتے ہیں: باب لیس علی النساء اذان ولا اقامة پھر فرماتے ہیں: باب اذان المرأة وإقامتها لنفسها و صواحباتها یا فرماتے: باب افتتاح القراءة في الصلاة ببسم الله الرحمن الرحیم والجهر بها إذا جهر بالفاتحة پھر فرماتے: باب من قال لایجهر بها۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کی اپنے عنوانات میں اس قدر باریک بینی کے باوجود کہ ہر عنوان گویا کہ فقہ شافعی کے مسائل میں سے ایک مسئلہ کے قائم مقام ہوتا تھا۔ پھر بھی بعض عنوانات اس باریک بینی کے خلاف ہیں۔ لیکن یہ چند جگہیں ہیں اور کوئی تعجب کی بات بھی نہیں ہے۔

کیونکہ خود امام بخاری رحمہ اللہ کے عنوانات حالانکہ وہ شیخ المحدثین تھے۔ علماء کے اختلاف کی جگہ میں تھے۔ ان احادیث کی مناسبت میں جو اس میں شامل ہیں۔

سب سے پہلی وہ چیز جسے ہم یہاں ان تراجم پر لکھیں گے یہ ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ بہت کم عنوان کو بھولتے ہیں۔ اور ہم نے اس کی طرف ابھی اشارہ کر دیا ہے۔ اور بہت کم وہ ایسا عنوان قائم کرتے جس سے ان احادیث کی مناسبت بعید ہوتی جو اس میں ہیں۔ مثلاً فرمایا: باب مایستدل به علی وجوب التحمید یعنی جمعہ کے دن خطبہ میں حمد واجب ہونے کی دلیل۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں شہادۃ نہ ہو تو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔ ہم امام بیہقی رحمہ اللہ سے پوچھتے ہیں: اس حدیث اور عنوان کے درمیان کیا مناسبت ہے۔ سو ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں تحمید کے وجوب پر دلیل نہیں ہے بلکہ اس میں شہادت کے وجوب پر دلیل ہے۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ خود بھی بعض اوقات حدیث کی عنوان سے عدم مناسبت کو محسوس فرماتے تھے۔ مثلاً باب عدد المؤذنین میں سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا: جمعہ کے دن تیسری اذان کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا، پھر اس پر یہ کہتے ہوئے تعلیق فرمائی: یہ حدیث اذان دینے کے بارے میں ہے، مؤذن کے بارے میں نہیں اور کبھی کبھی عنوان امام بیہقی رحمہ اللہ کی مراد واضح کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ مثلاً فرمایا: باب الشهود یشهدون علی رؤية الهلال آخر النهار أفطروا ثم خرجوا إلی عیدهم من الغد اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی مراد ان کا تیسویں روزے کو دن کے آخر میں گواہی دینا ہے کہ انہوں نے گزشتہ رات کا چاند دیکھا ہے۔

اور کبھی کبھی عنوان اپنی مرویات سے زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ مثلاً فرمایا: باب الإمام یعلمهم في خطبة عیدالاضحی کیف ینحرون۔ وأن علی من نحر قبل أن یجب وقت نحر الإمام أن یعید۔ اس کے ساتھ نحر کی کیفیت کے حوالے سے ایک حدیث بھی ذکر نہیں کی۔ اور شاید ان کا یہ عذر ہو کہ اس چیز کا ذکر ہے جو امام پر واجب ہے کہ ان کے لیے ذکر کرے، کیفیت نحر کے

درپے نہ ہو؛ اس لیے کہ اس کے لیے انہوں نے مستقل باب قائم کیا ہے۔

⑥ اور ان کا طریقہ اس کتاب میں یہ بھی ہے کہ وہ احادیث کو مکرر لائے ہیں جب کہ اس سے استنباط ممکن ہو اور شاید اس تکرار میں وہ امام بخاری رحمہ اللہ کے مشابہ ہیں۔ اس تکرار نے کتاب کے حجم میں اضافہ کر دیا ہے سو یہ احادیث کے دو سو جزء ہو گئے جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ ہمیشہ حدیث میں استشہاد کی جگہ ذکر کرنے پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ مکمل حدیث ذکر کرتے تھے۔ جیسا کہ حدیث بئر بضاعۃ کا تکرار باب: الطهر بماء البئر میں۔ پھر اسی حدیث کو باب صفة بئر بضاعة میں دوبارہ لائے ہیں۔ اسی طرح آپ رحمہ اللہ حدیث ماعز رضی اللہ عنہ کو کتاب الحدود کے تین ابواب میں لائے ہیں۔

⑦ کبھی کبھی آپ رحمہ اللہ حدیث کو سند کے اختلاف کے ساتھ بھی ذکر کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھی کسی ایک جگہ میں اس کی تصریح بھی فرما دیتے ہیں۔ جیسے فرمایا: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغیوں سے قتال کرنے میں رغبت کی اور وہ حدیث ذکر کی جو کتاب کے شروع میں ذکر کر چکے تھے۔ پھر فرمایا: ہم یہاں یہ حدیث دوسری سندوں سے ذکر کر رہے ہیں۔

⑧ اسی طرح ان کا طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ کتب کے آغاز میں تمہیدات بھی ذکر کرتے ہیں کہ عنقریب وہ اس میں احکامِ فقہیہ کی احادیث ذکر کریں گے اور ان تمہیدات کی وجہ سے پڑھنے والے کو ان احادیث کی اہمیت معلوم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ مثلاً ان کا کتاب الجنائز کے لیے تمہید باندھنا کہ اس کے پندرہ ابواب ہیں۔ یہ دنیوی زندگی میں امیدوں کو کم کرنے کے لیے ہے اور اس لیے کہ موت کی تیاری کرنا ضروری ہے اور بیماریوں اور وباؤں پر صبر کرنا اور اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا اور مریض کی تکلیف اور اچانک موت آ جانا اور مریض کی عیادت کرنا اور ان کو بار بار ذکر کیا اور مریض پر ہاتھ رکھنا اور اس کے لیے دعا کرنا اور اس کا حال دریافت کرنا اور اس کو تسلی دینا مستحب ہے اور مسلمان کا غیر مسلم کی عیادت کرنا یہاں تک کہ ان تمہیدی ابواب کو باب "مايستحب من تلقين الميت إذا حضر" پر ختم کر دیا اور یہ جنائز کی احادیث کے عین مناسب ہے۔

اسی طرح آپ رحمہ اللہ نے کتاب النکاح کی احادیث کی بعض تمہیدات کو مقدم کر دیا لیکن امام بیہقی رحمہ اللہ پر عیب کی بات یہ ہے کہ محدثین کے بقول حدیث کی ادنیٰ مناسبت سے بھی حدیث لے آتے ہیں۔ لیکن ایسے مقامات بہت کم ہیں مثلاً آپ رحمہ اللہ "كتاب الضحايا" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حجامت والی حدیث لے آئے ہیں اور رگوں کو کاٹنے اور داغنے کا جواز بیان کیا ہے جب کہ ضرورت ہو اور دوائی کا جواز اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ادویات اور مریض کے لیے کھانے پینے کا مکروہ نہ ہونا اور دم کے جواز ذکر کیا اور تعویذات کا باب باندھا۔ ان تمام کی مناسبت کے بعید ہونے کے باوجود کتاب الضحایا میں ذکر کیا۔ اسی طرح اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت کی مناسبت سے کتاب السیر والجہاد میں بھی ذکر کیا۔ پھر ذکر اللہ کے بارے میں گفتگو کی اور یہ سیر و جہاد سے دور نہیں ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں ارشاد فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [الانفال ٤٥] لیکن اللہ کے راستے میں روزے کی فضیلت کو ذکر کیا جبکہ اس کی سیر و جہاد سے مناسبت بعید ہے۔

السنن الکبریٰ کی خصوصیات

سنن کبریٰ کی خصوصیات بہت زیادہ ہیں۔ ہم انہیں تین انواع میں ذکر کریں گے۔

① سند میں خصوصیات ② متن میں خصوصیات ③ سند اور متن کے علاوہ میں خصوصیات

① سند کی اہم خصوصیات:

ا- متعدد اسناد ذکر کرنا اور یہ ایسا معاملہ ہے جس سے احادیث کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے جیسا کہ وہ کبھی کبھی ان احادیث میں بھی ہوتا ہے جن کو وہ بعض ایسے طرق سے بھی نقل کرتے ہیں جو بذاتِ خود قوی ہوتے ہیں اور السنن الکبریٰ کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں منقول ہوتی ہیں۔

مثلاً انہوں نے حدیث ابی قتادہ اور ان کا بلی کی طرف برتن ٹیڑھا کرنا باب "سؤر الهرة" میں چھ طرق سے نقل کیا ہے۔ اسی طرح باب "إفراد الإقامة" میں حدیث انس کو نقل کیا۔ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دو دو مرتبہ کہے اور اقامت ایک ایک مرتبہ یعنی نبی ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ یہ حدیث گیارہ طرق سے منقول ہے اور کبھی کبھی ان سندوں میں جنہیں امام بیہقی رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں وہ روایت بھی ہوتی ہے جو کسی مدلس کے طریقے سے منقول ہوتی ہے۔ تو اس کی صراحت کر دیتے ہیں اور اس کے علاوہ کی صراحت نہیں کرتے۔ مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ رات کے شروع میں سو جاتے تھے اور آخر میں اٹھ جاتے تھے۔ پھر اگر انہیں اپنے اہل کی طرف کوئی حاجت ہوتی تو اسے پورا کرتے۔ پھر قیام کرتے جبکہ ابھی پانی کو نہ چھوا ہوتا۔ سو امام بیہقی رحمہ اللہ نے یہ حدیث متعدد طرق سے نقل کی ہے ان میں سے ایک عن أبي اسحاق السبيعي عن الأسود ہے اور ابو اسحاق مدلس ہے۔ اسی وجہ سے امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ایک دوسرے طریق سے نقل کیا ہے اور اس میں ابو اسحاق کے اسود سے سماع کی تصریح کی ہے اور یہ زہیر عن أبي اسحاق کے طرق سے ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے اسود بن یزید سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا اور وہ میرے پڑوسی اور دوست تھے۔ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق روایت فرمائی۔ سو ابو اسحاق نے اس طریق میں اپنے سماع کو بیان فرمایا ہے اور مدلس جب مروی عنہ سے اپنے سماع کو بیان کر دے اور وہ ثقہ بھی ہو تو اس کے رد کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

اسی طرح کبھی کبھی کوئی حدیث اس کے علاوہ میں منقطع ہوتی ہے جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ اسے متصل ذکر کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ ابو ثعلبہ خشنی کی حدیث شکار کے حکم میں سوائے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی سند سے روایت کیا، یعنی عن أبي قلابة عن أبي ثعلبة پھر امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی ایسے ہی روایت کر دیا جیسے امام بخاری رحمہ اللہ نے کیا تھا۔

پھر دوبارہ اسے اپنی سند سے روایت کیا، یعنی عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أبي أسماء عن أبي ثعلبة سے۔ پھر فرمایا: اسے ایک جماعت نے ایوب اور خالد سے مرسل روایت کیا ہے اور سند میں نام ذکر نہیں کیے۔

اور کبھی حدیث اس کے علاوہ میں موقوف ہوتی ہے جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ اسے اس میں مرفوع ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً وہ حدیث جو باب من شك في صلاته أصلي ثلاثا أو اربعا میں ذکر کی۔ پھر اسے اپنی سند سے روایت کیا، یعنی عن أبي إسماعيل۔ حدثنا أيوب بن سليمان بن بلال، حدثنا أبوبكر بن أبي أويس، عن سليمان بن بلال عن عمر بن محمد بن زيد بن عبدالله بن عمر، عن سالم بن عبدالله عن عبدالله بن عمر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ تین رکعات پڑھیں یا چار تو وہ اچھی طرح رکوع کرے اور سجدے کرے، پھر سہو کے دو سجدے کرلے۔ پھر فرمایا: اس کے راوی ثقہ ہیں۔ لیکن اسے امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا میں موقوف ذکر کیا ہے۔ اوران روایات میں سے جنہیں امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن میں مرفوع ذکر کیا ہے اور امام مالک وغیرہ نے موقوف ذکر کیا ہے۔ وہ روایت ہے جسے امام بیہقی رحمہ اللہ نے باب الدعاء بين الأذان میں ذکر کیا ہے۔ یعنی یہ حدیث کہ دو چیزیں ایسی ہیں جنہیں رد نہیں کیا جاتا: اذان کے وقت اور جنگ کے وقت دعا کرنا جب لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسے زمعی نے مرفوع قرار دیا ہے، یعنی موسیٰ بن یعقوب زمعی نے۔ جو سند کے ایک راوی ہیں اور مالک بن انس نے اسے موقوف ذکر کیا ہے۔

اسی طرح حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا التحیات سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ نماز کے پہلے تشہد میں اور اس کے درمیان میں یہ پڑھتے: بسم الله الرحمن الرحيم ...... التحيات لله لیکن امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا میں اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک موقوف کیا ہے۔ پھر فرمایا: آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بسم الله الرحمن الرحيم التحيات لله...... علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ حدیث مرفوع روایت کی گئی ہے۔ امام حسنی نے اسے اپنی مسند میں نقل کیا ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے۔

(ب) اور سنن کبریٰ کی سند میں خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کبھی کبھی مبہم آدمی کا نسب بیان فرماتے ہیں اور کوئی شک نہیں کہ یہ ایک مفید عمل ہے۔ مثلاً انہوں نے ایک سند ذکر کی یعنی عن سالم بن أبي الجعد عن أخيه عن ابن عباس پھر فرمایا: میں نے احمد بن علی اصبہانی سے سالم کے اس بھائی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: عبدالله بن أبي الجعد۔

اور کبھی کبھی سند میں ایک سے زیادہ راوی کی تفسیر کرتے ہیں: پھر سند ذکر کرتے ہیں عن عبدالرحمن بن حرملة عن أبي ثفال المري عن رباح عبدالرحمن بن أبي سفيان بن حويطب وہ فرماتے ہیں: مجھے میری دادی/نانی نے اپنے والد سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:...... الحدیث۔

پھر امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: ابوثفال المری کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ثمامہ بن وائل ہے اور دوسرا قول ثمامہ بن

حصین کا ہے اور رباح کی دادی اسماء بنت سعید بن زید بن عمر بن نفیل ہے، جیسا کہ اس نے تفسیر بیان کی جس کا لقب زبیدی ہے۔
پھر فرمایا: وہ محمد بن ولید بن عامر ہے۔

اسی طرح عبداللہ بن بحینہ کا نسب بیان کیا، فرمایا: وہ عبداللہ بن مالک بن قشبی ہیں۔ ان کا تعلق ازدِ شنوءۃ سے ہے۔
اسی طرح ذی شمالین اور ذی الیدین کے درمیان تشابہ کے اشکال کو ختم کیا اور فرمایا: ذوالیدین کا نام خرباق ہے اور وہ نبی ﷺ کے بعد بھی زندہ رہے۔ جبکہ ذوالشمالین تو ابن عمرو بن فضلہ بن غشیان ہیں اور وہ بدر میں شہید ہوئے۔

(ج) اور اس کی سند میں خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کبھی کبھی ایک راوی سے دو روایتیں ذکر کرتے ہیں۔ ایک منقطع دوسری موصول یا ایک موقوف اور دوسری مرفوع۔

سو جس میں ایک مرتبہ راوی کے انقطاع اور دوسری مرتبہ وصل کی صراحت کی اس کی مثال یہ ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی سند سے سعید بن میتب سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے سعد سے فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ آنے کے چھ ماہ بعد تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ یہ موصول ہے۔ پھر لوٹے اور اسے سعید بن میتب سے مرسل روایت کیا اور سعد کا ذکر نہیں کیا۔

اور اس جیسی صورت میں فائدہ واضح ہے؛ اس لیے کہ یہ مرسل کی قوت کی طرف اشارہ کرتا ہے اور یہ بھی کہ اس کی اصل متصل ہے، سو اسے قبول کر لیا جاتا ہے۔ اور اس کی مثال جس کے سماع کی راوی دو جہتوں سے صراحت کرے کبھی موقوف اور کبھی مرفوع، وہ ہے جسے امام بیہقی رحمہ اللہ نے التعوذ بعد الافتتاح میں بیان کیا ہے۔ سو اسے پہلے اپنی سند (عطاء بن سائب عن أبی عبدالرحمن السلمی عن عبدالله بن مسعود) سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو فرماتے: أعوذ بالله ...... اور حدیث ذکر کی۔ پھر دوبارہ اسے اپنی سند (عن عطاء ایضاً عن أبی عبدالرحمن عن ابن مسعود) کے ساتھ نقل فرماتے ہیں کہ آپ نماز میں شیطان مردود سے پناہ مانگتے تھے۔

(د) اور سند ہی کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی اسانید میں راویوں کی تعداد میں زیادتی ذکر کی جاتی ہے اگر پائی جائے اور زیادتی سند کو عمدہ بنا دیتی ہے جیسا کہ ایک راوی کا کم ہونا تقصیر کا باعث بنتا ہے۔ مثلاً امام بیہقی رحمہ اللہ اپنی سند کے ساتھ حوثرہ بن اشرس سے جو ابو عامر العدوی سے اس سند سے نقل فرماتے ہیں۔ حدثنا حماد بن سلمة عن شعبة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ ﷺ غسل کر لیتے تھے...... الحدیث۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سند کو حوثرہ بن اشرس نے عمدہ کر دیا ہے۔ اور بعض نے تقصیر کی ہے۔ پھر فرمایا: عن رجل اور شعبہ نے نام نہیں لیا اور بعض نے مرسل قرار دیا اور اپنی سند میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح وہ روایت جو باب ما روی فی بول الصبی والصبیۃ میں منقول ہے اسے اپنی سند عن علی بن صالح عن سماك بن حرب عن قابوس عن أبيه سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ام فضل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی...... الحدیث۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے قابوس سے روایت کیا ہے۔ ام فضل

فرماتی ہیں: أبیه کا ذکر نہیں ہے اور امام بیہقی نے جو ذکر کیا ہے اس سے اس کی سند میں عمدگی آ گئی ہے۔ مگر قابوس کا ام فضل سے سماع ثابت ہے۔

(ھ) اسی طرح اس کی ایک سندی خصوصیت یہ بھی ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کبھی کبھی بعض راویوں کا حال بھی بیان کرتے ہیں۔ جیسے اضطراب اور شک اور راوی کے اضطراب کو یا شک کو پہچاننا یا سلامتی کو، یہ ایک اہم معاملہ ہے جس کی ترجیح کے وقت ضرورت پیش آتی ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ ثابت کرنے والا اپنے غیر سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

سو راوی کا اضطراب جسے امام بیہقی رحمہ اللہ نے باب مس الإباط میں بیان کیا ہے کہ زہری سے منقول ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ أبو بکر حمیدی سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا، وہ سفیان بن عیینہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھ رہے تھے، یعنی ہم نے رسول اللہ کے ساتھ کہنیوں تک تیمم کیا۔ پھر سفیان نے کہا: میں اسماعیل بن اُمیہ کے پاس حاضر ہوا۔ وہ زہری کے پاس آئے۔ پھر فرمایا: اے ابوبکر! لوگ آپ کی دو حدیثوں کا انکار کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: وہ کون سی؟ فرمایا: ① تيممنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى المناكب تو زہری نے فرمایا: أخبرنيه عبيدالله بن عبدالله عن أبيه عن عمار قال: تيممنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى المناكب۔ اسماعیل نے فرمایا: دوسری مس الإباط میں حدیث عبداللہ تو زہری اس سے خاموش ہو گئے۔ گویا وہ اس کا انکار کر رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا یہ وہی ہے؟ تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ پھر میں عمرو بن دینار کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں یہ مجھے زہری نے عبید اللہ سے نقل کی...... امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مس الإباط کی حدیث مرسل ہے اور امام زہری رحمہ اللہ نے اسے بیان کرنے کے بعد اس کا انکار کر دیا۔ اور اضطرابِ راوی میں سے وہ روایت بھی ہے جو امام بیہقی رحمہ اللہ نے بیان کی، یعنی حدیث شعبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی کے پاس اس کی حالت حیض میں آئے۔ فرمایا: وہ آدھا دینار صدقہ کرے۔ شعبہ اس حدیث کو کبھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کرتے ہیں اور کبھی ابن عباس تک موقوف رکھتے ہیں اور جب انہیں کہا گیا: آپ اسے مرفوع قرار دیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: میں پاگل تھا، پھر میں درست ہو گیا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شعبہ نے اس کے مرفوع ہونے سے رجوع کر لیا۔ اور اسے ابن عباس کا قول قرار دیا۔

باقی رہا راوی کا شک کرنا تو اس کی مثالیں اسناد کے دوران بہت سی ہیں۔ مثلاً کبھی تو راوی کے بارے میں شک دوسرے راوی کے نام کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیسے راوی کا حدیث النضح بعد الوضوء کے درمیان شک کرنا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عن منصور عن مجاهد عن سفيان بن الحكم يا الحكم بن سفيان سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب فرماتے تو وضو کرتے اور چھینٹے مارتے۔ پھر دوبارہ اسے اپنی سند عن منصور عن مجاهد عن رجل يقال له الحكم أو أبو الحكم من ثقيف عن أبيه کے ساتھ نقل فرمایا۔ سو واضح ہے کہ مجاہد راوی کے نام میں شک کر رہے ہیں کہ کیا وہ سفیان بن حکم ہے یا حکم بن سفیان یا وہ ایسا آدمی ہے جس کا نام حکم یا ابو الحکم ہے۔ سو یہ بات بلا تردد مجاہد کی روایت کو ضعیف کر رہی

ہے اور وہ اسے اس کے علاوہ روایات کے سامنے مقارنت کے وقت ٹھوس ثبوت کے وقت پیش نہیں کر سکتے۔ اس لیے کہ شک نہ کرنے والا شک کرنے والے سے بہتر ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے حدیث میں روایات کے درمیان ترجیح کے وقت امام بیہقی رحمہ اللہ کے طریقہ کو بیان کیا ہے۔

اور کبھی کبھی شک راوی کی طرف سے متن کے الفاظ میں ہوتا ہے۔ یہاں امام بیہقی رحمہ اللہ کی مراد یہ ہے کہ راوی شک کرنے والا ہو اور لفظ بھی اس میں مشکوک ہو حتیٰ کہ یہ ترجیح کے وقت معتبر ہوگا۔

عوف بن أبی جمیلہ نے عمران بن حصین کی حدیث میں شک کیا، جو باب: غسل الجنب و وضوء المحدث إذا وجد الماء بعد التیمم میں ہے۔ عمران بن حصین نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا ضیر یالا ضور۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: عوف کو شک ہے جیسا کہ قرہ بن خالد کو اس روایت میں شک ہے جو انہوں نے محمد بن سیرین سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کی طہارت یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھوو، پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ اور بلی کی وجہ سے ایک یا دو مرتبہ۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: قرہ کو شک ہے جیسا کہ محمد بن أبی عدی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں شک ہے کہ امام ضامن ہے اور مؤذن ضامن ہے۔ اللہ اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنین کی مغفرت کرے یا فرمایا: اللہ اماموں کو معاف کرے اور مؤذنوں کو ہدایت دے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن أبی عدی کو شک ہے یہ اور آخری مثال میں ملاحظہ کیا جائے کہ راوی کا متن کے الفاظ میں شک کرنا شک یا عدم شک کا فقہی حکم کے اعتبار سے فائدہ نہیں دیتا۔ لیکن وہ راویوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو ادا کرنے میں انتہائی باریکی کا اہتمام کرنے پر دلالت کرتا ہے اور تابعداری سے نکلنا آپ پر جھوٹ باندھنا ہے۔

② متن کی خصوصیات:

سنن کبریٰ دیگر کتب سے متون کی جہت سے کئی امور کی وجہ سے ممتاز ہے۔ ان میں سے اہم یہ ہیں۔

(أ) کبھی کبھی حدیث کا متن دیگر کتب میں مختصر ہوتا ہے جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ اسے لمبا لے آتے ہیں۔

کبھی کبھی اس زیادتی میں جو وہ ذکر کرتے ہیں فقہی اعتبار سے فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً انہوں نے اپنی سند سے نافع سے روایت کیا کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر کی بیوی صفیہ بنت أبی عبید اللہ کو دیکھا جو اپنی چادر کو کھینچ رہی تھی، پھر اپنے سر کا پانی کے ساتھ مسح کر رہی تھی اور نافع اس وقت بچے تھے۔ پھر دوبارہ اسے اپنی سند سے روایت کیا، یعنی عن ابی وهب عن مالك عن هشام بن عروة کہ ان کے والد پگڑی کو ہٹا دیتے اور پانی کے ساتھ اپنے سر کا مسح کرتے۔ پھر فرمایا: اس تمام میں ظاہر کتاب کے ساتھ دلالت ہے، یعنی "امسحوا برؤسكم" [المائدہ ٦] کہ حدیث میں اختصار راوی کی جانب سے ہے جس کی ہمیں أبو عبداللہ حافظ نے خبر دی۔ پھر اپنی سند کو بلال رضی اللہ عنہ تک ذکر کیا۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ مختصر ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کی روایت اس سے زیادہ مکمل ہے کیونکہ اس میں عمامہ کو اتارنے اور سر کا مسح کرنے کا

ذکر ہے۔

اور اس زیادتی میں ایک فقہی حکم ہے جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ چادر یا پگڑی پر مسح کرنے پر اکتفاء نہ کیا جائے، اور یہ کہ سنت سر پر مسح کرنا ہی ہے۔ اور کبھی کبھی حدیث میں زیادتی فضیلت یا جماعت کی صورت میں ہوتی ہے۔ جیسے اس حدیث میں جسے امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی سند سے زید بن خالد جہنی سے روایت کی۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کو افطار کروایا تو اس کے لیے اس کے عمل کے برابر اجر ہوگا اور روزہ دار کے عمل میں سے کچھ کمی نہ کی جائے گی اور جس نے کسی مجاہد کو تیار کیا یا اس کے گھر میں اسکا نائب بنا تو اس کے لیے بھی اسی کی مثل اجر ہوگا مگر اس کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے عطاء بن ابی رباح کے طریق سے نقل کیا ہے۔ قصہ صوم پر اکتفاء کرتے ہوئے۔ اسی طرح وہ روایت جو آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ تو دراصل لغویات اور گناہوں سے رکنے کا نام ہے۔ اگر تجھے کوئی گالی دے یا جہالت سے پیش آئے تو تو کہہ دے: میں روزے سے ہوں۔ اس حدیث کا مقدمہ صحیحین وغیرہ میں نہیں ہے؛ اس لیے کہ وہ جو صحیحین میں ہے وہ اس کے ابتدائی قول کا آخر ہے، یعنی فإن سابك احد ...... إلى اخره۔

اور کبھی کبھی امام بیہقی رحمہ اللہ کسی امر کو زیادہ کر دیتے تھے جو حدیث مرفوع میں صحابی پر موقوف ہوں اس میں شامل نہیں کرتے تھے۔ ایسا اس وقت کرتے تھے جب اس کا غیر صرف مرفوع پر اکتفا کردے۔ اور یہ زیادتی جو وہ موقوفات میں ذکر کرتے ہیں۔ یہ چیز حدیث میں کوئی نقصان نہیں دیتی جب تک اس میں شامل نہ ہوں بلکہ کبھی کبھی یہ ہمارے لیے صحابی کی حدیث میں فہم و ادراک کو پہچاننے میں مدد دیتی ہے، اسی طرح اس کی فقاہت اور اس کا عمل بھی۔

مثلاً وہ روایت جو امام بیہقی رحمہ اللہ نے باب السواک للصائم میں عطاء کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: مسواک عصر تک کر سکتے ہیں جب تم عصر کی نماز پڑھ لو تو اسے رکھ دو۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اسے شیخین نے روایت کیا اور ابن ماجہ نے اعمش عن ابی صالح عن أبی هریرة کے طریق سے اسے مرفوع پر اکتفا کرتے ہوئے باقی کے بغیر روایت کیا۔

(ب) متون میں سنن کبریٰ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ کبھی کبھی متن اس کے علاوہ میں مجمل ہوتا ہے امام بیہقی رحمہ اللہ اسے مفسر ذکر کرتے ہیں اور تفسیر سے مقصود یہاں وضاحت کرنا ہے۔ مثلاً امام بیہقی رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ذکر کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے بارے میں ہے۔ فرماتی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین حضرت حفصہ کے مخضب میں بٹھایا گیا۔ مخضب یہاں مجمل تھا۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا چیز ہے۔ اگر وہ دوبارہ روایت نہ کرتے۔ پھر انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے وضاحت کے ساتھ روایت کی کہ پھر ہم نے آپ حفصہ رضی اللہ عنہا کے مخضب میں بٹھایا آگ کے لیے۔ سو دوسری روایت مفسرہ ہے اور آگ تاپنے

کے برتن کو استعمال کرنے کی صحت پر دلیل ہے۔ یہ چیز پہلی روایت میں سمجھ نہیں آ رہی تھی، دوسری میں مزید بیان ہو گیا۔

اسی طرح حدیث حمران کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد پر وضو کیا تین مرتبہ اور فرمایا: اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا اور اسی پر امام شافعی رحمہ اللہ نے مسح الرأس میں اعتبار کیا۔ لیکن یہ روایت مطلقہ ہے اور دیگر ثابت شدہ روایات جو مفسرہ ہیں، حمران سے منقول ہیں وہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ تکرار سر کے علاوہ اعضاء میں واقع ہوا ہے اور یہ بھی کہ آپ نے اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا اور جب یہاں احادیث ہیں جو عثمان سے منقول ہیں مسح الرأس کے تکرار میں تو یہ وہ احادیث ہیں جو غریب طرق سے منقول ہیں اور حجت نہیں ہیں۔

اگرچہ بعض شافعی المسلک فقہاء نے ان سے مسح الرأس کے تکرار میں استدلال بھی کیا ہے۔

سو یہ مثال چہ جائیکہ آپ رحمہ اللہ کے امام، امام شافعی رحمہ اللہ کی مخالفت پر دلالت کرتی ہے۔ اس لیے کہ یہ حدیث ان ہاں کے صحیح ہے۔ اور یہ اس پر بھی دلیل ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی روایت یہاں مفسرہ ہے۔

باقی رہی امام مسلم کی روایت جس کی طرف انہوں نے پہلے نسبت کی وہ مجمل تھی۔ اور شاید تمام مثالوں میں زیادہ واضح وہ روایت ہے جو امام مسلم نے نقل کی ہے، یعنی ''ہمیں لوگوں پر تین چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے..... الحدیث اور اس میں دو خصلتوں کی تفسیر ہے، یعنی پہلی اور دوسری کی اور تیسری مبہم ہے، لیکن امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی روایت میں تینوں خصلتوں کی تفسیر کی ہے۔ فرماتے ہیں: ہمیں لوگوں پر تین خصلتوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی۔ ہمارے لیے تمام زمین کو سجدہ گاہ بنا دیا گیا ہے اور اس کی مٹی ہمارے لیے پاکی کا ذریعہ بنا دی گئی ہے۔ جب ہم پانی نہ پائیں اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح قرار دیا گیا ہے اور ہمیں سورۃ بقرہ کی یہ آخری تین آیتیں عطا کی گئی ہیں۔

(ج) اسی طرح کبھی کبھی متن حدیث میں تاریخ بھی ذکر کر دیتے ہیں اور تاریخ کو پہچاننا انتہائی اہم ہے۔ اس لیے کہ نصوص میں تعارض کے وقت تاریخ ناسخ کو منسوخ سے ممتاز کر دیتی ہے۔ اسی طرح تطبیق ممکن نہ ہونے کے وقت یا بعض کو بعض پر ترجیح دینے کے وقت بھی۔

اسی سے انہوں نے دو حدیثیں روایت کیں۔ ایک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور دوسری ابن مسعود سے اور ابن مسعود کی حدیث سے نماز کے دوران گفتگو کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نماز کی مصلحت کے لیے گفتگو کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ سو امام بیہقی رحمہ اللہ نے باب باندھا۔ اس کا عنوان یہ ہے۔ ''وہ احادیث جن سے اس پر استدلال ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث جو لوگوں سے گفتگو کی ممانعت کے بارے میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کی حدیث کے لیے ناسخ ہو جو لوگوں سے گفتگو کے جواز کے بارے میں ہے۔

یہ عبداللہ کی حدیث کے مقدم ہونے کی وجہ سے ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مؤخر ہونے کی وجہ سے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں جو ہم نے ان سے روایت کی کہ جب ہم حبشہ کی زمین سے لوٹے

اوران کالوٹنا ہجرت نبوی سے پہلے تھا۔ پھر آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو سلام کرنے کا قصہ جو ابن مسعود کی حدیث میں ہے ہجرت سے پہلے کا ہے۔ باقی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں عشا کی کوئی نماز پڑھائی اور ذوالیدین کا قصہ ذکر کیا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس وقت آئے جب آپ خیبر میں تھے۔ جیسا کہ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

(د) اسی طرح بعض اوقات آپ متن میں حدیث کا شانِ ورود بھی بیان کر دیتے ہیں اور یہ بھی انتہائی اہم ہے اس لیے کہ حدیث کے سبب ورود کی معرفت ہمیں اس قابل بنا دیتی ہے کہ ہم اس کے ملابسات کو پہچان لیتے ہیں۔ اوران ظروف کو بھی جو اس کے بارے میں کہے گئے ہوں کہ کیا وہ اسی حادثے کے ساتھ خاص ہیں یا عام ہیں۔

اس کی وضاحت جس حدیث سے ہوتی ہے وہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کی، حدیث عطاء بن یسار ہے جو ابی واقد سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے تو وہ مردہ ہے۔ سو کیا یہ حدیث عام ہے کہ زندہ جانور کے ہر کٹے ہوئے حصے کے بارے میں ہو پھر تو اس کے بال اور ناخن بھی مردار ہوں گے۔ ان سے نفع حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یا اس حدیث کا کوئی واقعہ ہے یا سبب ہے جو اس کی مراد کو واضح کر رہا ہے؟

حق یہ ہے کہ یہاں ایک قصہ ہے جو اس مقطع کے عموم کی وضاحت کرتا ہے۔ اس کو امام بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ عطا بن یسار عن ابی واقد لیثی سے بھی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور لوگ اونٹوں کی کوہانوں کو کاٹا کرتے تھے اور دنبے کی چکی کو بھی کاٹتے تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا: زندہ جانور سے جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ سو یہ روایت اپنے مضمون کے اعتبار سے اس سبب کی وجہ سے جو اس میں خطاب ہے اور اس بات کی وضاحت کر رہا ہے کہ یہاں عموم ہے اور شاید حکمت یہ ہے کہ اس کے زندہ حالت میں کاٹنے میں اس کا حلیہ بگاڑنا ہے اور اس کو عذاب دینا ہے سو نبی ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

③ سنن کبریٰ کی دیگر خصوصیات:

سنن کبریٰ کی متن وسند کے علاوہ میں بھی چند خصوصیات ہیں۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس میں صحابہ، تابعین، شہروں کے فقہاء، آئمہ مذاہب کی آراء، ناقدین حدیث کے بیانات، اصحاب لغت اور علماء کے مناظرے بھی ذکر کیے ہیں۔

(أ) سو وہ صحابہ جن کی رائے ذکر کی چاروں خلفاء کے علاوہ یہ ہیں: ابن عمر، ابن عباس وغیرہما۔ مثلاً ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر عصر اور صبح کی نماز کے بعد نماز جنازہ کے جواز کے بارے میں کیا۔ اس کے باوجود کہ ان دونوں اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ مشہور ہے۔ مگر نماز جنازہ کا ایک سبب ہے۔ اسی طرح ابن عباس کا قول مستحاضہ سے وطی کرنے کے بارے میں نقل کیا کہ انہوں نے اسے مباح قرار دیا۔

باقی تابعین فقہا کرام کی آراء ذکر کرنے کا وسیع اہتمام فرمایا قریب تھا کہ ان کی کتاب ان حضرات کی پہچان کا ماخذ بن جائے۔

اور کبھی کبھی آپ رحمہ اللہ ان کے ناموں کی صراحت فرما دیتے تھے۔ مثلاً انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کے نام کی صراحت کی اس بات میں کہ غسل میت کے تکرار میں کوئی موقت چیز نہیں ہے اور یہ کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا: دعا میں کسی کا نام نہ لیا جائے اور کبھی کبھی وہ بعض کے ناموں کی صراحت کرتے اور بعض کو مجمل چھوڑ دیتے۔ جیسے باب میں فرمایا: کھجور اور انگور کے علاوہ کسی درخت کی زکوۃ نہ لی جائے اور یہ مجاہد، حسن، نخعی اور عمرو بن دینار کا قول ہے اور ہم نے اسے اہل مدینہ کے ساتھ فقہاء سے نقل کیا ہے۔ اسی طرح میں نے ملاحظہ کیا ہے کہ آپ رحمہ اللہ اختلاف کے وقت تابعین کی آراء کو ذکر کرنے کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔

مثلاً فرمایا: باب "من قال يقضي مال اليتيم إذا أيسر" یعنی اس کا ولی۔ فرماتے ہیں اور ہم نے عبیدہ، مجاہد، سعید بن جبیر اور أبو العالیہ سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ادا کرے گا اور ہم نے حسن بصری، عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا ہے کہ وہ ادا نہ کرے۔

اور کبھی کبھی وہ ان کے اقوال میں اسے متعین کرتے جو امام شافعی کے ہاں مختار ہوتا۔ مثلاً باب میقات أهل العراق میں فرمایا: پھر ان کے لیے ذات عرق نامی جگہ مقرر ہوئی۔ اسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور مسلم نے عبداللہ بن نمیرہ سے اور اسے یحییٰ قطان نے عبیداللہ بن عمر سے نقل کیا ہے۔ اور طاؤس ابوشعثاء، جابر بن زید اور محمد بن سیرین اسی طرف گئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے میقات طے نہیں کیا۔ آپ نے بعد میں موقت کیا اور اسی کو امام شافعی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور عطاء بن ابی رباح اس طرف گئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا میقات طے کیا ہے اور ابن جریج کی روایت کی سند بیان نہیں کی۔

(ب) باقی رہے مذاہب فقہیہ کے ائمہ تو تقریباً کوئی صفحہ بھی امام شافعی کے اقوال کے تذکرے سے خالی نہیں ہے۔ اسی طرح امام مالک کی رائے کو کم ذکر کیا ہے۔ اسی تھوڑے میں سے وہ جسے انہوں نے باب: الجمع فی المطر بین الصلاتین میں ذکر کیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بعد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اکٹھے پڑھی اور مغرب اور عشاء بھی اکٹھے پڑھی جبکہ نہ کوئی خوف تھا اور نہ سفر۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ ایسا بارش کے وقت کیا۔

باقی رہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تو آپ حدیث کی علتوں اور رجال کی جرح و تعدیل میں ان کی آراء کو کثرت سے نقل فرماتے تھے۔ جیسا کہ ایک دوسرے مقام پر اس کی طرف اشارہ ہو چکا ہے۔

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ذکر بہت کم کیا ہے۔ مثلاً کتاب البیوع میں حدیث ابن عمر نقل کرتے وقت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہے کہ خرید و فروخت کرنے والے اختیار سے ہیں جب تک جدا نہ ہوں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ اپنی سند کے ذریعے علی بن مدینی عن سفیان بن عیینہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کوفیوں کو یہی حدیث ابن عمر بیان کی تو وہ اسے لے کر ابوحنیفہ کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا: یہ کچھ نہیں ہے آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ کشتی میں ہو۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں: اللہ ان سے اس بارے میں پوچھے گا جو انہوں نے کہا۔

(ج) باقی رہا ان کا ناقدین حدیث کی آراء کو نقل کرنا تو ہماری حدیث گزر چکی اس بارے میں جو وہ ان سے متاثر ہوئے اور ان کی آراء کو نقل کیا۔

اسی طرح ہم نے اپنی بات کے دوران ذکر کر دیا کہ آپ اپنی ثقافت لغویہ کا اعتبار کرتے ہوئے لغت میں ان کی آراء کو نقل کرنے کا خوب اہتمام فرماتے تھے۔

(د) باقی رہی وہ نئی چیز کہ جسے ہم یہاں ذکر کرنا پسند کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے سنن کبریٰ دیگر کتب سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ وہ آپ کا علماء کے مناظروں کو ذکر کرنا ہے۔ اسی وجہ سے وہ انتہائی اہم ہے؛ کیونکہ یہ ہمیں علماء سابقین کے سوچ وفکر کا طریقہ اوران کے استدلالات کے مقامات سے آگاہ کرتا ہے۔

اور شاید امام بیہقی رحمہ اللہ کے اس جانب کو اہتمام سے ذکر کرنے میں راز یہ ہے کہ اس سے اس زمانہ کی روح کی طرف رجوع ممکن ہو جس میں وہ زندہ رہے۔ پس یہ زمانہ جدل ومناظرات کے حوالے سے تمام جگہوں میں کافی توجہ کا حامل تھا۔ حتیٰ کہ دشوار مقامات میں بھی۔

ان مناظروں میں سے علی بن مدینی اور یحییٰ بن معین کا مناظرہ جو مس ذکر سے وضو واجب ہونے اور نہ ہونے میں ہوا۔

اور دوسرا مناظرہ جو نفس موضوع کے بارے میں سفیان اور ابن جریج کے مابین ہوا اسی طرح ایک مناظرہ جو ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے درمیان رکوع کرنے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین میں ہوا۔

اسی طرح ایک مناظرہ نفس موضوع پر اوزاعی اور ثوری کے درمیان ہوا اور ایک مناظرہ جو مزنی اور ایک دوسرے صاحب کے درمیان ہوا قتل کی انواع کے بارے میں۔ اور ایک مناظرہ نبیذ پینے کے بارے میں عبیداللہ بن عمرو اور ابو حنیفہ کے درمیان ہوا۔

اور ہم نے مناظروں کو ملاحظہ کیا ہے کہ وہ گفتگو اور جھگڑے کے مواقف کے لیے زیادہ مناسب ہیں اور شاید یہ مواقف وسیع جھگڑوں کے زور کی وجہ سے ہیں جن سے امام بیہقی رحمہ اللہ کا زمانہ مذاہب فقہیہ کے مخالفین کے درمیان ممتاز ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ان موضوعات کو ملاحظہ کیا جائے جو اس کے ارد گرد گھومتے ہیں اور ان کے درمیان گھومتے ہیں کہ وہ اکثر طور پر اصحاب رائے اور اہل الحدیث کے درمیان رہے ہیں اور امام بیہقی رحمہ اللہ انہیں لے کر چلے ہیں تاکہ وہ جانب ثانی اور اول پر ترجیح دیں اس کے باوجود کہ محدثین کے اکثر دلائل کی کمزوری بالکل واضح ہے۔

کتب حدیث وسنن کے درمیان سنن کبریٰ کا مقام ومرتبہ:

سب سے پہلے ہمیں یہ بات مدنظر رکھنی چاہیے کہ علماءِ حدیث اور ناقدین کتب حدیث کے مراتب پر متفق نہیں ہوئے۔ ان کے اختلاف سے ان کی جداگانہ نظر وفکر کی عکاسی ہوتی ہے۔ اسی جداگانہ نظر وفکر کی بناء پر کتب حدیث کے مراتب مختلف

ہو گئے۔ حتیٰ کہ کتب حدیث میں سے ایک مثلاً مؤطا کو بعض نے پہلے مرتبہ میں رکھا ہے۔ اسی طرح بعض اسے تیسرے مرتبہ تک اتارتے ہیں۔

اسی طرح مسند امام احمد بن حنبل کی طرف نسبت کرتے ہوئے بھی کہا جاتا ہے کتب حدیث کے مراتب میں نظر وفکر کے اختلافات کو تین اعتبار سے لکھنا ممکن ہے۔

① نبی ﷺ کی احادیث کا لحاظ کرتے ہوئے محض کتاب کا اعتبار کرنا بایں طور کہ اس میں آثار اور علماء کے اقوال کو ذکر کیا جائے۔ یہ ابن حزم کا نظریہ ہے۔

② صحت اور شہرت کا اعتبار کرنا۔ یہ شاہ ولی اللہ احمد فاروقی دہلوی رحمہ اللہ کا نظریہ ہے۔

③ ان شرائط کا اعتبار کرنا جو مصنف نے طے کی ہوں اور علماء کی ان پر موافقت ہو۔ یہ ابن خلدون کا نظریہ ہے۔

ہم اس کے بعد ان تینوں اعتبارات میں ہر اعتبار کے متعلق گفتگو کریں گے۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتب کا کیا مرتبہ ہے۔ ہم نے ان میں سے ہر ایک کو لیا ہے:

① سنن کی شرائط:

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنے لیے شرط لگائی ہے کہ وہ صحیح حدیث لائیں گے۔ اگر اس کے علاوہ کو ذکر کرتے ہیں تو اس پر تنبیہ کر دیتے ہیں۔ فرمایا: میری عادت اپنی لکھی ہوئی کتب میں (اصول وفروع میں) صرف صحیح حدیث پر اکتفا کرنا ہے نہ کہ غیر صحیح پر۔ یا صحیح اور غیر صحیح کے درمیان تمیز دے دیتا ہوں جیسا کہ انہوں نے رجال کو تین اقسام میں منقسم کیا ہے۔ ایک قسم وہ ہے جس کے قبول پر محدثین کا اتفاق ہے دوسری قسم وہ جس پر سب کا اختلاف ہے اور تیسری قسم وہ جس کے ضعف پر وہ متفق ہیں۔

آپ نے احکام کی احادیث کو پہلی قسم میں شمار کیا ہے برابر ہے کہ وہ کثیر طرق سے منقول ہوں یا ایک سے اور آپ مستور الحال سے روایت نہیں لیتے تھے۔ اور نہ اس کی جس کے چھوڑنے پر سب متفق ہوں مگر تفسیر اور فضائل میں۔ اس کے علاوہ کہ وہ کذاب ہو یا واضح الحدیث جیسا کہ آپ رحمہ اللہ کسی موضوع حدیث کو معلوم ہونے کے بعد ذکر نہیں کرتے۔

اور اس شرط کا معنی اصحاب سنن کی شرائط کے موافق تھا۔ یعنی جن حضرات نے صحیح اور حسن احادیث ذکر کیں۔ وہ بھی اگر ان دونوں کے علاوہ ذکر کریں تو تنبیہ کر دیتے ہیں۔

② کتب سنن کی ترتیب:

کتب سنن کی ترتیب کے لیے ہم عموماً دو مباحث ذکر کرتے ہیں۔

پہلی بحث:- عبادات کی کتب سے ابتداء کرنا۔ اس طرح کے مجموعے ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور دارقطنی ہیں۔

دوسری بحث:- عبادات کے علاوہ سے ابتداء کرنا اور میری کتاب بھی شامل ہے اسی طرح سنن ابن ماجہ، سنن دارمی ہیں۔

دوسری بحث والوں نے اس چیز میں اختلاف کیا ہے جس سے انہوں نے اپنی کتب کی ابتدا کی۔ ابن ماجہ نے طویل ابواب باندھے ہیں۔

ان میں اتباع سنت، تعظیم حدیث، علت بیان کرنے میں احتیاط، جھوٹ کی مذمت خلفاءِ راشدین کی سنت کی اتباع، بدعت سے اجتناب اور ان کا اختتام، معلم قرآن کی فضیلت، علماء کی فضیلت، طلب علم پر ابھارنے والی احادیث پر کیا۔ اور یہ ابواب ۲۴ تک پہنچ گئے۔ باقی رہے دارمی تو ان کے عبادات سے پہلے کے ابواب یہ ہیں: بعثت سے پہلے لوگوں کی حالت، نبی ﷺ کے اخلاق اور آپ کے بعض معجزات اور اتباع سنت وغیرہ۔

اور غریب من الدارمی یہ ہے کہ انہوں نے عیدین کی احادیث کو دو ابواب پر ختم کیا۔ پہلے میں نے وہ باتیں ذکر کیں جو سلیمان بن عبدالملک اور ایک دوسرے کے درمیان دائر ہوئیں اور دوسرے میں اس شخص کا رسالہ ذکر کیا جو عباد بن عباد خواص شامی نے طلب علم میں لکھا اور دونوں میں احادیث بیان نہیں کیں۔

اب ہم سنن کبریٰ کو ان دونوں مجموعوں میں سے کسی کی جگہ رکھیں گے؟

سنن کبریٰ پہلے مجموعہ کے ضمن میں داخل ہے اس لیے کہ احادیث کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے عبادات ہیں اور طہارت کے ابواب کی احادیث ہیں۔ ہم گزشتہ دونوں مباحث کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے۔ اس لیے کہ وہ شخص جسے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہر مصنف کے لیے ایک خاص سبب ہوتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسی ترتیب کو مدنظر رکھے نہ کہ دیگر کو۔ لیکن ہم امام بیہقی رحمہ اللہ کی اس ترتیب کے لیے دفاع رکھتے ہیں اور وہ یہ ہے جو انہوں نے آخری قیام گاہ میں ذکر کیا کہ انہوں نے کتاب سنن کو امام مزنی کی مختصر کی ترتیب کے مطابق رکھا ہے، جو فقہ شافعی رحمہ اللہ میں ہے اور عبادات کے ابواب میں طہارت سے ابتداء کرتے تھے۔

③ عنوانات:

امام بیہقی بہت زیادہ عنوانات قائم کرنے والے تھے۔ انہوں نے ہر مسئلہ کے لیے نیا عنوان وضع کیا اور وہ اس معاملے میں نسائی سے مشابہت رکھتے ہیں۔ ہمارے لیے یہ کہنا ممکن ہے کہ آپ کے عنوانات متونِ فقہ کے عین موافق ہیں۔ لیکن وہ عنوان کے تحت اکثر احادیث اور روایات ہی ذکر کرتے ہیں۔ جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے عنوانات سے ان کی رائے کی تعبیر ہوتی ہے جو اکثر جگہوں میں شوافع کی رائے کے موافق ہوتی ہے۔ اور وہ اس موقف میں بڑی حد تک دارقطنی کے موافق ہیں۔ اگرچہ بیہقی رحمہ اللہ ان سے زیادہ عنوانات قائم کرتے تھے اور اکثر احادیث اور روایات کو ذکر کرتے تھے۔

④ حدیث کے اختلاف میں ان کا موقف:

آپ نے احادیث مختلفہ جن سے استدلال کیا جاتا ہے کا مذاہب فقہیہ کے معاونین کو مکلف بنایا اور تقریباً کتاب کا کوئی

مسئلہ ان سے خالی نہیں ہے۔

نواقض وضو کے بارے میں فرماتے ہیں: باب الوضوء من مس الذکر پھر فرمایا: باب ترك الوضوء من مس الفرج بظهر الكف یا فرماتے: باب الوضوء من النوم اور باب ترك الوضوء من النوم قاعدا۔ یا فرماتے: باب ترك الوضوء مما مست النار۔ یا فرماتے: باب التوضی من لحوم الابل۔

اور جب ہم نے سابقہ عنوانات کو ملاحظہ کیا جن کی تعبیر مذہب شافعیہ کے مطابق ہے۔ سوائے اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے کے تو آپ ﷫ دوسرے باب میں مذاہب کے نظریات کو احادیث مختلفہ میں وضاحت کے ساتھ ذکر کرنے کا اہتمام فرماتے۔ مثلاً فرمایا: باب افتتاح القراءة ببسم الله الرحمن الرحيم إذا جهر بالفاتحة پھر اس کے بعد فرمایا: باب من قال لا يجهر بها اور ایسے ہی سجود سہو میں فرمایا۔ باب من قال يكبر ثم يكبر ثم يسجد۔ پھر اس کے بعد فرمایا: باب من قال يسلم عن سجدتي السهو۔ پھر فرمایا: باب من قال: يتشهد بعد سجدتي السهو ثم يسلم۔ اور دوسری جگہ میں فرماتے ہیں: باب القنوت في الوتر اور اس کے بعد فرمایا: باب من قال لا يقنت في الوتر۔

علماء کا سنن کبریٰ کو پڑھنا:

میری اس کتاب سنن کبریٰ کا حصہ مقبولیت علماء کی توجہ کی وجہ سے بہت زیادہ ہے، یعنی بیہقی کی کتابوں سے۔ سو علماء نے اسے لیا اور نقد و معارضہ، تهذيب و اختصار انتقاء من الزوائد اور انتخاب کے لیے لیا۔

سو علاء الدین بن علی بن عثمان ماردینی (متوفی ۷۵۰ھ) جو ابن ترکمانی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب الجوهر النقي في الرد على البيهقي میں تنقید و معارضہ کو شامل فرمایا۔

اور تہذیب و اختصار کا کام شمس الدین ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) نے اپنی کتاب "المهذب في اختصار سنن كبرى" میں کیا۔

اور اس سے اختیار کرنے کا کام علی بن عبدالکافی (متوفی ۸۹۸ھ) نے اپنی کتاب "الاربعين من السنن الكبرى" میں کیا۔

اور اسے ابراہیم بن علی جو ابن عبدالحق دمشقی (متوفی ۷۴۴ھ) کے نام سے معروف ہیں نے پانچ جلدوں میں مختصر کیا۔ اسی طرح عبدالوہاب بن احمد شعرانی (متوفی ۹۷۴ھ) نے کیا۔ ہم ان دونوں کی مختصرات پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ ہم تو صرف اس پر اکتفا کرتے ہیں جو ہمیں معلوم ہوا ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتابیں سنن کبریٰ کی بڑی خدمات شمار کی جاتی ہیں۔ اسی طرح اس کی اہمیت پر شاہد عدل ہیں۔

اس لیے کہ علماء نے اس کا اہتمام فرمایا اور اپنی توجہات سے نوازا۔ آئندہ صفحات میں ہم سنن کبریٰ کے لیے ان کتب کے افادہ اور استفادہ کو بیان کریں گے اور عنقریب ہم اس میں اس ترتیب کو شامل کریں گے جو ان کے مؤلفین کی وفات کے اعتبار سے ہے نہ کہ ان کی اہمیت کے اعتبار سے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں فوائد المنتقی پڑھانے سے آغاز کروں گا؛ کیونکہ اس کے مؤلف کی وفات ۷۴۰ھ میں ہوئی، پھر مہذب کی کہ اس کے مؤلف کی وفات ۷۴۸ھ ہے، پھر جوہر النقی کی کہ اس کے مؤلف کی

وفات ۸۴۰ھ ہے اور آخر میں المختار من السنن کی کیونکہ اس کے مؤلف کی وفات ۸۹۸ھ کے بعد ہے۔

① فوائد المنتقی من زوائد البیہقی:

ممکن ہے کہ ہم سنن کبریٰ کی احادیث کو تین مجموعوں کی طرف منقسم کریں۔

(أ) وہ مجموعہ جس کی احادیث کو امام بیہقی رحمہ اللہ صحیحین کی طرف یا ان دونوں کی طرف منسوب کرتے ہیں

(ب) دوسرا مجموعہ وہ ہے جس کی احادیث کتب اربعہ سے ماخوذ ہیں۔ یعنی اس مجموعہ سے جو صحیحین کے ساتھ مل کر چھ کتب بنتی ہیں اور سنن اربعہ کے نام سے مشہور ہیں۔

(ج) اور ایک مجموعہ وہ ہے جس کی احادیث سابقہ دونوں مجموعوں سے ماخوذ نہیں اور زوائد کے نام سے معروف ہے۔

احمد بن ابی بکر بوصیری نے تیسرے مجموعے کا ارادہ کیا ہے، جس میں بعض احادیث منتقی کی ہیں۔ پھر ہر حدیث کے لیے شواہد ذکر کیے ہیں جو ان کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اور اپنی روایات اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی نص کے درمیان اپنے قول ''قلت'' سے فرق کیا ہے۔ جیسا کہ وہ کبھی کبھی اسے صحیحین کی طرف منسوب کرتے تھے جسے امام بیہقی رحمہ اللہ نے منسوب نہیں کیا ہوتا۔ اسی طرح مجھ سے ان کی رائے ذکر کرنے میں احادیث کی اسناد میں جن کو وہ ذکر کرتے ہیں۔ اور وہ ہر حدیث کی سند امام بیہقی رحمہ اللہ کی طرف مکمل نقل کرتے ہیں۔ ہم نے ملاحظہ کیا ہے کہ انہوں نے صرف سنن احادیث نہیں چنیں بلکہ وہ صحابہ اور تابعین کے کلام کو بھی منتخب کرتے تھے۔ مثلاً وہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کی حدیث ذکر کرتے ہیں کہ ہمیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ روزے کی مدت میں تین احوال ہیں لوگ مدینہ آئے تو ان کے لیے روزہ حلال نہیں تھا۔ وہ تین دن روزہ رکھتے تھے...... الحدیث اور اس پر اپنے اس قول سے تعلیق کی کہ میں کہتا ہوں: اس کے لیے معاذ بن جبل کی حدیث کے شواہد ہیں: اسے ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا۔

اور آپ رحمہ اللہ کے حدیث کو صحیحین کی طرف منسوب کرنے کی مثال۔ آپ رحمہ اللہ نے ایک حدیث کے بارے میں فرمایا: رواہ البخاری فی صحیحہ اور آپ رحمہ اللہ کے راویوں پر جرح کرنے کی مثال علماء کی اس زیادتی کے ذکر کرنے کے ساتھ جنہوں نے ان رواۃ پر جرح کی ہے۔ وہ ہے جو آپ نے ابومعشر (نجیح سندی) کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور یحییٰ قطان اس سے حدیث نقل نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح عبدالرحمٰن بن مہدی بھی۔ بوصیری نے کہا: میں نے کہا اور ان میں سے جنہوں نے اسے ضعیف کہا، ابن معین، ابن مدینی، ابن نمیر، بخاری، ابوداؤد، ابن عدی اور ابواحمد وغیرہ ہیں۔

اور اس سے صحابہ اور تابعین فقہاء کی روایات میں سے انتخاب فرمایا۔ مثلاً فرمایا: ہمیں ابن عمر اور ابوہریرہ سے اس شخص کے بارے میں منقول ہے جو تندرست نہ ہو حتیٰ کہ اسے دوسرا رمضان پا لے تو وہ قضا کرے گا، لیکن اس پر فدیہ نہیں ہے اور حسن، طاؤس اور نخعی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ قضا کرے گا اور اس پر کفارہ نہیں ہے۔ اور یہی ہمارا قول ہے؛ کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ

ہے: فعدۃ من ایام اخر

اور اس کتاب کا تین اجزاء کا ایک نسخہ دار الکتب میں پایا گیا۔ ان میں سے دوسرا اور تیسرا جز حدیث نمبر ۳۵۷ کے تحت ہے اور دوسرا اجزء کتاب الزکوۃ کے ابواب سے شروع ہوتا ہے اور کتاب الرجعۃ کے ابواب کے آخر میں ختم ہوتا ہے اور ۲۳۲ اوراق میں موجود ہے۔ باقی رہا تیسرا تو وہ کتاب الطلاق کے ابواب سے شروع ہوتا ہے اور ام ولد کی عدت جب اس کا آقا فوت ہو جائے پر ختم ہو جاتا ہے اور وہ ۲۱۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

② سنن کبریٰ کو مختصر کرنے میں مہذب کا طریقہ کار:

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کتاب کے اس چھوٹے مقدمے میں اپنے طریقے کی وضاحت کی ہے۔ فرمایا: میں نے حدیث کے متون کو مختصر نہیں کیا بلکہ اس کی سندوں کو مختصر کیا ہے۔ اس لیے کہ ان کی وجہ سے کتاب طویل ہو جاتی ہے اور میں نے سند میں اسی کو باقی رکھا ہے جو مخرج حدیث کی پہچان کروائے۔ باقی رہے ان کے متون تو ان کو ثابت کیا ہے صرف چند جگہیں رہ گئی ہیں، وہ بھی جن میں تکرار ہے میں اسے حذف کر دیتا ہوں جب کوئی باب باب کے قریب ہو۔ اور میں کچھ متن لے آتا ہوں اور میں نے بہت سی اسناد کے بارے میں اپنی اجتہادی حس کے ذریعے گفتگو کی اور اللہ ہی توفیق دینے والے ہیں اور میں نے ائمہ ستہ سے حدیث کی تخریج کرتے ہوئے ان حروف سے اشارہ کر دیا ہے۔

(خ، م، د، ت، س، ق)

اور میں نے یہ کام مکمل نہیں کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے طویل زندگی عطا فرمائی میں اس پر اطراف کا مطالعہ کروں گا جو ہمارے شیخ ابوالحجاج حافظ کے ہیں۔ ان شاء اللہ اور یہ آسان معاملہ ہے۔ اس سے ہر محدث اطراف سے کتاب کی احادیث لینے پر قادر ہوگا اور جو کتب ستہ سے باہر ہو تو میں نے تیرے لیے اس کی سند اور مخرج بیان کر دیا ہے۔ پھر اگر میں نے چاہا تو جرح و تعدیل کے حوالے سے اس کی وضاحت بھی کر دی ہے۔

اس کا معنی یہ ہے کہ ذہبی کے سنن کو مہذب کرنے میں سند کا ایک جز و حذف کرنا ہے اور یہ وہ ہے جو امام اور مشہور راویوں میں سے کسی ایک کے درمیان ہو جبکہ طریق اس تک صحیح ہو اور جب صحیح نہ ہو تو وہ پوری سند ذکر کرتے تھے۔

باقی رہے متون تو اس میں سے صرف تکرار کو حذف کیا ہے وہ بھی اس شرط پر کہ اس کے تکرار کی جگہ قریب ہو اور زیادہ اہم وہ ہے جو کتاب میں ہے۔ چاہے امام ذہبی نے اسے ہلکا سمجھا ہو یعنی جو انہوں نے احادیث کی نسبت چھ مشہور کتب کی طرف کی ہے، یہ کام سنن کبریٰ کے کتب ستہ کے ساتھ ملنے کے حوالے سے ہمیں فکر مہیا کرتا ہے۔

پھر جو اس سے زائد ہو اس کا توڑنا ممکن ہے۔ علاوہ اس کے کہ وہ معاملہ جس پر افسوس کرنا برحق ہے یہ ہے کہ ذہبی نے یہ کام پورا نہیں کیا۔ حالانکہ وہ اسے پورا کرنے کا پکا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن ان کے لیے یہ آسان نہ ہو سکا۔

پھر مزید ایسے ہی اہم معاملے سے آگاہ کرتے چلیں، یعنی سند پر حکم لگانا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ احادیث کے متون اور اسناد پر

گہری تنقید فرماتے تھے اوران کی تنقیدی نظر علماء اور درس دینے والے کے اعتبار سے ہوتی۔

ہم اس پر ایک مثال لیتے ہیں: سوانہوں نے ابتداء کی اور امام بیہقی رحمہ اللہ کے عنوان کو باب التطهر بماء البحر والبئر و المطرو الثلج والبرد میں مکمل نقل فرمایا۔ پھر امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کو نقل کیا کہ قرآن اس پر دلالت کرتا ہے کہ ہر پانی پاک ہے۔ مثلاً سمندر کا پانی وغیرہ اور اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نقل کی جو ظاہر قرآن کے موافق ہے لیکن اس کی سند میں وہ راوی ہے جسے میں نہیں پہچانتا۔ یہاں امام ذہبی رحمہ اللہ نے آنے والی علامات ذکر کی ہیں یعنی د، س، ت۔

اورانہوں نے اس مثال میں امام بیہقی کی سند کو امام شافعی رحمہ اللہ تک حذف کر دیا ہے۔ پھر اس کی تخریج کی اور اسے ابوداؤد نسائی اور ترمذی کی طرف منسوب کر دیا۔ اور ہم ایک دوسری مثال لیتے ہیں جس میں سند پر حکم لگایا گیا ہے۔

ابوصالح کاتب لیث نے فرمایا: ہمیں ابو اسحاق عن سفیان بن عیینة عن ابن عجلان عن رجل عن أبی مرة او مرة عن عقیل عن ام ھانئ کی سند سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے چہرے پر غبار کے اثرات تھے۔ الحدیث۔ یہ منقطع ہے۔ یہاں بھی انہوں نے امام بیہقی رحمہ اللہ کی ابوصالح تک سند کو حذف کر دیا ہے اور سند پر منقطع ہونے کا حکم لگایا ہے۔

تکرار کے وقت اور باب قریب ہونے پر متن کے حذف کرنے کی مثال اور آپ ان پر حکم بھی لگاتے ہیں: مثلاً انہوں نے امام بیہقی رحمہ اللہ سے ایک روایت مالک عن أبی زناد والی سند سے نقل کی ہے اور اسے مالک کے اوپر رکھا (خ،م) یعنی بخاری اور مسلم نے اس کی تخریج کی ہے۔

اوران کا رجال پر حکم لگانا یہ ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے مثلاً یحییٰ بن ہاشم پر حکم لگایا کہ وہ متروک ہے اور ذہبی نے فرمایا: وہ کذاب ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے مکتبہ ازھر سے ملے۔ وہ چار جلدوں پر مشتمل تھے۔

پہلی اسے دوسرا جزو حدیث ۱۰ پر ختم کر دیتا ہے اور دوسری جلد میں صرف تیسرا اور چوتھا جزو ہے جو ۹۲۳ نمبر حدیث پر ختم ہو جاتا ہے۔

پہلی عبدالرحمٰن نے ۷۹۵ھ کو لکھی اور دوسری کے کاتب کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ لیکن وہ پہلی سے مقدم ہے۔ کیونکہ وہ ۷۴۳ھ میں لکھی گئی ہے۔

③ وہ حدیث پڑھانے کا حکم جس سے میں نے سنن کبریٰ کا اہتمام کیا۔

ڈاکٹر نجم عبدالرحمٰن کی کتاب ہے جو ایک استاذ الحدیث کے نائب ہیں اور جامعہ اسلامیہ کے تحقیقی مرکز میں سنت اور سیرت نبویہ کی خدمت میں مصروف ہیں۔ آپ نے "علوم الاسناد من السنن الکبریٰ" کے نام سے کتاب لکھی اور اسے دارالرایہ نے ریاض میں پھیلایا پہلی طباعت میں جو ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۹۸۹ء میں ہوئی اور یہ درسی کتاب ہے، انہوں نے اس کی اسانید کو پرکھا۔

اور شروع میں مقدمہ لکھا جس میں اسناد کی اہمیت اور اسلامی طریقہ کار کی وضاحت کی۔ پھر تعلیمات کی طرف منتقل ہوئے

کہ اسے سنن کبریٰ میں علوم الاسناد میں مقدم رکھیں اور یہ دراسات چار فصول پر مشتمل ہے۔

پہلی فصل: علوم الاسناد اتصال کی حیثیت سے۔

دوسری فصل: علوم الاسناد انقطاع کی حیثیت سے۔

تیسری فصل: سنن کبریٰ میں مرسلا۔

چوتھی فصل: السنن الکبریٰ میں اسنادی طریقہ کار۔

اس دراسات نے حق کے ساتھ وضاحت کر دی۔ امام بیہقی ؒ کو الزام سے بری کر دیا۔ ان کی کتاب سنن کبریٰ بہت سے اسنادی فوائد پر مشتمل ہے۔ جو مرسل احادیث کا انتہائی اہم ذخیرہ ہے۔ نیز ان مرسلات کو حدیث وفقہ کے حوالے سے ذکر کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ اور میں نے اس میں وضاحت کی ہے کہ کتاب سنن مجھ سے اسانید کے ساتھ منقول ہے۔ یہ ایک غیر معمولی خدمت ہے جو کتاب کی ایک روایت میں واضح ہے۔ اور یہ چیز ان کے روایت حدیث کے طرق میں غور وفکر کرنے میں واضح ہو جاتی ہے اور جو حدیث کے شواہد اور متابعات ہوتے ہیں اور اس کی روایات کے درمیان جو اختلاف واتفاق ہوا اور وہ جو ہر طریق کے رجال میں جرح یا تعدیل ہوئی۔

اسی طرح میں نے یہ دراسۃ سنن کبریٰ کی سندوں کے لیے بنایا۔

بے شک امام بیہقی ؒ نے انتہائی حد تک مختلف اسناد بیان کرنے میں کوشش کی ہے باریک بینی اور گہرائی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ انہوں نے سندوں میں بہترین کارکردگی دکھائی ہے اور اس میں ایسے فوائد جمع کر دیے جو اس کے علاوہ میں اکٹھے نہیں دیکھے گئے۔

⑤ الجوھر النقی فی الرد علی البیہقی:

ماردینی نے اس کتاب کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: یہ چند فوائد ہیں جو دراصل میں نے امام بیہقی ؒ کی سنن کبریٰ پر تعلیق کی ہے۔ اکثر تو اس پر اعتراضات ہیں اور ساتھ مباحث ہیں۔

میں نے ان تنقیدات کو مختلف صورتوں میں بیان کیا ہے۔ مثلاً رجال پر نقد وجرح، احادیث پر حکم لگانا، احادیث اور عنوانات سے احکامِ فقہیہ کا استنباط، عنوانات کے ساتھ ان کے تحت آنے والی احادیث کی مناسبت، اصولِ فقہ، احادیث کی صحیحین کی طرف نسبت اور لغت۔

① رجال کے بارے میں عموماً وہ اعتراضات ہیں جو انہوں نے امام بیہقی ؒ پر کیے ہیں۔ مثلاً وہ بعض ثقہ راویوں پر بھی تنقید کر دیتے تھے (یعنی جو ماردینی کی رائے کے مطابق ثقہ ہوتے) مثلاً غ حیان بن عبداللہ کے بارے میں امام بیہقی ؒ نے فرمایا: اس کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے۔ پھر ماردینی نے ذکر کیا ہے کہ وہ ثقہ ہیں۔ یا کسی راوی کو امام بیہقی ؒ نے ثقہ قرار دیا اور امام ماردینی نے اس پر جرح کی۔

مثلاً عبداللہ بن عصمۃ کی حدیث کو امام بیہقی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا اور ماردینی نے فرمایا: وہ متروک ہے یا امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں سکوت اختیار کیا جس کا ثقہ ہونا انہیں معلوم تھا۔ مثلاً اسماعیل بن عبدالملک صغیر کے بارے میں ماردینی نے فرمایا: وہ اپنی روایت میں قلب کرتا ہے اور یحییٰ اس سے حدیث لینا پسند نہیں کرتے۔ یا ایک باب میں اس سے خاموش ہو جاتے اور دوسرے باب میں اس پر جرح کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے مثنی بن صباح سے کیا کہ اس سے باب "وجوب السعي بين الصفا والمروة" میں خاموش ہوگئے اور باب النهي عن ثمن الكلب میں اس کو ضعیف قرار دے دیا یا امام بیہقی رحمہ اللہ نے مختلف صیغوں کے ساتھ اس پر جرح کی مثلاً عمر بن قیس کے بارے میں ایک جگہ خاموش رہے اور دوسری جگہ اسے ضعیف قرار دے دیا۔ اب تیسرے درجے میں ہے۔

اور ماردینی ہمیشہ حق بجانب ہی نہیں رہے بلکہ انہوں نے محمد بن عبدالعزیز دراوردی کے بارے میں امام بیہقی پر سکوت اختیار کیا ہے۔ فرمایا: انہوں نے اس کے متعلق خاموشی اختیار کی جبکہ وہ سوءِ حفظ کا شکار تھا۔ جیسا کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے کاشف میں ابوزرعہ کے بارے میں نقل کیا ہے۔ لیکن ماردینی نے خود دوسری جگہ میں اسے ثقہ ذکر کیا ہے۔ امام بیہقی نے اس کے بارے میں پہلی جگہ میں جو سکوت اختیار کیا ہے اس کی تائید کی ہے۔ اور یہ عجیب بات نہیں امام بیہقی رحمہ اللہ تو ایک شخص کے بارے میں ایک جگہ سکوت اختیار کرتے ہیں اور دوسری جگہ اس پر جرح کرتے ہیں۔ آپ نے پہلی مرتبہ جو سکوت ایک جگہ اختیار کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ روایت ان میں سے تھی۔ جنہیں قبول کر لیا جاتا ہے۔

گویا اس کے لیے کوئی تابع یا شاہد ہوگا۔ پھر امام ماردینی نے اس پر آپ رحمہ اللہ کا مؤاخذہ کیا۔ اسی طرح عقبہ بن اصم کے بارے میں آپ رحمہ اللہ کا سکوت، حالانکہ وہ متکلم فیہ ہے؛ اس لیے کہ عقبہ کی حدیث جو عطاء بن ابی رباح کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے شاہد ہے جو انہوں نے باب کے شروع میں ذکر کی ہے اور اس پر اعتماد کیا ہے۔ باقی رہا ان کا ثقات کی جرح کرنا یا مجروحین کو ثقہ قرار دینا، تو ہم نہیں جانتے کہ آپ رحمہ اللہ نے اس پر جرح کی ہے جس کی سب نے توثیق کی ہو یا اس کی توثیق کی جس پر سب نے جرح ہو۔ بلکہ وہ اجتہاد کرتے تھے اور ناقدین کے اقوال میں انتخاب کرتے تھے جو ان کی نظر میں صحت کے زیادہ قریب ہوتا۔ مثلاً عبداللہ بن زمر، امام بیہقی رحمہ اللہ نے ترمذی اور بخاری سے اس کی توثیق نقل کی اور اسے ثقہ قرار دیا جبکہ ماردینی نے ابن مسهور، ابن معین اور ابن حبان سے اس کا ضعف نقل کیا تو اسے ضعیف قرار دیا۔ اسی طرح قاسم بن محمد۔

④ باقی رہا ان کا احادیث پر حکم لگانے میں امام بیہقی پر اعتراض کرنا تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے سعید بن مسیب کی اس حدیث پر حکم لگایا کہ اس کی سند درست ہے، یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابتغوا في اموال اليتمى۔ یتیموں کے اموال میں طلب کرو۔ اور اس حدیث کے لیے عمر رضی اللہ عنہ کے شواہد ہیں۔ اس پر ماردینی نے یہ کہتے ہوئے تنقید کی کہ یہ کیسے صحیح ہو سکتی ہے۔ اس لیے کہ صحت کی شرائط میں متصل ہونا بھی ہے اور سعید بن مسیب عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے تیسرے سال پیدا ہوئے۔

یہ امام مالک رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے اور ان کے سماع کا انکار کیا ہے۔

اور ان کے حدیث پر حکم لگانے میں یہ اعتراض بھی ہے کہ وہ بعض اوقات کسی حدیث کی ایک سند پر صحیح ہونے کا حکم لگاتے اور کبھی اسے حسن کہہ دیتے۔ اس کے باوجود کہ اس میں مجہول راوی بھی ہوتا ہے۔ اور اس سند کی نص جیسے کہ آ رہا ہے أخبرنا ابوالحسن علی بن محمد مقری أنبأ الحسن بن محمد بن إسحاق، حدثنا یوسف بن یعقوب القاضی، حدثنا أبو ربیع، حدثنا أبو عوانة عن أبی بشر عن أبی عمیر بن أنس، عن عمومة له من اصحاب النبی ﷺ ...... الحدیث۔ اس کی سند صحیح ہے اور ابوعمیر نے اپنی پھوپھی سے روایت کیا ہے، جس نے نبی ﷺ کے صحابہ سے نقل کیا ہے اور صحابہ تمام ثقہ تھے۔ برابر ہے کہ انہوں نے سنا ہو یا نہ سنا ہو۔

ماردینی نے اس پر تین امور میں اعتراض کیا ہے۔

① انہوں نے ابواب العیدین میں گزری ہوئی تمام روایات کی اسناد کو یہاں حسن اور وہاں صحیح قرار دیا ہے۔

② ابوعمیر مجہول ہے جیسا کہ ابن عبدالبر نے کہا۔

③ یہ کہ ان کا قول تمام ثقات ہیں یہ ان کے کلام کے مخالف ہے جو باب فضل الحدث میں گزر چکا ہے۔

پہلے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ شاید صحت اور حسن ان کے نزدیک برابر ہیں؟ اور مراد یہ ہے کہ اس کی سند مقبول ہے۔ رہا دوسرا اعتراض تو ہم اس کی موافقت نہیں کرتے، کیونکہ ابوعمیر بن انس، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ کے رجال میں سے ہیں اور ابن حزم اور منذر نے ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے فرمایا: یہ ان کی توثیق ہے۔ رہا تیسرا اعتراض تو اس میں ہم ماردینی کی موافقت کرتے ہیں۔ اور یہ گزر چکا ہے اور میں نے تابعی کے قول "حدثنی رجل من الصحابة" سے امام بیہقی کے موقف کی وضاحت کر دی ہے اور اس میں ان کا اضطراب بھی بیان کر دیا ہے۔

④ اور حدیث سے حکم مستنبط کرنے میں ان کی تنقید کے مظاہر بہت سے ہیں اور شاید وہ تو دونوں حضرات کے درمیان مذہبی اختلافات کی طرف لے جائیں۔ سو بیہقی شافعی ہے۔ اسی طرح ماردینی حنفی ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں نبی ﷺ کے ذکر کے وجوب میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد (ورفعنا لك ذكرك) [الشرح ٤] سے استدلال کیا ہے اور مجاہد نے اس کی تفسیر بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ میرا ذکر نہیں ہوگا ہاں اگر تیرا ذکر ہو۔ أشهد ان لا اله الا الله و اشهد أن محمدا رسول الله۔ امام ماردینی نے امام بیہقی پر آیت اور اثر سے استدلال کرنے پر اعتراض کیا ہے کہ رفعنا خبر ہے اس میں عموم نہیں اور اس سے کلمہ شہادۃ مراد ہے۔ جیسا کہ مجاہد کی تفسیر میں ہے اور ماردینی نے فرمایا: اگر تو کہے تو ہم رفعنا کو خبر بمعنی امر بنا لیتے ہیں تو میں کہوں گا: اگر اس میں امر بنایا جائے جو وجوب کے لیے ہے تو اجماع کی مخالفت لازم آتی ہے۔

سو ہم کسی کو نہیں جانتے جو (خطبہ میں) اللہ تعالیٰ کی طرح آپ ﷺ کے ذکر کے وجوب کا قائل ہو اور اگر اسے استحباب کے لیے بنایا جائے تو استدلال ہی باطل ہو جاتا ہے اور یہ مقبول تنقید ہے۔ اسی طرح امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس عنوان کے تحت ایک

باب باندھا ہے کہ کیا میت کو قمیص میں غسل دینا مستحب ہے اور اس کے مستحب ہونے پر استدلال اس سے کیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل میں اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا: آپ کے کپڑے اتارے جائیں جیسے ہم عام مردوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ بعض نے کہا: ہم آپ کو کپڑے میں ہی غسل دے دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اونگھ طاری کر دی۔ یہاں تک کہ گھر کے ایک کونے سے ایک کہنے والے نے کہا: آپ کو کپڑوں میں ہی غسل دے دو۔ معلوم نہیں وہ کون تھا۔ سو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اس حال میں کہ آپ پر قمیص تھا۔

امام ماردینی نے قمیص میں میت کو غسل دینے کے مستحب ہونے پر استدلال کرنے پر اعتراض کیا ہے کہ یہ تو صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ اور "کما نجرد موتانا" کے الفاظ اس پر دلیل ہیں کہ کپڑے اتارنا ان کی عادت تھی اور ان کے ہاں مشہور تھی اور یہ چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مخفی نہیں تھی۔ بلکہ ظاہر یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ان کو حکم فرماتے تھے۔ اس لیے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم تک رک جاتے تھے اور اس لیے بھی کہ کپڑے اتارنا زندہ کی عادت ہے اور غسل میت کے لیے مناسب ہے۔ اور کبھی کبھی کپڑا اس چیز سے ناپاک بھی ہو جاتا ہے جو میت سے نکلے اور یہ چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محفوظ ہے کیونکہ آپ تو زندہ اور موت کی حالت میں پاک تھے۔ بخلاف آپ کے علاوہ کے۔ اور اس تنقید کی سچائی، صحت اور حسن تعلیل میں کوئی شک نہیں ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ کا استدلال یہاں درستگی کے خلاف ہے۔ کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت خاصہ کو امت کے لیے عام کر دیا۔

④ باقی رہا ان کا تراجم میں تنقید کرنا اور اس کے تحت آنے والی احادیث و روایات کے درمیان مناسبت میں تنقید کرنا تو ہمیں امید ہے کہ یہ نظر و فکر کے اختلاف کی وجہ سے ہے۔ جتنا اس مادۂ علمیہ سے استنباط کرنا اور سمجھنا ممکن ہے جو عنوان کے تحت ہے۔

مثلاً امام بیہقی رحمہ اللہ نے باب اعواز الماء بعد طلبہ کے عنوان کے تحت ایک باب قائم کیا ہے اور اس میں یہ حدیث ذکر کی ہے: ہمیں لوگوں پر تین وجوہ سے فضیلت دی گئی ہے...... اور اس نے ہمارے لیے مٹی کو پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا جب ہم پانی نہ پائیں۔

ماردینی کا کہنا ہے: اس حدیث میں طلب ماء نہیں ہے۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے پانی نہ ہونے سے اس کے متعلق بحث کرنے اور اولاً اسے طلب کرنے پر رہنمائی لی ہو اور کبھی کبھی علمی مواد کی عنوان کے ساتھ بعید کی مناسبت ہوتی ہے۔

جیسے امام بیہقی رحمہ اللہ نے باب الأذان فی المنارۃ میں فرمایا اور اس کے تحت بنو نجار کی ایک عورت کی حدیث نقل کی۔ وہ فرماتی ہیں: میرا گھر مسجد کے اردگرد تمام گھروں میں اونچا لمبا گھر تھا۔ بلال رضی اللہ عنہ اس پر چڑھ کر فجر کی اذان دیتے تھے...... الحدیث۔ ماردینی نے اس پر تنقید کی کہ یہ مناسبت بعیدہ ہے۔ لیکن مناسبت میری رائے کے مطابق قریب ہی ظاہر ہوگی؛ اس لیے کہ منارۃ سے غرض یہ ہے کہ مؤذن اونچی جگہ پر ہو۔ یہی اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے۔

اسی طرح عنوان کی کوتاہی اور عدم دقت پر بھی اعتراض کیا۔ جیسے امام بیہقی نے فرمایا: باب جھر الإمام بالتکبیر اور اس

میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ آپ بلند آواز سے تکبیر کہتے جس وقت افتتاح کرتے اور جس وقت رکوع کرتے اور سمع الله لمن حمده کہنے کے بعد۔ امام ماردینی نے اس پر اعتراض کردیا کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ امام تکبیر تحریمہ بلند آواز سے کہے۔ اور حدیث وہ ہے جس میں امام کی تکبیر کے بلند ہونے کی صراحت ہے۔ اس پر امام ماردینی اعتراض کیا ہے کہ یہ واضح طور پر ضعیف ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ کا عنوان انتہائی دقیق ہے۔ ہمارا حق ہے کہ ہم ماردینی سے پوچھیں کہ کیا اس میں امام بیہقی رحمہ اللہ وہ حدیث نہیں لائے جو تکبیر تحریمہ کے بلند آواز سے کہنے پر دلیل ہے۔

⑤ اسی طرح ماردینی نے ان پر اعتراض کیا کہ وہ (ان کی نظر میں) اصول فقہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے آپ رحمہ اللہ پر لغت کے مفہوم میں اعتراض کیا ہے اور عام کو مطلق کا نام دینے میں بھی اور قراءتِ شاذہ کے ساتھ استدلال کرنے پر بھی۔ اس کے باوجود کہ یہ ماردینی کے مذہب کے اصول سے بھی اتفاق رکھتا ہے۔

لیکن یہ امام بیہقی کے مذہبی اصول سے اختلاف رکھتا ہے اور ہم نے اس بحث کی طرف دیگر جگہوں میں اشارہ کردیا ہے۔

یہ باب بھی لائق ذکر ہے کہ ہم اسے ماقبل کی طرف منسوب کرنا پسند کرتے ہیں۔ امام ماردینی نے علامہ بیہقی پر غایت اور شرط دونوں کے مفہوم میں استدلال پر بھی اعتراض کیا ہے۔ اور یہ باب الحائض لا توطأ حتى تطهر و تغتسل میں ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس پر اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ [البقرہ ۲۲۲] سے استدلال کیا ہے۔ اس کی تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے اس قول سے کی، جب وہ خون سے پاک ہو جائیں اور پانی سے پاکی حاصل کریں۔ یہ رائے اگرچہ امام بیہقی کے اجتہاد سے نہیں ہے تو ان کا اسے اختیار کرنا اور اس سے سکوت کرنا گویا اس کی موافقت کرنا ہے اور امام ماردینی نے اس پر یہ کہتے ہوئے رد کردیا کہ اس تفسیر کے مطابق آیت کا شروع والا حصہ خون کے انقطاع کے بعد غسل کرنے سے پہلے جماع کے جواز کا تقاضا کرتا ہے۔ اور آیت کا آخری حصہ اس کی حرمت کا اس شرط کے مفہوم کے باب سے تو دونوں مفہوموں کی دلالت باہم معارض ہوگئی اور غایت کے مفہوم میں ایک جماعت نے کہا ہے۔ انہوں نے صفت یا شرط کے مفہوم کا قول نہیں کیا۔ اس وجہ سے بہتر یہ ہے کہ غایت کے مفہوم کو مقدم رکھا جائے۔ اور ان اصول میں سے جن پر ماردینی نے اعتراض کیا ہے آپ رحمہ اللہ کا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً وجوب کے لیے مفید بنا دینا ہے اور اس پر چند جگہوں میں بعض احکام سے استدلال کیا ہے۔ مثلاً باب ما يستدل به على وجوب التحميد یعنی جمعہ کے خطبہ میں حمد کے وجوب میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن یہ ہوتا تھا کہ اللہ کی حمد کرتے اور اس کی تعریف کرتے۔

ماردینی نے یہ کہتے ہوئے اعتراض کیا ہے، اسی طرح جیسے گزر چکا ہے۔
محض فعل سے وجوب پر استدلال کیا ہے۔

اسی طرح ماردینی نے فعل صحابہ سے استدلال پر بھی اعتراض کیا ہے۔ اس وجہ سے وہ امام شافعی رحمہ اللہ کے جدید مذہب کی

مخالفت بھی کر جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ رحمۃ اللہ کا اس روایت سے استدلال جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ام عطیہ سے نقل کی۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی کے غسل کی کیفیت کو بیان کرتی ہیں کہ ہم نے ان کی تین مینڈھیاں بنادی تھیں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ نے اس فعل سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ عورت کی میت کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائی جائیں۔ اس پر ماردینی نے عیب لگایا ہے اور قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ام عطیہ کے فعل کی معرفت منقول نہیں ہے اور ابن حنبل سے منقول ہے کہ انہوں نے اس کا انکار کر دیا ہے اور اس کی نسبت ابن قدامہ صاحب المغنی کی طرف کی ہے۔

⑨ اسی طرح ماردینی نے امام بیہقی رحمۃ اللہ کی لغت پر اعتراض کیا ہے۔ اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ کی لغت پر بھی جب امام بیہقی رحمۃ اللہ اس پر راضی ہوں۔ مثلاً انہوں نے کلمۃ "استو کف" کی تفسیر میں جو وضو کی احادیث میں آیا ہے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جن سے یہ مفہوم ہو رہا ہے کہ وہ کف سے مشتق ہے۔ لیکن ماردینی کی رائے یہ ہے کہ وہ "وکف" سے مشتق ہے مثلاً اہل لغت کا قول ہے: وکف المطر۔

اسی طرح کلمۃ شؤن الرأس۔ امام بیہقی نے فرمایا: اسی طرح ہماری کتاب میں ہے یعنی شنون اور أهل لغت کہتے ہیں: سور أوشوی اور انہوں نے فرمایا: سورۃ: أعلاہ شواہ: جلدہ اور ماردینی کی رائے یہ ہے کہ أهل لغت شنون کو بھی مواصل الرأس کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ اصمعی وغیرھم سے منقول ہے۔

اور اسی سے ہے کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ کلمۃ تختلف کی تفسیر جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول میں ہے کہ ہمارے ہاتھ اس میں مختلف ہوتے ہیں۔ یعنی برتن میں۔ اس طرح کرتے ہیں کہ وہ دونوں اپنے ہاتھ اس میں ڈالتے تھے اور یہ اکٹھے مشروع ہے۔ ماردینی نے اس پر رد کیا ہے کہ یہ اختلاف کا معنیٰ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا معنیٰ تعاقب ہے یعنی ایک کا دوسرے کے بعد داخل کرنا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً﴾ [الفرقان ٦٢]

اور انہوں نے امام بیہقی پر موصوف کی صفت کی طرف اضافت کرنے پر بھی اعتراض کیا ہے اور یہ ناجائز ہے اور جب کلامِ عرب میں وارد ہو تو اس کی تاویل کی جائے گی۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ نے ایک عنوان میں فرمایا: باب فرائض الخمس اور صحیح یوں ہے: الفرائض الخمس۔ اسی طرح امام بیہقی رحمۃ اللہ کلمہ "بدنت" کی تفسیر کی جو اس حدیث میں آیا ہے: "لا تسبقونی بالرکوع والسجود فانی قد بدنت" "رکوع اور سجدوں میں مجھ سے آگے نہ بڑھو اس لیے کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں" امام بیہقی رحمۃ اللہ نے فرمایا: ہمارے شیوخ سے "بدنت" محفوظ نہیں ہے۔ ابو عبید نے بدّنت تشدید کے ساتھ کو اختیار کیا ہے اور دال کو نصب دیا ہے۔ یہ کبرت کے معنیٰ میں ہیں باقی رہا بدنت دال کے رفع کے ساتھ تو آپ کی مراد یہ تھی کہ زیادہ گوشت والا ہو گیا ہوں۔ ماردینی نے آپ پر اعتراض کیا کہ دوسری تفسیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائق نہیں ہے اور نہ ہی آپ کے اوصاف میں سے ہے اور اسے ابو عبید ھروی کی طرف منسوب کیا ہے۔

اور ہمیں معلوم نہیں کہ ماردینی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدانۃ کے ساتھ متصف ہونے کا کیسے انکار کیا ہے یعنی زیادہ گوشت والا

ہونا۔ حالاں کہ ایک سے زائد حدیثوں میں آپ ﷺ کے اس سے متصف ہونے کا ذکر ہے۔ مثلاً ایک روایت میں حضرت سیدہ عائشہ ؓ آپ ﷺ کا یہ وصف بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ بوڑھے ہوئے اور گوشت زیادہ ہو گیا تو سات کے ساتھ وتر بنا لیتے (رواہ البیہقی) اور ابوامامہ کی روایت میں ہے کہ جب آپ بھاری جسم والے ہو گئے اور گوشت بڑھ گیا تو تین کے ساتھ وتر بنایا (رواہ البیہقی) اور بھی بہت سی جگہیں ہیں جن میں ماردینی نے اعتراض کیا ہے اور گزر چکا جو ہم نے ان میں سے بعض اعتراض امام بیہقی ؒ کی ثقافت لغویہ کو بیان کرتے ہوئے ذکر کیے ہیں۔ جیسے انہوں نے لفظ سائر کو جمیع کے معنی میں استعمال کیا ہے اور حیث کو زمانہ کے لیے اور آپ ؒ کی کسی کلمہ کی تفسیر کرنا اور اس کو ضبط کرنا۔

⑦ اور وہ امور جن میں امام ماردینی نے بیہقی ؒ پر اعتراض کیے ہیں یہ بھی ہے کہ آپ ؒ کسی حدیث کو صحیحین میں سے کسی ایک کی طرف یا دونوں کی طرف منسوب کرنے میں بھول گئے ہیں اور ہم اس بارے میں گزشتہ اوراق میں بحث کر چکے ہیں۔ اور ہم اس کتاب کو چھوڑنے سے پہلے پسند کرتے ہیں کہ امام ماردینی کے تنقیدی نظریات، ان کی گہرائی بہت سے مواقع میں ان کی موضوعیت کے متعلق اپنی پسندیدگی کا اظہار کر دیں۔

اور ان سے سنن کبریٰ کو دیگر کتب کی بنسبت جو فائدہ پہنچا۔ حتیٰ کہ سنن کبریٰ پڑھتے ہوئے جوھر النقی سے مستغنی ہونا درست نہیں ہے۔

⑥ سنن کبری کی چالیس احادیث:

یہ چند صفحات کا ایک کتابچہ ہے جس میں سنن کبریٰ کی جلد اول سے چالیس حدیثیں جمع کی گئی ہیں۔ اور ان کا انتخاب شیخ ابوالمعالی علی بن عبدالکافی نے ۸۹۸ھ میں کیا۔ تمام احادیث بکھری ہوئی ہیں، ان سے کوئی خاص غرض مقصود نہیں تھا۔ صرف چالیس احادیث جمع کرنا مقصود تھا اور انہوں نے حدیث کی ابتدا عبداللہ بن عباس ؓ کی حدیث سے کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا کندھا کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور اختتام ابن عمر ؓ کی حدیث پر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا: اور موزوں پر مسح کیا۔

اور مؤلف نے اس میں سوائے اسناد حذف کرنے کے کوئی اور کام نہیں کیا ہے اور اس کا ایک نسخہ دار الکتب المصر یہ سے ملا، جو حدیث نمبر ۴۲۲ کے تحت تھا۔

سنن کبریٰ کے بارے میں علماء کی آراء:

امام بیہقی ؒ کی کتب نے اپنے قارئین کی پسندیدگی کا وافر حصہ حاصل کیا ہے اور یہ سب ان کے علمی مواد، حسن تصنیف اور باریک بینی کی وجہ سے ہے اور سنن کبریٰ ان کتب میں سب سے زیادہ اہم اور مشہور ترین ہے۔ امام بیہقی کی کتب بشمول سنن کبریٰ پھیلانے میں فضیلت عموماً محدث حافظ ھبۃ اللہ ابن عساکر اور محدث ابوالحسن المرادی کی طرف لوٹتی ہے۔

ان دونوں کے طریق سے شام میں پھیل گئیں۔ اسی طرح عراق اور اردگرد کے علاقوں میں بھی پھیل گئیں۔ اور علماء اور درس دینے والوں کی سنن کبریٰ کی طرف متوجہ ہونے پر دلیل یہ ہے کہ یہ بڑے بڑے اسلامی مدارس میں پڑھائی جاتی رہی اور اس کے مقدمہ میں مدرسہ نظامیہ کا بھی ذکر ہے۔ اور اس میں اسے ابوالحسن احمد بن اسماعیل بن یوسف قزوینی پڑھاتے تھے اور شام میں مدرسہ اشرفیہ میں بھی پڑھی جاتی ہے اور ہمیں سنن کبریٰ ابن صلاح کی روایت سے پہنچی ہے اور اس میں مدرسہ اشرفیہ میں طلبہ کی مجالس ہوتی تھیں۔

اس نکتہ کی وجہ سے ہمارے لیے یہ بحث انتہائی اہم ہے کہ ہم ان علماء کی آراء معلوم کریں جنہوں نے اس کو پڑھا ہے اور اس کے بارے میں اپنی آراء ذکر کریں۔

اور ہم نے صرف ان کے ذکر پر اکتفاء نہیں کیا جنہوں نے اس کی تعریف کی ہے بلکہ ہم عنقریب ان کی آراء بھی ذکر کریں گے جنہوں نے سنن کبریٰ پر عیب لگایا ہے۔ اسی طرح ہم قدماء کی آراء ذکر کرنے پر اکتفاء نہیں کریں گے بلکہ ہم محدثین کی آراء ذکر کرنے کی کوشش بھی کریں گے۔

ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ کی رائے:

آپ رحمہ اللہ نے (تبیین کذب المفتری میں) امام بیہقی رحمہ اللہ کی تصنیفات کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: پھر وہ تصنیف و تالیف میں مشہور ہو گئے اور تقریباً ایک ہزار جز و تالیف کیے۔ ان سے پہلے اتنا کام کسی نے نہیں کیا اور اپنی کتب میں حدیث اور فقہ کو جمع کر دیا۔ اور علل حدیث کو بیان کیا، صحیح و سقیم کو بیان کیا اور احادیث کے درمیان تطبیق کی صورتوں کو ذکر کیا۔ پھر فقہ اور اصول فقہ بیان کیے اور عربی عبارات کی تشریح فرمائی اور یہ تمام اوصاف جتنے سنن کبریٰ میں ہیں اتنے امام بیہقی رحمہ اللہ کی کسی دوسری کتاب میں نہیں۔

ابن صلاح عثمان بن عبدالرحمٰن شہرزوری متوفی ۶۴۳ھ کی رائے:

ابن صلاح نے محدث کی ثقافت کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے اور جو اس کے لیے ضروری ہے یعنی وہ امہات کتب حدیث پر اطلاع حاصل کرے اور توجہ کو صحیحین کی طرف مقدم کرے پھر سنن ابی داؤد، نسائی، ترمذی وغیرہ۔ پھر فرمایا: اور وہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی سنن کبریٰ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ اس باب میں ہمارے علم میں اس کی مثال کوئی نہیں۔ آپ رحمہ اللہ اپنے اقوال پر علوم حدیث سے مثالیں ذکر کرنے کا خوب اہتمام فرماتے۔

علامہ شمس الدین ابو عبداللہ ذھبی متوفی ۷۴۸ھ کی رائے:

امام ذہبی رحمہ اللہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی کتب کی تعریف عموماً ان الفاظ سے فرماتے ہیں:

امام بیہقی رحمہ اللہ کی تصانیف بڑے مرتبے والی اور بے انتہا فائدے والی ہیں۔ بہت کم ایسے ہیں جنہوں نے اپنی تالیفات کو

امام ابوبکر کی طرح عمدہ بنایا۔ سو عالم کے لیے مناسب ہے کہ ان پر متوجہ رہے خاص طور پر سنن کبریٰ کی طرف۔

شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے فرمایا، جو ایک مجتہد تھے کہ میں نے اسلامی کتب میں ان کتب کی مثل نہیں دیکھی۔ ابن حزم کی محلی، ابن قدامہ کی مغنی، (میں کہتا ہوں: شیخ عزالدین نے سچ فرمایا) اور تیسری امام بیہقی رحمہ اللہ کی سنن کبریٰ ہے چوتھی ابن عبدالبر کی تمہید ہے۔ سو جس نے یہ مدون کتابیں حاصل کرلیں اور وہ انتہائی ذہین مفتی بھی ہو اور ان کا خوب مطالعہ کرے تو وہ حقیقی عالم ہے۔

ابن سبکی عبدالوہاب بن تقی الدین سبکی متوفی ۷۷۱ھ کی رائے:

ابن سبکی رحمہ اللہ نے سنن کبریٰ کے متعلق فرمایا: علم حدیث میں اس کی مثل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔

ابن تیمیہ ابوالعباس بن احمد بن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ کی رائے:

ابن تیمیہ رحمہ اللہ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا جو انس بن مالک سے منقول ہے، یعنی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جماعت سفر کرتے تھے، بعض ہم میں روزے دار ہوتے اور بعض بے روزہ۔ بعض ہم میں سے قصر کرتے اور بعض اتمام کرتے، فرماتے: یہ بلاشک وشبہ جھوٹ ہے اور زید العمی جو حضرت انس سے اس روایت کو نقل کرتا ہے علماء کے اتفاق سے متروک ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ روزے سے تھے اور اس روایت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں اکیلے نماز پڑھتے تھے۔ بلکہ وہ تو آپ کی نماز کی طرح نماز پڑھتے تھے بخلاف روزے کے۔ تو انسان کبھی روزے سے ہوتا ہے اور کبھی بے روزہ۔ سو یہ حدیث جھوٹی ہے۔

اگرچہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا ہے اور اس کا انہوں نے انکار کیا ہے اور اہل علم نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ ایسے آثار نہیں لیتے جو ان کے مخالفین کے حق میں ہوتے اور ان آثار کو لے لیتے جو خود ان کے حق میں ہوتے اور وہ آثار سے دلیل حاصل کرتے اور اگر ان کے مخالفین بھی ان سے استدلال کرتے تو اس کے ضعف کو واضح کردیتے اور اس میں نکتہ چینی کرتے اور وہ اپنے علم ودین کے باوجود اس میں وہ لاتے جس سے مقصود یہ ہوتا کہ اقوالِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علماء میں سے کسی ایک کے موافق کردیں نہ کہ دوسرے کے۔ جو اس طریقے پر چلا اس کے دلائل بے کار ہوگئے اور اس پر ناحق تعصب کی ایک قسم ظاہر ہوگئی۔

اس کلام میں چند اغلاط کی نشاندہی:

① ان کا یہ کہنا کہ زید عمی بالاتفاق متروک ہیں خطا ہے علماء کا اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ ان کے متروک ہونے پر وہ متفق نہیں ہیں۔ جیسا کہ ان کے بارے میں ابن معین نے فرمایا: وہ صالح ہے اور کبھی فرمایا: لاشی ہے اور کبھی فرمایا: ضعیف یکتب حدیثہ اور ابوحاتم نے فرمایا: ضعیف یکتب حدیثہ اور دارقطنی نے فرمایا: صالح اور نسائی نے انہیں ضعیف قرار دیا اور ابن عدی نے فرمایا: شاید شعبہ نے ان سے زیادہ ضعیف سے روایت نہیں لی اور سعدی نے کہا: متماسک ہے۔ اسی طرح انہوں

نے ان کے متروک ہونے پر اتفاق نہیں کیا۔ بلکہ ان کی اس بری حالت کو بیان کیا کہ وہ ضعیف ہیں پھر بھی حدیث لکھی جائے گی۔ یعنی اس کی متابعت کی جائے گی اور اعتبار کیا جائے گا۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی باب من ترك القصر في السفر غير رغبة عن السنن کے آخر میں ان کی حدیث ذکر کی ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ ابن تیمیہ نے اسے کیسے متروک قرار دیا جس پر امام بیہقی رحمہ اللہ نے اعتماد کیا۔ باب کے شروع میں پھر اس میں تنقید کی جیسے آخر میں ذکر کیا۔ حالانکہ وہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں امام بیہقی پر اعتماد کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قصر بھی فرماتے اور اتمام بھی کرتے اور افطار بھی کرتے اور روزہ بھی رکھتے۔ حافظ علی بن عمر فرماتے ہیں: یہ سند صحیح ہے اور اس کے لیے ضعیف شواہد ذکر کیے اور ان کے ضعف کی وجہ بھی بیان کی اور آخر میں زید العمی کے طریقے سے حدیث انس ذکر کی اور وہ ضعیف ہے۔ لیکن یہ اسی طریقے پر ہے جسے ہم گزشتہ صفحات میں بیان کر چکے ہیں کہ وہ ضعیف کو ذکر کر دیتے ہیں لیکن اعتماد اسی پر کرتے ہیں جو پیچھے گزر چکی ہو۔

② انہوں نے اس حدیث کے جھوٹ پر اس سے استدلال کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر فرماتے تو آپ کی نماز کی طرح نماز پڑھتے۔ تنہا نماز نہیں پڑھتے تھے اور یہی صحیح ہے۔ لیکن وہ کیا کرتے جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر سفر کرتے معلوم نہیں؟

حدیث انس رضی اللہ عنہ سے یہ تعیین نہیں ہوتی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور نہ ہی یہ لازم آتا ہے کہ وہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی سفر کرتے تھے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم حدیث انس رضی اللہ عنہ کو سمجھیں کہ اس لیے کہ وہ سمجھتے تھے کہ سفر میں نماز قصر کرنے کی رخصت ہے۔ حتمی نہیں ہے یا وہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے تو اس کے صدقہ کو قبول کرو۔

بہر حال ابن تیمیہ امر کو وجوب دائمی پر محمول کرتے ہیں اور یہ تسلیم نہیں ہے۔

③ ان کا قول: ”اگرچہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس کو روایت کیا ہے تو یہ ان میں سے جس کا ان پر انکار کیا گیا ہے“ ہماری معلومات کے مطابق ان پر صرف ماردینی نے انکار کیا ہے جو الجوہر النقی کے مصنف ہیں۔ پھر علماء کے زید العمی کو ضعیف قرار دینے کا ذکر کیا اور ان میں سے امام بیہقی رحمہ اللہ خود بھی ہیں۔ جیسا کہ وہ ابن تیمیہ سے زیادہ باریک بین ہیں۔ جب انہوں نے مزی کا قول ذکر کیا کہ وہ مختلف فیہ ہے۔ اور اس کے ان پر انکار کا سبب اس بات کی طرف لے جاتا ہے کہ انہوں نے ضعیف کو ذکر کرنے میں باب کے آخر میں امام بیہقی کا طریقہ کار ذکر نہیں کیا اور وہ اس سے ماقبل پر اعتماد کر لیتے تھے۔ اسی وجہ سے وہ کسی تنقید کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوئے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جس پر انہوں نے اعتماد کر لیا تھا۔

④ ان پر مذہبی تعصب کا الزام لگانا بقیہ عبارت میں تو یہ قصہ ماقبل میں گزر چکا ہے۔ اور ہم صرف ماسبق سے وہ ذکر کریں گے کہ ہم یہاں تک پہنچے ہیں کہ امام بیہقی رحمہ اللہ صحیح حدیث بیان کرنے میں متعصب تھے۔ نہ امام شافعی کی پرواہ کرتے نہ ان کے علاوہ کی۔ کیونکہ بعض مسائل میں انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی مخالفت کی ہے اور بعض دوسرے مسائل میں امام ابو حنیفہ کی موافقت کی ہے جیسا کہ یہ بات گزر چکی ہے کہ ہم نے دونوں میں ہر ایک کا تذکرہ کر دیا ہے۔

لجنۃ المعارف العثمانیہ کی رائے:

آپ رحمہ اللہ کے بارے میں لجنۃ معارف عثمانیہ ہندیہ کے ممبران محققین نے کہا ہے کہ سنن کبریٰ امام بیہقی رحمہ اللہ کی مشہور اور تفصیلی تصنیف ہے۔ ان کی دیگر تصنیفات میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے اس میں مباحث فقہیہ کو بھی ذکر کیا ہے اور مسائل شافعیہ کے دلائل کو بھی جمع کیا ہے۔ اور احادیث مسندہ سے استنباط بھی کیا ہے۔ اسی طرح آثار موقوفہ سے بھی اور ہر حدیث کو متعدد روایات میں لائے ہیں اور مختلف طرق میں اور سند کے اعتراضات کے مطابق سند اور متن کے متعلق گفتگو بھی فرمائی ہے اور احادیث صحیحہ کی کتب سے استشہاد کیا ہے۔

سنن کبریٰ کے مخطوطات، مطبوعات اور ان سے نفع اٹھانے کا طریقہ:

اس کے ہندی محققین نے چار مخطوطوں پر اعتماد کیا ہے وہ یہ ہیں:

① نسخہ المدراسیۃ مصنف محمد سعید مدراسی

② نسخہ زبیدیہ مصنف: زین العابدین بہاری۔

③ نسخہ دار الکتب المصریہ یہ نسخہ ۹۔اجزا پر مشتمل ہے اور مختلف نمبرات کے تحت درج ہے۔

④ نسخہ رامغوریہ یعنی مکتبہ رامغور کا نسخہ

⑤ لیکن کیا یہ سنن کبریٰ کے تمام مخطوطات ہیں؟ حق یہ ہے کہ یہاں ایک اور نسخہ ہونا ضروری ہے ان نسخوں کے علاوہ بھی۔ اس لیے کہ ان نسخوں کے درمیان بعض اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ ہلکے پھلکے ہوتے ہیں اور وہ نسخہ جس پر ماردینی نے اعتماد کیا ہے اسے اپنی کتاب الجوہر النقی میں تعلیقاً ذکر کیا ہے۔

اور سنن کبریٰ کی ۱۰ جلدیں شائع ہوئی ہیں، پہلی طباعت ہندوستان میں ہوئی ۱۳۴۷ھ کو مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ کے مطبع میں اور دوبارہ اسے مطبع ہندیہ سے لے جا کر بیروت میں شائع کروایا گیا۔ یہ ۱۳۹۰ھ کی بات ہے۔

اور یہ وہی ایک نسخہ ہے جو تمام نسخوں میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ اور یہاں ایک اور نسخہ بھی ہے جو دار الکتب العلمیہ نے شائع کیا ہے۔ اس کے محقق کا گمان ہے کہ اس نے اسے مخطوط پر پیش کیا ہے اور جب بھی ہم نے اس پر اطلاع پائی تو ہمیں معلوم ہوا کہ کتاب تصحیفات اور تحریفات سے بھری ہوئی ہے اور بے فائدہ باتوں سے بھی۔ اللہ زیادہ جانتا ہے اور میں نے کتاب کی تخریج کے دوران اس کے ذکر کی کوشش کی ہے۔

کتاب میں ہماری کاوشیں

پہلی چیز سنن کبریٰ للبیہقی کے متن میں:

① ہم نے ہندی نسخہ پر اعتماد کیا ہے جس کا ذکر مقدمہ میں آ چکا ہے۔ پھر اس کے بعد ہم نے کتب سنن اور ان مدونات پر اعتماد کیا ہے جن پر امام بیہقی ؒ نے اعتماد کیا ہے۔ جیسے مستدرک، سنن دار قطنی، اور امام ابوداؤد کی سنن اور مراسیل میں اور ان کے علاوہ بہت سوں کی۔ نسخہ ہندیہ میں بہت سی جگہوں پر ہم نے راویوں کے ناموں میں تحریف دیکھی تو اسے متن میں تبدیلی کیے بغیر اسی جگہ تنبیہ کر دی ہے۔

② ہم نے کتاب پر اعراب لگائے ہیں۔

③ ہم نے آیات قرآنیہ کی تخریج وہیں کر دی ہے نیچے حاشیے میں نہیں کی۔

دوسری چیز تخریج:

① ہم نے کتاب کی تمام روایات کی تخریج کی ہے جن کی تعداد تقریباً ۲۱۸۱۲- احادیث تک پہنچی ہے اور اس میں مرفوع، موقوف اور مقطوع تمام شامل ہیں۔ اسی طرح کسی امام کا قول ہے تو وہ بھی شامل ہے۔ اسی وجہ سے ہمیں الجوہر النقی کے شائع کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ جو سنن کی تصحیح کرے جیسا کہ ہندی نسخے میں ہے۔ اور ہم کتاب الجوہر النقی اور اس کے ماخذ پر گفتگو کر چکے ہیں۔

② ہم نے راویوں کے تحریف شدہ یا ساقط الاعتبار ناموں کو محفوظ کیا ہے۔ انہیں متن کتاب میں ذکر نہیں کیا۔

③ ہم نے حدیث کا درجہ بیان کیا ہے تخریج کے شروع میں باب الاجمال میں تفصیل سے پہلے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ سند کو متن سے جدا کرنے کے ساتھ کتاب کو عوام اور داعیوں کے لیے طلب علم کے لیے مفید بنا دیتا ہے۔

④ جب کوئی حدیث بخاری، مسلم یا دونوں میں سے ایک کے ہاں ہو یا ذہبی کی سند سے تو ہم نے صرف ان کی طرف منسوب کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ ساتھ ساتھ اس کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔ جہاں مصنف ؒ سے منسوب کرنے میں غلطی ہوئی ہے۔

⑤ اگر صحیحین کے علاوہ کوئی کتاب ہے کہ مصنف ؒ نے اس کے مصنف سے روایت لی ہے جیسے حاکم، دار قطنی، شافعی، ابوداؤد اور مالک وغیرھم۔ تو ہم نے ان کی طرف منسوب کر دی ہے۔ تا کہ تصحیف لازم نہ آئے یا سند کے راویوں میں کوئی ساقط نہ

ہو جائے۔ اور یہ ایسا کام ہے کہ ہم نے کتاب کے مقابلہ سے دوسرے نسخوں کو مستغنی کر دیا ہے۔

⑥ ہم نے ہر حدیث کی تخریج ذکر نہیں کی اس اختصار کے حصول کے لیے جو کتاب کے طبعی حجم کے لیے مناسب ہے اور اس کی طرف بعض ناصحین نے اشارہ کیا تھا اور میں اس سے غافل تھا کہ اختصار محض اس میں ہے کہ اس میں اسناد نہ ہوں۔ سو اسناد کے ساتھ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

⑦ اگر اثر غیر صحیحین میں نہ ہو اور نہ ہی سنن کی دوسری کتب میں تو میں نے اپنی کوشش سند کے راویوں پر وقوف کرنے میں خرچ کی ہے۔ جو مصنف کے ہاں ہیں اور ان پر حکم لگایا ہے اور یہیں سے اثر پر حکم لگانا ہے ظاہر سند سے اس کے شواہد کے ساتھ اگر اس کے لیے شواہد ہوں۔

⑧ میں نے تخریج میں اس پر اکتفا کیا ہے جو بعض علتوں کو ذکر کرنے کے ساتھ اثر کے درجہ پر وقوف کا فائدہ دے۔ اگر وہ معلوم ہو تب۔ اسی طرح میں نے اس پر اکتفا کیا ہے جو صحت حدیث کا فائدہ دے جیسے اسے صحیحین یا کسی ایک کی طرف منسوب کرنا یا اس کا اصح الاسانید ہونا وغیرہ۔

⑨ کسی حدیث کے صحیح ہونے اور صحیحین یا کتب تسعہ میں نہ ہونے کی صورت میں میں کہتا ہوں ''اسنادہ صحیح وسندہ متصل'' اور اس مختصر جملے کا مطلب یہ ہے کہ میں حدیث کے راویوں میں سے ہر راوی کے پاس ٹھہرتا ہوں اور راویوں کے ایک دوسرے سے سماع کے دلائل سے واقف ہوں یا کم از کم امکان سماع کے۔ نہ کہ ہر ایک کو اختصار کی غرض سے لکھنا لیکن میں کبھی کبھی اس چیز کی نفاست لکھتا ہوں جس پر میں ٹھہرا اور اس کے بعد مجھے اس کی ضرورت پیش آئی۔

⑩ حدیث کے بارے میں نے مصنف کے کلام پر اکتفا کیا ہے اگر ممکن ہو یا پھر میں نے اس کا رد کیا ہے اس کے مخالفین علماء کے کلام کے ساتھ اگر اس کا کلام ظاہر رجحان والا ہو۔

⑪ میں نے بعض راویوں کے متعلق کلام کیا ہے جن کی وجہ سے حدیث میں علت ہو ہر راوی کے متعلق کلام نہیں کیا۔

⑫ اس حدیث کے وقت جو ان راویوں سے منقول ہے جن کے بارے میں علماء کا کلام مختلف ہے، میں نے ان کے کلام کے ساتھ علماء کے کلام کو بھی ترجیح دی ہے۔ اسی وجہ سے میں اس کی حدیث کے فوائد ذکر کرتا ہوں اور کتب رجال میں بعض مصنفین پر تعلیقات بھی، خاص طور پر تقریب میں حافظ کے لیے۔

⑬ میں نے ممکن حد تک حرص کیا ہے کہ تمام تعلیقات علماء کے کلام سے ہوں اور میں ان میں اپنا کلام داخل نہیں کرتا مگر توضیح یا اختصار کی غرض سے۔

⑭ میں نے متقدمین علماء کرام کے کلام کو نقل کرنے میں حرص کی ہے جو علت والے ہیں جیسے ابن حاتم، دارقطنی اور احمد وغیرھم۔

⑮ حدیث کے قبول کرنے میں علماء کے اختلاف کے وقت میں اختصار اور جہاں تک ممکن ہو ترجیح کی کوشش کرتا ہوں۔

⑯ میں کسی قول یا حکم کو اس کے قائل کا حوالہ دیے بغیر ترجیح نہیں دیتا۔

⑰ بعض راویوں سے حدیث نقل کرنے کی حالت میں بعض اوقات بعض راویوں کی کتب کے مصادر ذکر نہیں کرتا۔ تاکہ اس کی طرف محض فہرست کتاب دیکھنے سے ہی رجوع کرنا ممکن ہو۔

⑱ میں نے کتاب کی تخریج کے دوران بعض امور سے رجوع کیا ہے۔ کتاب کی طباعت کے دوران ان سے رجوع کرنا میرے لیے ظاہر نہیں ہوا، لیکن میں نے ان کی طرف اس جگہ تنبیہ کر دی، جہاں میرے لیے حق واضح ہو گیا۔ مثلاً دوسری جلد میں ایک راوی سدی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اور اس پر ان کے استاد کے ضعف کا ترتب ہے جن کا مدار اس پر ہے۔ پھر میں نے چھٹی جلد میں اس سے رجوع کر لیا۔ اسی طرح آئندہ ایڈیشن میں میرے لیے ان سے رجوع کرنا آسان ہو جائے گا۔

⑲ میں نے کتاب کے آخر میں کتاب کی تمام احادیث کی نمبرات کے ساتھ فہرست بنا دی ہے۔

اور آخر میں عرض ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جانتے ہیں جو اس کتاب کے حوالے سے کوشش کی گئی ہے۔

سو جب تو کوئی خلل (کمی کوتاہی) دیکھے تو اس کو بند کر دے

بلند تو وہی ذات ہے جس میں کوئی عیب نہیں اور وہی بلند و بالا ہے

اور میں ان تمام نصائح کا خیر مقدم کروں گا جو اس کے پڑھنے کی وجہ سے خاص میرے لیے ہوں گی اور ان چیزوں کے اضافے کا جو آئندہ ایڈیشن میں آنے کے قابل ہوں گی۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

اسے بندۂ گنہگار، اپنے رب سے عفو و رحمت کے امیدوار نے لکھا ہے۔

یعنی اسلام منصور عبدالحمید لواتی

سنن کبری للبیہقی تک میری سند

① میں اس کتاب کو اپنے شیخ فاضل نظر محمد بن شاہ باردانی فاریابی اوزبکی ﷾ سے روایت کرتا ہوں (اللہ ان کی عمر میں برکت دے) اور یہ ۱۶ شوال ۱۴۲۸ھ کی بات ہے۔

② اور اپنے شیخ اور استاذ جلیل یمن کے مؤرخ فضیلۃ الشیخ قاضی علامہ اسماعیل بن علی اکوع سے روایت کرتا ہوں۔ اللہ ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔

آگے سلسلۂ سند اس طرح ہے۔

③ شیخ ثابت بن سعد بہران یمنی (المتوفی ۱۴۰۰ھ)

④ شیخ حسین بن زعلی بن محمد العمری مغانی (المتوفی ۱۳۶۱ھ)

⑤ شیخ اسماعیل بن محسن بن عبدالکریم یمنی (المتوفی ۱۳۰۱ھ)

⑥ شیخ محمد بن علی بن محمد شوکانی (التوفی ۱۲۵۰ھ)
⑦ شیخ عبدالقادر بن احمد بن عبدالقادر الکوکبانی یمنی (التوفی ۱۲۰۷ھ)
⑧ شیخ سید سلیمان بن یحییٰ بن عمر الاھدل (التوفی ۱۱۹۷ھ)
⑨ شیخ محمد حیاۃ بن ابراہیم السندی المدنی (التوفی ۱۱۶۳ھ)
⑩ شیخ جمال الدین عبداللہ بن سالم بصری مکی (التوفی ۱۱۳۴ھ)
⑪ شیخ محمد بن علاء الدین صالح بن علی باہلی قاہری (التوفی ۱۰۷۷ھ)
⑫ شیخ سالم بن حسن شبشتری (التوفی ۱۰۱۹ھ)
⑬ شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن حمزہ رملی (التوفی ۱۰۰۴ھ)
⑭ شیخ زین الدین زکریا بن محمد انصاری قاہری (التوفی ۹۲۶ھ)
⑮ شیخ محمد بن مقبل بن عبداللہ حلبی (التوفی ۸۱ھ)
⑯ شیخ صلاح الدین محمد بن احمد بن ابی عمر صالحی (التوفی ۷۸۴ھ)
⑰ شیخ علی بن احمد بن عبدالواحد بن احمد فخر الدین ابن بخاری (التوفی ۶۹۰ھ)
⑱ شیخ منصور بن عبدالمنعم فراوی (التوفی ۶۰۸ھ)
⑲ شیخ محمد بن اسماعیل فارسی (التوفی ۵۳۹ھ)
⑳ شیخ امام بیہقی (التوفی ۴۵۷ھ)

کِتَابُ الطَّهَارَات

(۱) باب التَّطَهُّرِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

سمندر کے پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنے کا بیان

قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ﴿وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾ [الفرقان ٤٨] وَقَالَ ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ [النساء ٤٣]

(ش) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: ظَاهِرُ الْقُرْآنِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ كُلَّ مَاءٍ طَاهِرٌ: مَاءِ بَحْرٍ وَغَيْرِهِ، وَقَدْ رُوِيَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- حَدِيثٌ يُوَافِقُ ظَاهِرَ الْقُرْآنِ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ لاَ أَعْرِفُهُ.

ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ الَّذِي

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا﴾ [الفرقان ٤٨] ''اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی نازل کیا۔'' ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ [النساء ٤٣] ''پھر اگر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔'' ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر پانی پاک ہے خواہ وہ سمندر کا ہو یا کوئی اور، اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کی گئی ہے جو قرآن کے ظاہر کے موافق ہے اور اس کی سند کے مقام کو میں نہیں جانتا۔

پھر اس حدیث کو ذکر فرمایا:

(۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا: يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِ السُّنَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ دَاسَةَ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: ((سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)).

وَقَدْ تَابَعَ الْجُلاَحُ أَبُو كَثِيرٍ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ عَلَى رِوَايَتِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ.

[صحیح۔ اخرجہ ابوداؤد ۸۳، والترمذی ۶۹، والنسائی ۳۳۲]

(۱) سیدنا مغیرہ بن بردہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑی مقدار میں پانی لے کر جاتے ہیں، اگر ہم اس پانی کے ساتھ وضو کریں تو ہم پیاسے رہ جائیں، کیا ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کر لیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

(۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْجُلاَحُ أَبُو كَثِيرٍ أَنَّ ابْنَ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمًا فَجَاءَهُ صَيَّادٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَنْطَلِقُ فِي الْبَحْرِ نُرِيدُ الصَّيْدَ فَيَحْمِلُ مَعَهُ أَحَدُنَا الإِدَاوَةَ وَهُوَ يَرْجُو أَنْ يَأْخُذَ الصَّيْدَ قَرِيبًا، فَرُبَّمَا وَجَدَهُ كَذَلِكَ وَرُبَّمَا لَمْ يَجِدِ الصَّيْدَ حَتَّى يَبْلُغَ مِنَ الْبَحْرِ مَكَانًا لَمْ يَظُنَّ أَنْ يَبْلُغَهُ، فَلَعَلَّهُ يَحْتَلِمُ أَوْ يَتَوَضَّأُ، فَإِنِ اغْتَسَلَ أَوْ تَوَضَّأَ بِهَذَا الْمَاءِ فَلَعَلَّ أَحَدَنَا يُهْلِكُهُ الْعَطَشُ، فَهَلْ تَرَى فِي مَاءِ الْبَحْرِ أَنْ نَغْتَسِلَ بِهِ أَوْ نَتَوَضَّأَ بِهِ إِذَا خِفْنَا ذَلِكَ. فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: ((اغْتَسِلُوا مِنْهُ وَتَوَضَّئُوا بِهِ فَإِنَّهُ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)).

(ت) وَقَدْ تَابَعَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ سَعِيدًا عَلَى رِوَايَتِهِ إِلاَّ أَنَّهُ اخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: فَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-.

وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ: أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ.

وَرُوِيَ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكِنْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ.

وَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ.

وَعَنْهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ.
وَقِيلَ غَيْرُ هَذَا ، وَاخْتَلَفُوا أَيْضًا فِي اسْمِ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ فَقِيلَ كَمَا قَالَ مَالِكٌ ، وَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ.
وَقِيلَ سَلَمَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهُوَ الَّذِي أَرَادَ الشَّافِعِيُّ رضى الله عنه بِقَوْلِهِ :فِي إِسْنَادِهِ مَنْ لاَ أَعْرِفُهُ أَوِ الْمُغِيرَةَ أَوْ هُمَا إِلاَّ أَنَّ الَّذِي أَقَامَ إِسْنَادَهُ ثِقَةٌ أَوْدَعَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ الْمُوَطَّأَ وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السُّنَنِ.
وَقَدْ رُوِيَ الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-.[صحيح لغيره۔ أحرجه أحمد ۲/ ۳۷۸]

(۲) سیدنا مغیرہ بن بردہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شکاری آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سمندر میں شکار کی غرض سے سفر کرتے ہیں اور ہم میں سے کوئی پانی کا لوٹا بھی ساتھ لے لیتا ہے اور اسے امید ہوتی ہے کہ وہ قریب سے ہی شکار پکڑ لے گا، اکثر ایسے ہی ہوتا ہے، لیکن کبھی کبھار شکار نہیں پاتا حتیٰ کہ وہ سمندر میں فلاں جگہ تک پہنچ جاتا ہے اور وہ اپنے گمان میں وہاں پہنچنے والا نہیں تھا۔ کبھی اسے احتلام ہو جائے یا وہ بے وضو ہو جائے، پھر اگر وہ اس پانی سے غسل کرے یا وضو کرے تو شاید ہم میں سے کسی کو پیاس ہلاک کر دے۔ آپ سمندر کے پانی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا ہم اس کے ساتھ غسل یا وضو کر لیں جب ہمیں یہ ڈر ہو؟ رسول معظم ﷺ نے فرمایا: اس کے پانی سے غسل اور وضو کرو، اس لیے کہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

یہی حدیث حضرت علی بن ابی طالب، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں۔

(۲) قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ :وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هِنْدٍ الْفِرَاسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ ((مَنْ لَمْ يُطَهِّرْهُ الْبَحْرُ فَلاَ طَهَّرَهُ اللَّهُ)).
أَخْبَرَنَاهُ أَبُو حَازِمٍ: عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلِ الْفِرَاسِيَّ. [ضعيف جدًا۔ أخرجه الدارقطني ۱/ ۳۵]

(۳) (الف) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالعزیز بن عمر نے سعید بن ثوبان اور ابوہند فراسی کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کو سمندر کا پانی پاک نہ کرے اس کو اللہ تعالیٰ پاک نہ کرے۔''
(ب) ابراہیم بن مختار کہتے ہیں: عبدالعزیز بن عمر نے اس جیسی حدیث بیان کی ہے، لیکن فراسی کا نام ذکر نہیں کیا۔

(٤) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ مَيْتَةِ الْبَحْرِ فَقَالَ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ.

[صحیح۔ اخرجه الدارقطنی ۳۵/۱]

(۴) عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سمندر کے مردار کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

(۲) باب التَّطَهُّرِ بِالْعَذْبِ مِنْهُ وَالأُجَاجِ

سمندر کے میٹھے اور کڑوے پانی سے طہارت حاصل کرنے کا بیان

(۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى نَفَرٌ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالُوا: إِنَّا نَصِيدُ فِي الْبَحْرِ وَمَعَنَا مِنَ الْمَاءِ الْعَذْبِ، فَرُبَّمَا تَخَوَّفْنَا الْعَطَشَ فَهَلْ يَصْلُحُ أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنَ الْبَحْرِ الْمَالِحِ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ تَوَضَّئُوا مِنْهُ...)). وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [صحيح لغيره۔ أخرجه الحاكم ۲۳۹/۱]

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: ہم سمندر میں شکار کرتے ہیں اور ہمارے پاس (تھوڑا سا) میٹھا پانی ہوتا ہے۔ ہمیں پیاس کا ڈر ہوتا ہے۔ کیا ہمارے لیے درست ہے کہ ہم سمندر کے نمکین پانی سے وضو کرلیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم اس سے وضو کرلو......

(۳) باب التَّطَهُّرِ بِمَاءِ الْبِئْرِ

کنویں کے پانی سے طہارت حاصل کرنے کا بیان

(۶) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا النَّتْنُ وَالْجِيفَةُ وَالْمَحِيضُ وَالْكِلَابُ؟ فَقَالَ: ((الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ))

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السُّنَنِ، قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ.

(ق) قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: وَالْحَدِيثُ عَلَى طُهُورِهِ إِذَا لَمْ تُلْقَ فِي الْبِئْرِ نَجَاسَةٌ، فَإِذَا أُلْقِيَتْ فِيهَا

نَجَاسَةٌ فَمَعْنَى الْحَدِيثِ فِيمَا بَلَغَ قُلَّتَيْنِ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ ، وَدَلِيلُهُ يَرِدُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

(۶) (الف) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بضاعہ کنویں کے پانی سے وضو کرلیں اور اس میں گندگی، گلا سڑا گوشت، حیض والے کپڑے اور مردار کتے پھینکے جاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔'' [صحیح]

(ب) شیخ احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث میں اس کنویں سے طہارت حاصل کرنے پر دلیل ہے جس میں نجاست نہ پھینکی جائے۔ اگر اس میں نجاست پھینکی جائے تو حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ جب پانی دو مٹکے ہو اور (اس کا ذائقہ، رنگ اور بو) تبدیل نہ ہوئی ہو۔ اس کا ذکر اصل جگہ پر آجائے گا۔ ان شاء اللہ

(۴) باب التَّطَهُّرِ بِمَاءِ السَّمَاءِ

بارش کے پانی سے طہارت حاصل کرنے کا بیان

(۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِلاَلٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فِي مَاءٍ مِنَ السَّمَاءِ وَإِنِّي لأَدْلُكُ ظَهْرَهُ وَأَغْسِلُهُ. [ضعيف۔ أخرجه ابن طهمان فى مشيخته ۷]

(۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خود کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارش کے پانی میں دیکھا کہ میں آپ کی کمر مل رہا تھا اور اسے دھو رہا تھا۔

(۵) باب التَّطَهُّرِ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ

برف اور اولوں کے پانی اور ٹھنڈے پانی سے طہارت حاصل کرنے کا بیان

(۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَدْلُ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَنَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَالْوَسَخِ))

رَوَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ: مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ مِنْ أَوْجُهٍ عَنْ شُعْبَةَ.

(۸) مجزاۃ بن زاہر اسلمی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تیرے لیے آسمانوں اور زمین کے بھراؤ کے برابر تعریف ہے اور اس کے بعد جو تو چاہے اس چیز کے بھراؤ کے برابر بھی۔ اے اللہ! تو مجھے برف' اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔ اے اللہ! تو مجھے گناہوں سے پاک صاف کر دے اور ان کو دھو ڈال جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ صحیح۔ أخرجه مسلم [۲۰٤]

(۹) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ جَمِيعًا فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَدِيثِ: ((اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)) [صحیح۔ أخرجه البخاری ٦٠١٦ و مسلم ٥٨٩]

(۹) (الف) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے ہوئے یوں کہا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال......

(ب) بعض نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:

اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھو ڈال۔

(۲) باب التَّطَهُّرِ بِالْمَاءِ الْمُسَخَّنِ

گرم پانی سے طہارت حاصل کرنے کا بیان

(۱۰) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الأَسْلَعِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: كُنْتُ أُرَحِّلُ نَاقَةَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَأَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ، وَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الرَّاحِلَةَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُرَحِّلَ نَاقَتَهُ وَأَنَا جُنُبٌ، وَخَشِيتُ أَنْ أَغْتَسِلَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَأَمُوتَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: ثُمَّ وَضَعْتُ أَحْجَارًا فَأَسْخَنْتُ فِيهَا مَاءً فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ لَحِقْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقَالَ: ((يَا أَسْلَعُ مَا لِي أَرَى رَاحِلَتَكَ تَضْطَرِبُ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أُرَحِّلْهَا. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ قُلْتُ: فَأَسْخَنْتُ مَاءً فَاغْتَسَلْتُ. [ضعيف جدًا۔ أخرجه الطبرانی فی الكبير ۸۷۷]

(۱۰) سیدنا اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو سفر کے لیے تیار کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک سرد رات میں مجھے احتلام ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کا ارادہ کیا تھا۔ میں نے یہ ناپسند سمجھا کہ جنبی ہونے کی حالت میں آپ کی

سواری تیار کروں۔ میں ڈر گیا کہ اگر میں نے ٹھنڈے پانی کے ساتھ وضو کیا تو مر جاؤں گا۔ میں نے میں پتھر رکھے ان پر پانی گرم کیا، پھر غسل کیا، پھر رسول اللہ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسلع! میں تیری سواری کو مضطرب دیکھ رہا ہوں؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو تیار نہیں کیا۔ پھر مکمل بات ذکر کی اور عرض کیا: پھر میں نے گرم پانی سے غسل کیا۔

(۱۱) أَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَارِثِ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُسَخَّنُ لَهُ مَاءٌ فِي قُمْقُمَةٍ وَيَغْتَسِلُ بِهِ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. [صحيح لغيره۔ أخرجه الدارقطني ۱/ ۳۷]

(۱۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تانبے کے برتن میں پانی گرم کر کے غسل کرتے تھے۔

(۷) باب كَرَاهَةِ التَّطَهُّرِ بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ

دھوپ سے گرم ہونے والے پانی سے طہارت حاصل نہ کرنے کا بیان

(۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ: مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَكْرَهُ الاِغْتِسَالَ بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ، وَقَالَ: إِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ.

[ضعيف جدًا۔ أخرجه الشافعي في الأم والمسند كما في التلخيص ۱/ ۲۲]

(۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دھوپ سے گرم ہونے والے پانی سے غسل کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے: یہ برص (کوڑھ) کی بیماری کا باعث ہے۔

(۱۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لاَ تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ. [ضعيف۔ أخرجه الدارقطني في سننه ۱/ ۳۹]

(۱۳) حضرت حسان از ہر کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دھوپ سے گرم ہونے والے پانی کے ساتھ غسل نہ کرو، یہ برص (کوڑھ) کی بیماری کا سبب ہے۔

(۱٤) وَقَدْ رُوِیَ فِیهِ حَدِیثٌ مُسْنَدٌ: أَخْبَرَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ یُوسُفَ بْنِ أَحْمَدَ الأَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِیدٍ ابْنُ الأَعْرَابِیِّ

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَیْنِ: عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِیهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَسْخَنْتُ مَاءً فِی الشَّمْسِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ -صلی اللہ علیہ وسلم-: ((لاَ تَفْعَلِی یَا حُمَیْرَاءُ فَإِنَّهُ یُورِثُ الْبَرَصَ))

وَهَذَا لاَ یَصِحُّ. (ج) أَخْبَرَنَا الْفَقِیهُ أَبُو بَکْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِیُّ: خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ مَتْرُوکٌ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِیُّ قَالَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِیٍّ الْحَافِظُ: خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ أَبُو الْوَلِیدِ الْمَخْزُومِیُّ یَضَعُ الْحَدِیثَ عَلَی ثِقَاتِ الْمُسْلِمِینَ.

(ت) قَالَ: وَرَوَی هَذَا الْحَدِیثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ مَعَ خَالِدٍ: وَهْبُ بْنُ وَهْبٍ أَبُو الْبَخْتَرِیِّ وَهُوَ شَرٌّ مِنْهُ.

قَالَ الشَّیْخُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَی: وَرُوِیَ بِإِسْنَادٍ آخَرَ مُنْکَرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِکٍ عَنْ هِشَامٍ وَلاَ یَصِحُّ ، وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الأَعْسَمُ عَنْ فُلَیْحٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ.

(ج) أَخْبَرَنَا أَبُو بَکْرٍ الْفَقِیهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ عُمَرَ قَالَ: عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الأَعْسَمُ مُنْکَرُ الْحَدِیثِ ، وَلَمْ یَرْوِهِ عَنْ فُلَیْحٍ غَیْرُهُ وَلاَ یَصِحُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ. [موضوع۔ أخرجه الثقفی فی الثقفیات ۳/۲۱/۱]

(۱۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے دھوپ سے پانی گرم کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حمیرا! ایسا نہ کر، یہ برص کی بیماری کا سبب ہے۔

شیخ احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے جو منکر ہے۔

(۸) باب مَنْعِ التَّطَهُّرِ بِمَا عَدَا الْمَاءِ مِنَ الْمَائِعَاتِ.

پانی کے علاوہ دوسری مائع چیزوں سے طہارت حاصل کرنے کی ممانعت

(۱٥) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُوبَکْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِیهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُثَنَّی أَخْبَرَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلی اللہ علیہ وسلم-: ((الصَّعِیدُ الطَّیِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَی عَشْرِ سِنِینَ ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَکَ فَإِنَّ ذَلِکَ خَیْرٌ))

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِی کِتَابِ السُّنَنِ عَنْ مُسَدَّدٍ. [صحیح: سیاتی تخریجه]

(۱۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو (کا ذریعہ) ہے،

اگر چہ دس سال تک (پانی نہ ملے تو تیمم کرے) جب پانی مل جائے تو اسے اپنے جسم پر بہاؤ، یقیناً یہ بہتر ہے۔

(۹) باب التَّطَهُّرِ بِالْمَاءِ الَّذِى خَالَطَهُ طَاهِرٌ لَمْ يَغْلِبْ عَلَيْهِ

پانی میں کوئی پاک چیز کم مقدار میں مل جائے تو اس سے طہارت جائز ہے

(۱۶) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَأَتَانَا فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلاَثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ...)) وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ لأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ، وَأَبِي الْحُسَيْنِ: مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيِّ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ وَغَيْرِهِ. [صحيح۔ متفق عليه۔ سيأتي تخريجه في كتاب الجنائز]

(۱۶) سیدہ ام عطیہ انصاریہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بیٹی فوت ہوئیں تو آپ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ''اس کو پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اس کو طاق عدد میں غسل دو، یعنی تین مرتبہ، پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر اس کی ضرورت ہو اور آخر میں کافور لگاؤ یا (یوں کہا) کافور کا کچھ حصہ لگاؤ۔''

(۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتِ: اغْتَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَمَيْمُونَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ. [صحيح۔ أخرجه النسائي ۲٤۰]

(۱۷) حضرت ام ہانی ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت میمونہ ؓ نے ایک ہی برتن سے غسل کیا، اس میں آٹے کے نشانات تھے۔

(۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ عَنْ رَجُلٍ عن أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ فَذَكَرَتْ قِصَّةَ الْفَتْحِ قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- وَعَلَى وَجْهِهِ رِيحُ الْغُبَارِ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ اسْكُبِي لِي غُسْلاً. فَسَكَبَتْ لَهُ فِي جَفْنَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ، وَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ. وَقَدْ قِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَالَّذِي رُوِّينَاهُ مَعَ إِرْسَالِهِ أَصَحُّ.

[صحيح لغيره۔ أخرجه الحميدي في مسنده ۳۳۱]

(۱۸) حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا نے کسی (جنگ کی) فتح کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کے چہرے پر گرد پڑی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! میرے نہانے کے لیے پانی رکھو، انہوں نے ایک بڑے برتن میں جس میں آٹے کے نشانات تھے پانی رکھا اور آپ ﷺ کے لیے پردہ کیا۔ آپ ﷺ نے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔

(۱۹) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- أَيَّامَ الْفَتْحِ ضُحًى ، فَأَمَرَ بِمَاءٍ فَسُكِبَ لَهُ فِي قَصْعَةٍ كَأَنِّي أَرَى أَثَرَ الْعَجِينِ فِيهَا ، وَأَمَرَ بِثَوْبٍ فَسَتَرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَاغْتَسَلَ ، وَصَلَّى صَلاَةَ الضُّحَى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ.

[منكر الاسناد۔ هذا اسناد منكر جدًا۔ فيه خارجة بن مصعب]

(۱۹) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس فتح مکہ کے دن چاشت کے وقت آئی۔ آپ ﷺ نے پانی لانے کا حکم دیا، میں نے اس برتن میں آٹے کے نشانات دیکھے جس میں آپ ﷺ کے لیے پانی رکھا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے کپڑا لانے کا حکم دیا، اس (کپڑے) کے ساتھ میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکایا، پھر غسل کیا اور چاشت کی آٹھ رکعتیں ادا کیں۔

(۲۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَ الْفَتْحِ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَأَتَيْتُهُ ، فَجَاءَهُ أَبُو ذَرٍّ بِجَفْنَةٍ فِيهَا مَاءٌ قَالَتْ إِنِّي لأَرَى فِيهَا أَثَرَ الْعَجِينِ قَالَتْ فَسَتَرَهُ أَبُو ذَرٍّ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ سَتَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- أَبَا ذَرٍّ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ صَلَّى النَّبِيُّ -ﷺ- ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَذَلِكَ فِي الضُّحَى. [ضعيف۔ أخرجه ابن خزيمة ۱۴۵۷]

(۲۰) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن بلند جگہ تشریف فرما ہوئے۔ میں آپ ﷺ کے پاس آئی تو ابوذر رضی اللہ عنہ ایک برتن لائے جس میں پانی تھا۔ میں نے اس میں آٹے کا نشان دیکھا، پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لیے پردہ کیا اور آپ ﷺ نے غسل کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کے لیے پردہ کیا تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا، پھر آپ ﷺ نے آٹھ رکعات نماز پڑھی، یہ چاشت کا وقت تھا۔

(۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ: أَنَّهَا كَرِهَتْ أَنْ يَتَوَضَّأَ بِالْمَاءِ الَّذِي يُبَلُّ فِيهِ الْخُبْزُ.

(ق) وَهَذَا إِنْ صَحَّ فَإِنَّمَا أَرَادَتْ إِذَا غَلَبَ عَلَيْهِ حَتَّى أُضِيفَ إِلَيْهِ. [ضعیف۔ أخرجه الدار قطنی ۱/ ۳۹]

(۲۱) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اس پانی کے ساتھ وضو کرنا ناپسند کیا جس میں روٹیاں تیر رہی ہوں۔ یہ روایت تب صحیح ہے جب روٹیاں پانی پر غالب ہوں اور مکمل نسبت ہی ان کی طرف کردی جائے یعنی وہ پانی نہ رہے۔

(۱۰) باب مَنْعِ التَّطَهُّرِ بِالنَّبِيذِ

نبیذ سے طہارت حاصل کرنے کی ممانعت

(۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ فَذَكَرَ قِصَّتَهُ ثُمَّ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-: ((الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمَسَّ بَشَرَةَ الْمَاءَ، فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ)).

[صحيح۔ سيأتي تخريجه في الأحاديث]

(۲۲) حضرت عمرو بن بجدان فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے اپنا واقعہ ذکر فرمایا اور حدیث بیان کی کہ پاک مٹی مسلمان کا پانی ہے اگر چہ دس سال تک (اسے پانی نہ ملے) جب اسے پانی مل جائے تو اپنے جسم پر پانی بہائے بے شک یہ اس کے لیے بہتر ہے۔

(۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُنِيبٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)).

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى كِلاَهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [صحيح۔ أخرجه البخاري ۲۳۹ ومسلم ۲۰۰۱]

(۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شراب جس میں نشہ ہو حرام ہے۔

(۲۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَرِهَ الْوُضُوءَ بِاللَّبَنِ وَبِالنَّبِيذِ، وَقَالَ: إِنَّ التَّيَمُّمَ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهُ. [صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ۸۶]

(۲۴) ابن جریج نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے دودھ اور نبیذ کے ساتھ وضو کرنا ناپسند کیا اور فرمایا: تیمم کرنا

مجھے اس سے زیادہ پسند ہے۔

(۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ، وَعِنْدَهُ نَبِيذٌ أَيَغْتَسِلُ بِهِ؟ قَالَ: لاَ.

[صحيح أخرجه ابو داؤد ۸۷]

(۲۵) حضرت ابوخلدہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو العالیہ سے اس جنبی شخص کے متعلق پوچھا جس کے پاس پانی نہ ہو بلکہ نبیذ ہو، کیا وہ اس سے غسل کر سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں!

(۲۶) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي فَزَارَةَ الْعَبْسِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجِنِّ تَخَلَّفَ مِنْهُمْ يَعْنِي مِنَ الْجِنِّ رَجُلاَنِ قَالَ الرَّمَادِيُّ أَحْسِبُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ فَقَالاَ: نَشْهَدُ الصَّلاَةَ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ قَالَ لِي النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم-: ((هَلْ مَعَكَ وَضُوءٌ؟)). قُلْتُ: لاَ، مَعِي إِدَاوَةٌ فِيهَا نَبِيذٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم-: ((تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ)). فَتَوَضَّأَ. [ضعيف۔ أخرجه ابو داؤد ۸۴]

(۲۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لیلۃ الجن میں دو جن پیچھے رہ گئے، رمادی کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ عبدالرزاق نے بیان کیا کہ ان دونوں جنوں نے کہا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں حاضر ہونا چاہتے ہیں۔ جب نماز کا وقت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: ''کیا تیرے پاس وضو کے لیے پانی ہے؟'' میں نے کہا: نہیں میرے پاس لوٹے میں نبیذ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس نبیذ سے) وضو کیا۔

(۲۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: جَنَاحُ بْنُ نَذِيرِ بْنِ جَنَاحٍ الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ هُوَ ابْنُ الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا أَبُو فَزَارَةَ الْعَبْسِيُّ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ: ((إِنِّي قَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَقْرَأَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ، لِيَقُمْ مَعِي رَجُلٌ مِنْكُمْ، وَلاَ يَقُمْ مَعِي رَجُلٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ)). قَالَ: فَقُمْتُ مَعَهُ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ كَذَا قَالَ حَتَّى إِذَا بَرَزْنَا خَطَّ حَوْلِي خَطَّةً ثُمَّ قَالَ: ((لاَ تَخْرُجَنَّ مِنْهَا فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ مِنْهَا لَمْ تَرَنِي وَلَمْ أَرَكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي قَالَ فَثَبَتُّ قَائِمًا حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَقْبَلَ قَالَ: ((مَا لِي أَرَاكَ قَائِمًا؟)) قَالَ قُلْتُ: مَا قَعَدْتُ خَشْيَةَ أَنْ أَخْرُجَ مِنْهَا. قَالَ: ((أَمَا إِنَّكَ لَوْ خَرَجْتَ مِنْهَا لَمْ تَرَنِي وَلَمْ أَرَكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، هَلْ مَعَكَ مِنْ وَضُوءٍ؟)) قُلْتُ: لاَ. قَالَ: ((فَمَاذَا فِي الإِدَاوَةِ؟)) قُلْتُ: نَبِيذٌ. قَالَ: ((تَمْرَةٌ حُلْوَةٌ وَمَاءٌ طَيِّبٌ)) ثُمَّ تَوَضَّأَ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ . فَلَمَّا أَنْ

قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنَ الْجِنِّ فَسَأَلَاهُ الْمَتَاعَ فَقَالَ: ((أَوَلَمْ آمُرْ لَكُمَا وَلِقَوْمِكُمَا مَا يُصْلِحُكُمَا؟)) قَالَ: بَلَى وَلَكِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ يَحْضُرَ بَعْضُنَا مَعَكَ الصَّلَاةَ. قَالَ: ((مِمَّنْ أَنْتُمَا؟)) قَالَ: مِنْ أَهْلِ نَصِيبِينَ. فَقَالَ: ((قَدْ أَفْلَحَ هَذَانِ وَأَفْلَحَ قَوْمُهُمَا)) وَأَمَرَ لَهُمَا بِالْعِظَامِ وَالرَّجِيعِ طَعَامًا وَعَلَفًا ، وَنَهَانَا أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ.

(ج) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ: أَبُو زَيْدٍ الَّذِي رَوَى حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ - ﷺ - قَالَ: ((تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ)). رَجُلٌ مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ بِصُحْبَةِ عَبْدِ اللَّهِ

(ت) وَرَوَى عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ -.

وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: لَا.

(ج) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ قَالَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ: هَذَا الْحَدِيثُ مَدَارُهُ عَلَى أَبِي فَزَارَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَأَبُو فَزَارَةَ مَشْهُورٌ وَاسْمُهُ رَاشِدُ بْنُ كَيْسَانَ، وَأَبُو زَيْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ مَجْهُولٌ ، وَلَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ - ﷺ - وَهُوَ خِلَافُ الْقُرْآنِ.

(ت) قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَعَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ فُلَانِ بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَعَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ حَنَشٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِإِسْنَادٍ لَهُ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَرَوَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَلَا يَصِحُّ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ.

(ج) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيُّ الْحَافِظُ فِي تَضْعِيفِ هَذِهِ الأَسَانِيدِ: عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيفٌ ، وَلَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ مُصَنَّفَاتِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، وَالرَّجُلُ الثَّقَفِيُّ الَّذِي رَوَاهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مَجْهُولٌ ، قِيلَ اسْمُهُ عَمْرٌو وَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ وَابْنُ لَهِيعَةَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ ، وَالْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ضَعِيفَانِ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعِجْلِيُّ هَذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ عَلَى الثِّقَاتِ.

قَالَ الشَّيْخُ: وَقَدْ أَنْكَرَ ابْنُ مَسْعُودٍ شُهُودَهُ مَعَ النَّبِيِّ - ﷺ - لَيْلَةَ الْجِنِّ فِي رِوَايَةِ عَلْقَمَةَ عَنْهُ ، وَأَنْكَرَهُ ابْنُهُ وَأَنْكَرَهُ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ. [ضعیف۔ أخرجه الطبرانی فی الکبیر ۹۹۶۲]

(۲۷) (الف) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہارے بھائی جنوں پر قرآن پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، تم میں سے ایک میرے ساتھ چلے اور ایسا نہ ہو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو۔ میں آپ کے ساتھ چلا اور میرے پاس پانی کا برتن (لوٹا) تھا۔ جب ہم پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اردگرد ایک لکیر کھینچتے ہوئے کہا: اس دائرے سے باہر نہ نکلنا، اگر تو اس دائرے سے نکل گیا تو قیامت تک ہم ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ چلے حتیٰ کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور میں فجر طلوع ہونے تک وہیں کھڑا رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا: میں تجھے کھڑا ہوا دیکھ رہا ہوں (یعنی تم بیٹھے کیوں نہیں)؟ میں نے عرض کیا کہ میں ڈر گیا کہیں اس دائرے سے نہ نکل جاؤں، اس لیے نہیں بیٹھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو دائرے سے نکل جاتا تو ہم ایک دوسرے کو قیامت تک نہ دیکھ سکتے۔ پھر فرمایا: کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: برتن (لوٹے) میں کیا ہے؟ میں نے کہا: نبیذ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میٹھی کھجور اور پاکیزہ پانی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ جب نماز پڑھ لی تو جنوں میں سے دو شخص آئے اور کسی چیز کا سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تم کو اور تمہاری قوم کو اس چیز کا حکم نہیں دیا جو تمہارے لیے بہتر ہے؟ ایک نے کہا: کیوں نہیں لیکن ہماری خواہش ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کس قبیلے سے ہو؟ انہوں نے کہا ''نصیبین'' میں سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں اور ان کی قوم کامیاب ہوگئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ہڈیاں اور گوبر کا کھانا حلال قرار دیا اور ہمیں ہڈیوں اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع کر دیا۔

(ب) امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: حدیث ابن مسعود جس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاک کھجور اور پاکیزہ پانی'' اس میں ابوزید راوی مجہول ہے۔ اس کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

(ج) علقمہ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، میں اس واقعہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا۔

(د) عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

(ر) ابواحمد بن عدی کہتے ہیں: اس حدیث کا مدار اس سند پر ہے: عن ابی فزارة عن ابی زید مولی عمرو بن حریث عن ابن مسعود. ابوفزارہ مشہور راوی ہے، اس کا نام راشد بن کیسان ہے، ابوزید مولی عمرو بن حریث مجہول راوی ہے۔ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کیوں کہ یہ قرآن کے صریح خلاف ہے۔

شیخ احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عن علی بن زید بن جدعان عن أبی رافع عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عن أبی سلام عن فلان بْنِ غَيْلَانَ الثقفی عن ابن مسعود وعن ابْنُ لَهِيعَةَ عن قیس بن حجاج عن حنش عن ابن عباس، عن ابن مسعود یعنی یہ کئی طرق سے روایت کی گئی ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی روایت صحیح نہیں۔

(۲۸) أَمَّا حَدِيثُ عَلْقَمَةَ فَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ النَّبِيِّ -ﷺ- وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. [صحيح۔ أخرجه مسلم ٤٥٠]

(۲۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ''لیلۃ الجن'' میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں تھا، لیکن مجھے یہ پسند ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

(۲۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ عَلْقَمَةُ: أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ: هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: لاَ وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ، فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذْ هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ. قَالَ ((أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ)) قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ، وَسَأَلُوهُ الزَّادَ فَقَالَ: ((كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((لاَ تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ)).

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى. [صحيح أخرجه مسلم ٤٥٠]

(۲۹) عامر سے روایت ہے کہ میں سیدنا علقمہ سے پوچھا: کیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ لیلۃ الجن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے یہی سوال سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی ''لیلۃ الجن'' میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں' بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم نے آپ کو گم پایا، پھر ہم نے آپ ﷺ کو وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا۔ ہم نے سوچا: شاید آپ کو کوئی چیز اڑا لے گئی ہے۔ ہم نے وہ رات بہت مشکل میں گزاری۔ صبح ہوئی تو آپ ﷺ غارِ حرا کی طرف سے آئے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو گم پایا تو آپ کو بہت تلاش کیا۔ لیکن آپ کو نہ ڈھونڈ سکے۔ ہم تمام لوگوں نے رات بہت مشکل میں گزاری۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

میرے پاس جنوں میں سے ایک شخص آیا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا اور ان پر قرآن کی تلاوت کی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں اور ان کے کچھ آثار اور آگ کے نشانات دکھائیں۔ انہوں نے کچھ اور سوال بھی کیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''ہر ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا جائے جو تمہارے ہاتھوں میں ہوتی ہے وہ ان کے لیے گوشت سے بھرپور ہوتی ہے اور ہر مینگنی جو تمہارے جانوروں کے چارے سے بنتی ہے وہ ان کے لیے خوراک سے بھرپور ہوتی ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں (ہڈی اور مینگنی) کے ساتھ استنجانہ کرو کیوں کہ یہ دونوں تمہارے (جن) بھائیوں کا کھانا ہے۔

(۳۰) وَأَمَّا حَدِيثُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ مَعَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: لاَ. وَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: لَيْتَ صَاحِبَنَا كَانَ ذَاكَ. [ضعيف۔ أخرجه ابن أبي شيبة ۳۳۹٤٦]

(۳۰) عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبیدہ بن عبداللہ سے پوچھا: کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لیلۃ الجن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر نے میں ابراہیم سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: کاش ہمارا کوئی ساتھی آپ کے ساتھ ہوتا۔

(۳۱) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ بَحْرٍ أَخْبَرَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم-: ((النَّبِيذُ وَضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ)).

[منكر۔ أخرجه الدار قطني ۱/ ۷۵]

(۳۱) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبیذ وضو (کا پانی) ہے اس شخص کے لیے جس کو پانی نہ ملے۔

(۳۲) قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَمَّامٍ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا.

فَهَذَا حَدِيثٌ مُخْتَلَفٌ فِيهِ عَلَى الْمُسَيَّبِ بْنِ وَاضِحٍ ، وَهُوَ وَاهِمٌ فِيهِ فِي مَوْضِعَيْنِ فِي ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي ذِكْرِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم-.

(ت) وَالْمَحْفُوظُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ عِكْرِمَةَ غَيْرَ مَرْفُوعٍ كَذَا رَوَاهُ هِقْلُ بْنُ الزِّيَادِ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ. (ج) وَكَانَ الْمُسَيَّبُ

رَحِمَنَا اللَّهُ تَعَالَى وَإِيَّاهُ كَثِيرُ الْوَهَمِ.

(ت) وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ. (ج) وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ مَتْرُوكٌ.

(ت) وَرُوِيَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا. (ج) وَأَبَانُ مَتْرُوكٌ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيُّ فِيمَا أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْهُ الْمَحْفُوظُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ عِكْرِمَةَ غَيْرَ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ -ﷺ- وَلاَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

(ت) قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْوُضُوءِ مِنَ النَّبِيذِ.

وَرَوَاهُ أَبُو إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ ، وَيُقَالُ لَهُ أَبُو لَيْلَى الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ مَزْيَدَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَلِيٍّ: لاَ بَأْسَ بِالْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ.

(ج) وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ مَتْرُوكٌ ، وَالْحَارِثُ الأَعْوَرُ ضَعِيفٌ ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ قَدْ ذَكَرْتُ أَقَاوِيلَ الْحُفَّاظِ فِيهِمْ فِي الْخِلاَفِيَّاتِ. [منكر۔ أخرجه ابن عدی ۱۷۰/۷]

(۳۲) (الف) بشر نے ہم کو اس اسناد کی طرح موقوف بیان کیا ہے۔

(ب) شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نبیذ سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(ج) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیذ کے ساتھ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳) ثُمَّ إِنَّ صِفَةَ أَنْبِذَتِهِمْ مَذْكُورَةٌ فِيمَا أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فِي سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلاَهُ لَهُ ثَلاَثَةُ عَزَالِي يُعَلَّقُ ، نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً ، وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ بْنِ عَبْدِالْمَجِيدِ الثَّقَفِيِّ بِمَعْنَاهُ.

[صحیح۔ أخرجه مسلم ۲۰۰۵]

(۳۳) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ کے لیے مشکیزے میں نبیذ بناتی تھیں جس کا منہ اوپر سے باندھ دیا جاتا تھا، آپ کے لیے تین مشکیزے لٹکائے جاتے تھے۔ ہم آپ ﷺ کے لیے صبح کے وقت نبیذ بناتی تو آپ ﷺ شام کو

پیتے اور جب ہم شام کو نبیذ بناتیں تو آپ ﷺ صبح کو پیتے۔

(ب) عبدالوہاب ثقفی سے اسی جیسی روایت بیان کی گئی ہے۔

(۳۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي الْحَنْظَلِيَّ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: نَرَى نَبِيذَكُمْ هَذَا الْخَبِيثَ إِنَّمَا كَانَ مَاءً تُلْقَى فِيهِ تَمَرَاتٌ فَيَصِيرُ حُلْوًا. [صحيح۔ إلى ابى العاليه]

(۳۴) حضرت ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ ہم تمہارے نبیذ کو اچھا نہ سمجھتے تھے، لیکن وہ تو صرف پانی ہے جس میں کھجوریں ڈالی جاتی ہیں اور وہ میٹھا ہو جاتا ہے۔

(۱۱) باب إِزَالَةِ النَّجَاسَاتِ بِالْمَاءِ دُونَ سَائِرِ الْمَائِعَاتِ

مائع چیزوں کے علاوہ کر صرف پانی سے نجاست دور کرنے کا بیان

(۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا: يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ.

وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَكَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ: ((لِتَحُتَّهُ ثُمَّ لِتَقْرُصْهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيهِ)).

أَخْرَجَهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي طَاهِرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ. [صحيح۔ أخرجه البخارى ۲۲۵، ومسلم ۲۹۱]

(۳۵) سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کپڑے کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو حیض کا خون لگ جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورت) اس کو کھرچ دے، پھر پانی کے ساتھ ملے، پھر اس کو جھاڑ کر اس میں نماز پڑھ لے۔''

(۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ: ((حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيهِ فَصَلِّي فِيهِ)). [صحيح۔ أخرجه ابن حبان ۱۳۸۹]

(۳۶) سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کپڑے کے بارے میں سوال کیا جس کو حیض کا خون لگ جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو کھرچ ڈال، پھر اس کو پانی کے ساتھ مل، پھر اس کو جھاڑ کر اس میں نماز پڑھ لے۔''

(۳۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ: يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الإِسْفَرَائِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: ((حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيهِ وَصَلِّي فِيهِ)).

[صحيح۔ أخرجه ابن خزيمه ٢٧٥]

(۳۷) سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے متعلق پوچھا جو کپڑے کو لگ جاتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو کھرچ ڈال، پھر پانی کے ساتھ مل کر دھودے، پھر اس کو جھاڑ کر اس میں نماز پڑھ لے۔''

(۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا كَانَ لإِحْدَانَا إِلاَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ ، فَإِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ بَلَّتْهُ بِرِيقِهَا ثُمَّ قَصَعَتْهُ بِظُفُرِهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ.

[صحيح۔ أخرجه البخاري ٣٠٦]

(۳۸) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم میں سے عورتوں کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا اور وہ اس میں حیض والی ہو جاتیں۔ اگر اس کپڑے کو خون لگ جاتا تو وہ خشک ہو جاتا، پھر وہ (عورت) اس کو اپنے ناخن سے کھرچ دیتی۔

(۳۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدْ كَانَ يَكُونُ لإِحْدَانَا الدِّرْعُ تَحِيضُ فِيهِ وَفِيهِ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ قَطْرَةً مِنْ دَمٍ فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا.

(ق) وَهَذَا فِي الدَّمِ الْيَسِيرِ الَّذِي يَكُونُ مَعْفُوًّا عَنْهُ فَأَمَّا الْكَثِيرُ مِنْهُ فَصَحِيحٌ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُهُ وَذَلِكَ يَرِدُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. [صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ٣٦٤]

(۳۹) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک عورت کے پاس لمبی قمیص ہوتی تھی جس میں اس کو حیض کا

خون آ جاتا یا وہ ناپاک ہو جاتی، پھر وہ اس میں خون کا قطرہ دیکھتی تو اس کو خشک ہونے پر سے کھرچ دیتی۔

(ب) اگر خون کم ہو تو وہ معاف ہے اور اگر زیادہ ہو تو صحیح یہ ہے کہ اس کو دھویا جائے۔ اس کے دلائل اپنے محل پر آئیں گے، ان شاء اللہ۔

(۴۰) ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ مَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنِی إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ یَعْنِی ابْنَ إِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: إِذَا حَكَّ أَحَدُكُمْ جِلْدَهُ فَلَا یَمْسَحْهُ بِرِیقِهِ فَإِنَّهُ لَیْسَ بِطَاهِرٍ.

قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِیمَ فَقَالَ: امْسَحْهُ بِمَاءٍ.

(ق) وَإِنَّمَا أَرَادَ سَلْمَانُ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ الرِّیقَ لَا یُطَهِّرُ الدَّمَ الْخَارِجَ مِنْهُ بِالْحَكِّ.

(ت) وَأَمَّا حَدِیثُ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهُ ((یَا عَمَّارُ مَا نُخَامَتُكَ وَلَا دُمُوعُ عَیْنَیْكَ إِلَّا بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ الَّذِی فِی رَكْوَتِكَ إِنَّمَا تَغْسِلُ ثَوْبَكَ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَالْمَنِیِّ وَالدَّمِ وَالْقَیْءِ.))

فَهَذَا بَاطِلٌ لَا أَصْلَ لَهُ، وَإِنَّمَا رَوَاهُ ثَابِتُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَمَّارٍ.

(ج) وَعَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ غَیْرُ مُحْتَجٍّ بِهِ، وَثَابِتُ بْنُ حَمَّادٍ مُتَّهَمٌ بِالْوَضْعِ.

[حسن أخرجه الخطیب فی تاریخ بغداد ۹/۱۶۸]

(۴۰) حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنی جلد کو کھرچے تو خشک مٹی کو نہ چھوئے، کیوں کہ وہ ناپاک ہے۔

(ب) راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ بات ابراہیم سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا: اسے پانی کے ساتھ دھو ڈال۔ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ کھرچنا اس خون (کی جگہ) کو پاک نہیں کرتا۔ واللہ اعلم۔

(ج) رہی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے عمار! تیری بلغم اور آنسو اس پانی کی طرح ہیں جو تیرے ڈول میں ہو۔ تو اپنے کپڑے کو صرف بول و براز، منی، خون اور قے سے دھوئے گا۔

یہ حدیث موضوع ہے، اس کی اصل کوئی نہیں۔ اس کی سند کچھ اس طرح ہے: ثابت بن حماد، عن علی بن زید عن ابن المسیب عن عمار.

علی بن زید قابل حجت نہیں اور ثابت بن حماد حدیث گھڑنے میں تہمت زدہ ہے۔

جماع الأَبْوَابِ الأَوَانِي

برتنوں کے ابواب کا مجموعہ

(۱۲) باب فِي جِلْدِ الْمَيْتَةِ

مردار کے چمڑے کا حکم

(٤١) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-: ((أَنْ لاَ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلاَ عَصَبٍ)).

[صحيح لغيره۔ أخرجه الترمذى ١٧٢٩]

(۴۱) حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پر رسول اللہ ﷺ کا خط پڑھا گیا، اس میں تھا کہ تم مردار کے چمڑے سے نفع حاصل نہ کرو اور نہ ہی اس کے پٹھوں سے فائدہ اٹھاؤ۔

(٤٢) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ وَأَنَا غُلاَمٌ شَابٌّ: ((أَنْ لاَ تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلاَ عَصَبٍ)).

[صحيح لغيره۔ أخرجه ابوداؤد ٤١٢٧]

(۴۲) حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پر جہینہ نامی جگہ میں رسول اللہ ﷺ کا خط پڑھا گیا اور میں اس وقت نوجوان تھا، اس میں لکھا تھا کہ تم مردہ جانور کے چمڑے سے فائدہ نہ اٹھاؤ اور نہ ہی اس کے پٹھوں سے۔

(٤٣) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَأُنَاسٌ مَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ الْحَكَمُ فَدَخَلُوا وَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجُوا إِلَيَّ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُكَيْمٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- كَتَبَ إِلَى جُهَيْنَةَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ: ((أَلاَّ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلاَ

عَصَبٍ)).

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَقَدْ قِيلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِأَرْبَعِينَ يَوْمًا وَقِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَشْيَخَةٌ لَنَا مِنْ جُهَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَتَبَ إِلَيْهِمْ وَذَلِكَ يَرِدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. [صحیح لغیرہ۔ أخرجه ابو داؤد ۴۱۲۷]

(۴۳) (الف) حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے تو انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے جہینہ قبیلہ والوں کو لکھا کہ تم مردار کے چمڑے سے نفع حاصل نہ کرو اور نہ ہی اس کے پٹھوں سے فائدہ اٹھاؤ۔

(ب) امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دوسری سند سے بھی وارد ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ نے وفات سے چالیس دن پہلے یہ خط لکھا۔ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے قبیلے جہینہ کے مشائخ نے ہمیں بتایا کہ نبی ﷺ نے انہیں خط لکھا۔ ان شاء اللہ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

(٤٤) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ غَسَّانَ قَالَ قَالَ أَبُو زَكَرِيَّا يَعْنِي يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ: جَاءَنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-: ((أَلاَّ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلاَ عَصَبٍ)) فِي حَدِيثِ ثِقَاتِ النَّاسِ حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَتَبَ: ((أَلاَّ تَنْتَفِعُوا))

(ق) قَالَ الشَّيْخُ يَعْنِي بِهِ أَبُو زَكَرِيَّا رَحِمَهُ اللَّهُ: تَعْلِيلَ الْحَدِيثِ بِذَلِكَ وَهُوَ مَحْمُولٌ عِنْدَنَا عَلَى مَا قَبْلَ الدَّبْغِ بِدَلِيلِ مَا هُوَ أَصَحُّ مِنْهُ فِي الأَبْوَابِ الَّتِي تَلِيهِ. [صحیح۔ نصب الرایه ۱/۱۱۵]

(۴۴) یحییٰ بن معین نے فرمایا کہ حدیث عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ خط آیا (جس میں لکھا تھا) کہ تم مردار کے چمڑے سے نفع حاصل نہ کرو اور نہ ہی اس کے پٹھوں سے فائدہ اٹھاؤ، ایک اور قوی سند کے ساتھ ہمارے اصحاب نے ہم کو بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے لکھا: ''تم نفع نہ اٹھاؤ۔''

شیخ ابوزکریا رحمہ اللہ اسی حدیث کی علت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ چمڑا رنگنے سے پہلے پر محمول ہے۔ اس کی دلیل اگلے ابواب میں صحیح (اسناد سے) وارد احادیث ہیں۔

(۱۳) باب طَهَارَةِ جِلْدِ الْمَيْتَةِ بِالدَّبْغِ

مردار کے چمڑے کو رنگ لگا کر پاک کرنا

(٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَحْمَدَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ

اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ لِمَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ فَقَالَ: ((أَلَا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ؟)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ. قَالَ: ((إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا)).

[صحيح. أخرجه مسلم ٣٦٣]

(۴۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام کی مردار بکری کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا، تم اس کو رنگتے اور نفع حاصل کرتے'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صرف اس کا (گوشت) کھانا حرام ہے۔''

(۴۶) وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَقَالَ: ((أَلَا نَزَعْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ وَانْتَفَعْتُمْ بِهِ)).

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى وَأَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ.

(ج) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحُمَيْدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَيْمُونَةَ ، فَإِذَا وُقِفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ مَيْمُونَةَ وَقِيلَ لَهُ فَإِنَّ مَعْمَرًا لَا يَقُولُ فِيهِ فَدَبَغُوهُ وَيَقُولُ كَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ فَقَالَ سُفْيَانُ لَكِنِّي أَنَا أَحْفَظُ فِيهِ.

وَفِي الْحَدِيثِ الآخَرِ حَدِيثُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. [صحيح. أخرجه الدارقطني ١/ ٤٤]

(ت) قَالَ الشَّيْخُ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَغَيْرُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ فَدَبَغُوهُ وَقَدْ حَفِظَهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، وَالزِّيَادَةُ مِنْ مِثْلِهِ مَقْبُولَةٌ إِذَا كَانَتْ لَهَا شَوَاهِدُ.

وَقَدْ تَابَعَهُ عَلَى ذَلِكَ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالزُّبَيْدِيُّ فِيمَا رُوِيَ عَنْهُمْ. وَهُوَ فِي حَدِيثِهِ أَيْضًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ كَمَا:

(۴۶) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: (أَلَا نَزَعْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ وَانْتَفَعْتُمْ بِهِ) تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا، پھر اس کو رنگ لیتے اور نفع حاصل کرتے۔

سفیان رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا اور بعض جگہ وہ میمونہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ان سے کہا گیا کہ معمر ''فدبغوہ'' کا لفظ ذکر نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ امام زہری دباغت کا انکار کرتے تھے تو سفیان رحمہ اللہ نے کہا: مجھے (یہ حدیث) ان سے زیادہ یاد ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ زہری سے ایک کثیر جماعت نے روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے دباغت کا ذکر نہیں کیا، بلکہ سفیان بن عیینہ نے (دباغت کا) ذکر کیا ہے اور جب شواہد موجود ہوں تو ثقہ کی زیادتی مقبول ہے۔

(٤٧) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- مَرَّ بِشَاةٍ لِمَيْمُونَةَ مَيْتَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((لَوْ أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ. [صحيح۔ أخرجه حميدى ٣١٥]

(ت) وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ ، وَلَمْ يَذْكُرُوا لَفْظَ الدِّبَاغِ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ حَفِظَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ. وَتَابَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ كَمَا:

(۴۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''تم اس کا چمڑا اتار لیتے، پھر اس کو رنگتے اور اس سے نفع حاصل کرتے۔''

(٤٨) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ لأَهْلِ شَاةٍ مَاتَتْ: ((أَلاَ نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ)). [صحيح۔ أخرجه مسلم ٣٦٤]

(ب) وَهَكَذَا رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عن عَطَاءٍ ، وَرَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُطْلَقًا دُونَ ذِكْرِ الدِّبَاغِ فِيهِ.
وَحَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَاهِدٌ لِصِحَّةِ حِفْظِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَمَنْ تَابَعَهُ.

(۴۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے کہا جن کی بکری مر گئی تھی: ''تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتارا اور تم اس کو رنگتے، پھر اس سے فائدہ اٹھاتے۔''

(ب) سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اس میں دباغت کا ذکر نہیں ہے۔

(٤٩) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ وَعْلَةَ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ)).
رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ.

(ت) وَقَدِ اتَّفَقَ الْكُلُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَلَى ذِكْرِ الدِّبَاغِ فِيهِ:

فَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِمَعْنَاهُ. [صحيح۔ أخرجه النسائی ۱ ۴۲۴]

وَرَوَاهُ أَبُو الْخَيْرِ الْيَزَنِيُّ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ بِمَعْنَاهُ.

وَرَوَاهُ أَخُو سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا:

(۴۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چمڑا رنگ دیا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔''

(ب) سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ تمام رواۃ اس حدیث میں دباغت کے ذکر پر متفق ہیں۔

(۵۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْمُؤَذِّنُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَخِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فِي جِلْدِ الْمَيْتَةِ قَالَ: إِنَّ دِبَاغَهُ قَدْ ذَهَبَ بِخَبَثِهِ أَوْ رِجْسِهِ أَوْ نَجَسِهِ. وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

وَسَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَلِيٍّ الأَصْبَهَانِيَّ عَنْ أَخِي سَالِمٍ هَذَا فَقَالَ: اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ.

[ضعيف۔ أخرجه أحمد ۱/۲۳۷]

(۵۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مردار کے چمڑے کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اس کا رنگنا اس کی پلیدگی اور نجاست کو دور کر دیتا ہے۔'' اس کی اسناد صحیح ہیں۔

(۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ. أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِ السُّنَنِ.

(ت) وَرُوِيَ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْمَعْنَى. [ضعيف۔ أخرجه مالك ۱۰۶۴]

(۵۱) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھانے کا حکم دیا جب کہ اس کو رنگ دیا جائے۔

(۵۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- جَاءَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِلَى بَيْتٍ، فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ: ((دِبَاغُهَا طُهُورُهَا)).

(ت) وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَهِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ فِي أَصَحِّ الرِّوَايَتَيْنِ عَنْهُ عَنْ

قَتَادَةَ مَوْصُولاً . [ضعيف۔ دون قوله دباغها طهورها فصحيح۔ أخرجه ابو داؤد ٤١٢٥]

(۵۲) سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے گھر کی طرف آئے تو وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: وہ مردار (چمڑے کا بنا ہوا) ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا رنگنا اس کا پاک کرنا ہے۔''

(۱۴) باب طَهَارَةِ بَاطِنِهِ بِالدَّبْغِ كَطَهَارَةِ ظَاهِرِهِ وَجَوَازِ الاِنْتِفَاعِ بِهِ فِي الْمَائِعَاتِ كُلِّهَا

کسی چیز کے اندرونی حصے کو رنگنا گویا اس کے باہر کے حصے کو رنگنا ہے اور تمام مائع چیزوں میں اس سے نفع اٹھانا جائز ہے

(۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَعْلَةَ السَّبَائِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ فَيَأْتِينَا الْمَجُوسُ بِالأَسْقِيَةِ فِيهَا الْمَاءُ وَالْوَدَكُ. فَقَالَ: اشْرَبْ. فَقُلْتُ: أَرَأْيٌ تَرَاهُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ: ((دِبَاغُهَا طَهُورُهَا)).

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ وَغَيْرِهِ. [صحيح۔ أخرجه مسلم ٣٦٦]

(۵۳) ابن وعلہ سبائی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ہم مغرب میں ہوتے ہیں تو ہمارے پاس مجوسی مشکیزے لاتے ہیں جس میں پانی اور چربی ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: پی لیا کرو۔ میں نے کہا: کیا یہ تمہاری رائے ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اس کو رنگنا ہی اس کا پاک کرنا ہے۔''

(۵۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَتْ مَاتَتْ شَاةٌ لَنَا فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا فَمَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ.

(ب) وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ.

وَكَذَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَ مَيْمُونَةَ بَدَلَ سَوْدَةَ. [أخرجه البخاري ٦٣٠٨]

(۵۴) ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہماری ایک بکری مرگئی، ہم نے اسی کا چمڑا رنگ لیا اور ہم برابر اس میں نبیذ

بناتے رہے حتیٰ کہ وہ مشکیزہ بن گیا۔

(۵۵) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُحَمَّدَابَاذِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ مَيْمُونَةَ.

وَرَوَاهُ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ كَمَا. [صحيح۔ رجاله ثقات وسنده متصل]

(۵۵) عبید اللہ نے سیدہ میمونہ سے اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے اور سماک بن حرب نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

(۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاتَتْ فُلاَنَةُ تَعْنِي الشَّاةَ. قَالَ: فَلَوْلاَ أَخَذْتُمْ مَسْكَهَا. قَالَتْ: نَأْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ قَدْ مَاتَتْ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ﴾[الأنعام: ۱۴۵] ((وَإِنَّكُمْ لاَ تَطْعَمُونَهُ إِنَّمَا تَدْبُغُونَهُ فَتَنْتَفِعُونَ بِهِ))فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا فَسَلَخَتْ مَسْكَهَا فَدَبَغَتْهُ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ قِرْبَةً حَتَّى تَخَرَّقَتْ عِنْدَهَا.

[ضعيف۔ أخرجه ابن حبان ۵۰۴۱۵]

(۵۶) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری مرگئی، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں کی بکری مرادتھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتارا؟'' آپ نے عرض کیا: اس بکری کا چمڑا جو مرگئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ﴾ [الأنعام: ۱۴۵] ترجمہ: کہہ دیجیے میں اس وحی سے جو میری طرف کی گئی ہے کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا جسے وہ کھائے سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو۔ تم اس کو کھاتے نہیں تم اس کو رنگتے ہو اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہو۔ انہوں نے اس (بکری) کی طرف کسی کو بھیجا، اس نے اس کا چمڑا اتارا اور اسے رنگ کر مشکیزہ بنایا حتیٰ کہ وہ ان کے پاس ہی ختم ہو گیا۔

(۵۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ وَالْعَبَّاسُ النَّرْسِيُّ أَنَّ أَبَا عَوَانَةَ حَدَّثَهُمْ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ. [ضعيف۔ مضى فى الذى قبله]

(۵۷) ابو عوانہ نے اس کو اور دوسری ہم معنی روایت کو اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(۱۵) باب الْمَنْعِ مِنَ الاِنْتِفَاعِ بِجِلْدِ الْكَلْبِ وَالْخِنْزِيرِ وَأَنَّهُمَا نَجِسَانِ وَهُمَا حَيَّانِ

کتے اور خنزیر کی کھال سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت اور وہ دونوں زندہ بھی نجس ہیں

(۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمِشٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الأَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: ((أَنْ لاَ تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلاَ عَصَبٍ)). [صحيح لغيره۔ مغى تخريجه في الحديث ٤١]

(۵۸) عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف (خط) لکھا یہ کہ "تم مردار کی کھال سے فائدہ نہ اٹھاؤ اور نہ ہی اس کے پٹھوں سے۔"

(۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ.

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِ السُّنَنِ وَأَبُو الْمَلِيحِ هُوَ عَامِرُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ وَقِيلَ زَيْدُ بْنُ أُسَامَةَ.

[صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ٤١٣٢]

(۵۹) ابوملیح ہذلی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ ابوملیح کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہے، ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام زید بن اسامہ ہے۔

(۶۰) أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي رَزِينٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)).

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَقَالَ فِيهِ: ((فَلْيُرِقْهُ))

[صحيح۔ سيأتي تخريجه مستوفى في الحديث ١١٤٠]

(۶۰) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس کو انڈیل دے، پھر اس کو سات مرتبہ دھوئے۔"

(۶۱) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ: عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: ((ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَهُوَ أَخْبَثُ مِنْهُ)).

(ج) يُوسُفُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ السَّمْتِيُّ غَيْرُهُ أَوْثَقُ مِنْهُ.

(۶۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کتے کی قیمت (لینا) ناپسندیدہ ہے اور اس کی (کھال) اس سے زیادہ خبیث (پلید) ہے۔

(۱۶) بابُ وُقُوعِ الدِّبَاغِ بِالْقَرَظِ أَوْ مَا يَقُومُ مَقَامَهُ

کیکر وغیرہ کی چھال سے چمڑا رنگنے کا بیان

(۶۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا: يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ - ﷺ - حَدَّثَتْهَا: أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ -: ((لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا؟)) فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ -: ((يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ)).

هَكَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ عَنْ أُمِّ الْعَالِيَةِ. [حسن۔ أخرجه النسائی ۴۲۴۸]

(۶۲) ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ قریش کے کچھ آدمیوں کے پاس سے گزرے، وہ گدھے کی طرح بکری کو گھسیٹ کر لے جا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے اس کا چمڑا اتار لیا ہوتا'' انہوں نے کہا: یہ تو مردار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو پانی اور کیکر کی چھال پاک کر دیتی ہے۔''

(۶۳) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِي غَنَمٌ بِأُحُدٍ فَوَقَعَ فِيهَا الْمَوْتُ ، فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ - ﷺ - فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا ، فَقَالَتْ لِي مَيْمُونَةُ: لَوْ أَخَذْتِ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتِ بِهَا؟ فَقُلْتُ: أَوَيَحِلُّ ذَلِكَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - رِجَالٌ ثُمَّ ذَكَرَ مَا بَعْدَهُ بِمِثْلِهِ.

[حسن لغيره۔ فی سنده عبد الله بن مالك المذكور انفاً]

(۶۳) سیدہ عالیہ بنت سبیع رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ احد کی پہاڑیوں میں میرا بکریوں کا ریوڑ تھا، ان میں سے ایک بکری مر گئی تو میں ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور یہ قصہ ان سے ذکر کیا تو ام المومنین نے مجھ سے کہا: تو اس کا چمڑا اتار کر اس سے فائدہ حاصل کر لیتی۔ میں نے کہا: یہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ کچھ آدمیوں کے پاس سے

گزرے...... پھر سارا واقعہ ذکر کیا۔

(٦٤) أَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يُونُسَ وَعُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ ، فَقَالَ: ((هَلاَّ انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيِّتَةٌ. فَقَالَ: ((إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا)) زَادَ عُقَيْلٌ: ((أَوَلَيْسَ فِي الْمَاءِ وَالْقَرَظِ مَا يُطَهِّرُهَا؟)) [حسن۔ أخرجه الدارقطني ١/ ٤١]

(۶۴) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کے چمڑے سے نفع کیوں نہ حاصل کرلیا؟'' انہوں نے کہا: وہ تو مردار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا صرف کھانا حرام ہے۔'' عقیل نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ کیا پانی اور کیکر کی چھال نہیں ہے جو اس کو پاک کردیتی۔

(٦٥) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ زَادَ عُقَيْلٌ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((أَلَيْسَ فِي الْمَاءِ وَالْقَرَظِ مَا يُطَهِّرُهَا أَوِ الدِّبَاغِ؟)) [حسن۔ أنظر ما قبله]

(۶۵) عمرو بن ربیع نے اسی سند کے ساتھ اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔ عقیل نے یہ الفاظ زائد بیان کیے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا پانی اور کیکر کی چھال نہیں ہے جو اس کو پاک کردیتی یا رنگ دیتی۔''

(٦٦) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَلِيلِ الصُّوفِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ وَأَنَا سَأَلْتُهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الأَزْهَرِ بْنِ حَامِدٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ حَسَّانَ الْخُرَاسَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((اسْتَمْتِعُوا بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا هِيَ دُبِغَتْ تُرَابًا أَوْ رَمَادًا أَوْ مِلْحًا أَوْ مَا كَانَ بَعْدَ أَنْ يَزِيدَ صَلاَحُهُ أَوْ يُزِيلَ الشَّكَّ عَنْهُ)). [منكر۔ أخرجه لهذا اللفظ الدار قطني ١/ ٤٩]

قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: هَذَا مُنْكَرٌ بِهَذَا الإِسْنَادِ. (ج) وَمَعْرُوفُ بْنُ حَسَّانَ السَّمَرْقَنْدِيُّ يُكْنَى أَبَا مُعَاذٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

(۶۶) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردار کی کھال سے فائدہ اٹھاؤ، جب اس کو مٹی، ریت یا نمک سے دباغت دی جائے یا ایسی چیز سے جو اس کو درست کردے یا جب اس سے شک زائل ہو جائے۔

(ب) ابو احمد کہتے ہیں کہ اس سند کے ساتھ یہ روایت منکر ہے۔

(ج) معروف بن حسان سمرقندی جس کی کنیت ابو معاذ ہے منکر الحدیث ہے۔

(۱۷) بَابُ اشْتِرَاطِ الدِّبَاغِ فِي طَهَارَةِ جِلْدِ مَا لاَ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَإِنْ ذُكِّيَ

حلال جانور کی کھال کے پاک ہونے کے لیے دباغت شرط ہے اگرچہ اسے ذبح کیا گیا ہو

(۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا: يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ وَعْلَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- يَقُولُ: ((إِذَا دُبِغَ الإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ))

أَخْرَجَهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ بِهَذَا اللَّفْظِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى. (ت) وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدٍ: ((إِذَا دُبِغَ الإِهَابُ)). [صحيح۔ أخرجه مسلم ۳٦٦]

(۶۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب چمڑے کو رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

(ب) اسی طرح مالک بن انس اور ہشام بن سعد نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب چمڑا رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

(۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرْبِيُّ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِيَّةِ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: ((طَهُورُ كُلِّ إِهَابٍ دِبَاغُهُ))

رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. [صحيح۔ أخرجه المؤلف في سننه الصغرى]

(۶۸) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چمڑے کا پاک ہونا اس کو رنگنا ہے۔

(۶۹) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَتَى عَلَى بَيْتٍ قُدَّامَهُ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ النَّبِيُّ -ﷺ- الشَّرَابَ، فَقَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ: ((ذَكَاتُهَا دِبَاغُهَا)). [ضعيف۔ أخرجه المؤلف في سننه الصغرى ۲۰۸]

فَهَكَذَا رَوَاهُ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ.

(ت) وَقَدْ رُوِّينَاهُ مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى قَالَ: دِبَاغُهَا طَهُورُهَا.

وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ. وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ كَمَا.

(۶۹) سیدہ سلمہ بنت محبق سے روایت ہے کہ نبی ﷺ گھر آئے تو آپ ﷺ کے سامنے مشکیزہ لٹک رہا تھا، نبی ﷺ نے پانی طلب کیا تو انہوں نے کہا: وہ تو مردار کے چمڑے کا بنا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پاک کرنا اس کی دباغت ہے۔''

ہمام بن یحییٰ نے کہا کہ اس کی دباغت ہی اس کو پاک کرنا ہے۔

(۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ الْهُذَلِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ: ((دِبَاغُ الأَدِيمِ ذَكَاتُهُ))

(ق) وَفِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّهُ فِي جِلْدِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَفِي طُرُقِهِ دَلاَلَةٌ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالذَّكَاةِ طَهَارَتُهُ.

(ت) وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ مِنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ: مَا عِنْدِي إِلاَّ فِي قِرْبَةٍ لِي مَيْتَةٍ. فَقَالَ: ((أَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا)) قَالَتْ: بَلَى؟ قَالَ: ((فَإِنَّ ذَكَاتَهَا دِبَاغُهَا)).

[ضعيف۔ أخرجه الدار قطني ١/ ٤٥]

(۷۰) (الف) سلمہ بن محبق ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا: ''چمڑے کو رنگ دینا اس کا پاک کرنا ہے۔''

اس حدیث میں حلال جانوروں کی کھال کے پاک ہونے کا ذکر ہے۔ اس کے طرق اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ''ذکاۃ'' سے مراد طہارت ہے۔

(ب) معاذ بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک عورت سے پانی مانگا تو اس نے کہا: میرے پاس مردار کے چمڑے کا بنا ہوا مشکیزہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اسے رنگا نہیں تھا۔ اس عورت نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پاک کرنا اس کا رنگنا ہی ہے۔''

(۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْرَشَ. كَذَا أَخْبَرَنَاهُ.

(ت) وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ مُرْسَلاً دُونَ ذِكْرِ أَبِيهِ.

[صحيح۔ أخرجه المؤلف في سننه الصغرى ٢٠٩]

(۷۱) ابوملیح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کے چمڑوں کو بستر بنانے سے منع کیا ہے۔

(۷۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ: وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: وَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ

هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

[حسن لغيره۔ أخرجه المؤلف في سننه الصغرى ۱۰]

(۷۲) حضرت خالد سے روایت ہے کہ مقدام بن معدی کرب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کا چمڑا پہننے اور ان پر سواری کرنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

(۱۸) باب طَهَارَةِ جِلْدِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ إِذَا كَانَ ذَكِيًّا

حلال جانوروں کی کھال ذبح کرنے سے پاک ہو جاتی ہے

(۷۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ هِلَالٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعَمْرٌو أُرَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: تَنَحَّ حَتَّى أُرِيَكَ. فَأَدْخَلَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الإِبْطِ، ثُمَّ مَضَى فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي لَمْ يَمَسَّ مَاءً ، وَقَالَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ.

(ت) قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- مُرْسَلاً لَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيدٍ. [صحيح۔ أخرجه ابو داود ۱۸۵]

(۷۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک بچے کے پاس سے گزرے جو بکری کو کھینچ کر لے جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "ٹھہر جا میں تمہیں (کچھ) دکھاتا ہوں" پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کے درمیان داخل کیا، آپ ﷺ نے ہاتھ اتنا گھسایا کہ وہ پیٹ میں چھپ گیا، پھر آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی لیکن وضو نہیں کیا۔

(ب) امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عمرو نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ پانی کو نہیں چھوا۔

(ج) حضرت عطا بھی نبی ﷺ سے یہ روایت مرسل بیان کرتے ہیں، سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کرتے۔

(۷۴) أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَبْدَوِيُّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ أَخْبَرَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا بَزِيعٌ أَبُو الْحَوَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ الْمَاءَ فِي جُلُودِ الإِبِلِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَلَا يُنْكِرُ عَلَيْنَا. وَهَذَا الإِسْنَادُ غَيْرُ قَوِيٍّ.

[ضعيف۔ أخرجه الطبراني في الأوسط ۶۰۵۵]

(۷۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اونٹوں کے چمڑوں کے ذریعے پانی منتقل کرتے تھے اور ہم پر کسی نے انکار نہیں کیا۔ اس کی سند قوی نہیں۔

(۱۹) باب الْمَنْعِ مِنَ الاِنْتِفَاعِ بِشَعَرِ الْمَيْتَةِ

مردار کے بالوں سے فائدہ اٹھانے کا بیان

(۷۵) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ طَهْمَانَ الرَّقَاشِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: ((لاَ تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلاَ النِّمَارَ))

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانَ مُعَاوِيَةُ إِذَا حَدَّثَ مِثْلَ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- لَمْ يُتَّهَمْ.

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِ السُّنَنِ.

(ق) وَهُوَ فِي الْخَزِّ مَحْمُولٌ عَلَى التَّنْزِيهِ وَدَلِيلُهُ يَرِدُ فِي كِتَابِ الصَّلاَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

(ت) وَرَوَى أَبُو الشَّيْخِ الْهُنَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ هَكَذَا فِي جُلُودِ النُّمُورِ. [صحيح۔ أخرجه أحمد ۷/۹۳]

(۷۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم ریشم اور چیتوں کی کھالوں پر سوار نہ ہو۔''

(ب) ریشم کو نہی تنزیہی پر محمول کیا جائے گا اس کی دلیل ''کتاب الصلوۃ'' میں آئے گی۔ ان شاء اللہ

(ج) ابو شیخ ہنائی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اسی طرح چیتوں کی کھالوں میں بھی۔

(۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَلِيلِ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّابُلُسِيُّ بِالرَّمْلَةِ قَالَ حَدَّثَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَغْدَادِيُّ وَأَنَا حَاضِرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((ادْفِنُوا الأَظْفَارَ وَالشَّعَرَ وَالدَّمَ فَإِنَّهَا مَيْتَةٌ)).

(ج) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ بِأَحَادِيثَ لَمْ يُتَابِعْهُ أَحَدٌ عَلَيْهِ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ قَدْ رُوِيَ فِي دَفْنِ الظُّفُرِ وَالشَّعَرِ أَحَادِيثُ أَسَانِيدُهَا ضِعَافٌ.

[منكر۔ أخرجه ابن عدى فى الكامل ۴/۲۰۱]

(۷۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ناخنوں، بالوں اور خون کو دفن کر دو، کیوں کہ

یہ مردار ہیں۔''

(ب) امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناخن اور بال دفن کرنے والی احادیث کی اسناد ضعیف ہیں۔

(۷۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِیٍّ الرُّوذْبَارِیُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِینَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ أَبِی وَاقِدٍ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-:((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِیمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ))

(ق) وَقَدْ یُحْتَجُّ بِهَذَا الْحَدِیثِ فِی الشَّعَرِ وَالظُّفُرِ وَإِنَّمَا وَرَدَ عَلَى سَبَبٍ.

وَهُوَ فِیمَا. [صحیح لغیره۔ أخرجه المولف فی معرفة السنن ٥٦٠٤]

(۷۷) حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: ''زندہ جانور سے جو (حصہ) کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔''

(ب) اس حدیث سے بالوں اور ناخنوں کے بارے میں حجت لی جاتی ہے۔

(۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِینَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ أَبِی وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ -ﷺ- الْمَدِینَةَ وَالنَّاسُ یَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الإِبِلِ وَیَقْطَعُونَ أَلْیَاتِ الْغَنَمِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ -ﷺ-:((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِیمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ)).

وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ أَصْحَابِنَا بِمَا: [صحیح لغیره۔ أخرجه لهذا اللفظ ابن الجعد فی مسنده]

(۷۸) ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو لوگ اونٹوں کی کوہان کو پسند کرتے تھے اور دنبوں کی چکی بھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: زندہ جانور کا جو حصہ زندہ ہونے کی حالت میں کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے (اس کا کھانا حرام ہے)۔

(ب) ہمارے بعض اصحاب نے اس سے حجت لی ہے۔

(۷۹) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ.قَالَ وَأَخْبَرَنِی أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِیُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ دِینَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِی عَطَاءٌ مُنْذُ حِینٍ قَالَ أَخْبَرَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ مَیْمُونَةَ أَخْبَرَتْهُ:أَنَّ دَاجِنَةً كَانَتْ لِبَعْضِ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَمَاتَتْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-:((أَلاَ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ؟)).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ النَّوْفَلِیِّ. (ق)قَالَ فَخَصَّ الإِهَابَ بِالاِسْتِمْتَاعِ بِهِ.

وَمَنْ قَالَ بِالْقَوْلِ الآخِرِ احْتَجَّ بِمَا: [صحیح۔ أخرجه مسلم ۱۰۳]

(۷۹) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ امہات المومنین میں سے کسی کے پاس پالتو جانور تھا جو مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتار لیا، پھر تم اس سے فائدہ حاصل کرتیں!''

(ب) عثمان نوفلی کہتے ہیں کہ انہوں نے چمڑے کو فائدہ حاصل کرنے کے ساتھ خاص کیا۔

(۸۰) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلاَةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: ((هَلاَّ انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟)) فَقَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ: ((إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا)).

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي طَاهِرٍ كِلاَهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ.

(ق) قَالُوا فَخَصَّ الأَكْلَ بِالتَّحْرِيمِ.

وَقَدْ رَوَى أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ زِيَادَةً لَمْ يُتَابِعْهُ عَلَيْهَا ثِقَةٌ.

[صحیح۔ أخرجه البخاری ۱۴۲۱، مسلم ۳۶۳]

(۸۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری دیکھی جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام کو صدقہ سے دی گئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟'' انہوں نے عرض کیا: وہ مردار ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا صرف (گوشت) کھانا حرام ہے۔''

(ب) فقہا کہتے ہیں کہ آپ نے صرف کھانا حرام قرار دیا ہے۔ ابوبکر ہذلی نے زہری سے اس روایت میں کچھ الفاظ زائد بیان کیے ہیں جن کی کسی ثقہ نے متابعت نہیں کی۔

(۸۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّمَا حَرُمَ مِنَ الْمَيْتَةِ مَا يُؤْكَلُ مِنْهَا وَهُوَ اللَّحْمُ ، فَأَمَّا الْجِلْدُ وَالسِّنُّ وَالْعَظْمُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ فَهُوَ حَلاَلٌ.

(ج) قَالَ عَلِيٌّ: أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ضَعِيفٌ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى

بْنُ مَعِينٍ: هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ يَرْوِيهِ إِلاَّ أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَ مِنَ الْمَيْتَةِ لَحْمَهَا ، فَأَمَّا السِّنُّ وَالشَّعْرُ وَالْقِدُّ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

قَالَ يَحْيَى: أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: [بالحل۔ أخرجه الدار قطنی ۱/ ٤٦]

(۸۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مردار کا گوشت کھانا حرام ہے، لیکن اس کی کھال، کوہان، ہڈی، بال اور اُون حلال ہے۔

(ب) علی بن مدینی کہتے ہیں: ابوبکر ہذلی ضعیف راوی ہے۔

(ج) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مردار کا گوشت حرام ہے، لیکن اس کی کوہان، بال اور کھال میں کوئی حرج نہیں۔

(د) یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ابوبکر ہذلی قابل حجت نہیں ہے۔

(۸۲) وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ إِنَّمَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنَ الْمَيْتَةِ لَحْمَهَا ، فَأَمَّا الْجِلْدُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُسْرِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُسْلِمٍ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ.

(ج) قَالَ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: عَبْدُ الْجَبَّارِ ضَعِيفٌ. [ضعيف جداً۔ أخرجه الدار قطنی ۱/ ٤٧]

(۸۲) امام زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مردار کا گوشت حرام قرار دیا ہے، لیکن اس کی کھال، بال اور اون (کے استعمال) میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

شیخ علی بن عمر کہتے ہیں کہ عبدالجبار راوی ضعیف ہے۔

(۸۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِبَيْرُوتَ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ: سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ السَّفْرِ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ -ﷺ- تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: ((لاَ بَأْسَ بِمَسْكِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَ ، وَلاَ بَأْسَ بِصُوفِهَا وَشَعْرِهَا وَقُرُونِهَا إِذَا غُسِلَ بِالْمَاءِ))

(ج) قَالَ عَلِيٌّ: يُوسُفُ بْنُ السَّفْرِ مَتْرُوكٌ وَلَمْ يَأْتِ بِهِ غَيْرُهُ.

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْقَبَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ: يُوسُفُ بْنُ السَّفَرِ أَبُو الْفَيْضِ كَاتِبُ الأَوْزَاعِيِّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

[باطل۔ أخرجه المؤلف في المعرفة ۳۵]

(۸۳) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مردار کو کھال رنگنے کے بعد استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اس کی اون، بال اور سینگ بھی جب انہیں دھولیا جائے۔

علی کہتے ہیں کہ علی بن یوسف متروک ہے، اس کے علاوہ اس حدیث کو کوئی بیان نہیں کرتا۔

(ب) امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوفیض یوسف بن سفر جو اوزاعی کا کاتب ہے منکر الحدیث ہے۔

(۸٤) قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ الْبَصْرِيِّ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ إِنَّمَا حَرُمَ مِنَ الْمَيْتَةِ لَحْمُهَا وَدَمُهَا. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ قَالَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ مِثْلَهُ. [ضعيف۔ فيه عبد الله بن قيس بصري]

وَمَنْ قَالَ بِطَهَارَةِ الشَّعَرِ الَّذِي عَلَى جِلْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَ الْجِلْدُ احْتَجَّ بِمَا:

(۸٤) عبداللہ بن قیس بصری نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا کہ مردار کا گوشت اور اس کا خون حرام ہے۔

(ب) جنہوں نے بالوں کو پاک قرار دیا ہے جو مردار کی کھال کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جب کھال کو دباغت دی جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں۔ یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔

(۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ وَعْلَةَ السَّبَائِيِّ فَرْوًا فَمَسِسْتُهُ فَقَالَ: مَا لَكَ تَمَسُّهُ؟ قَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ وَمَعَنَا الْبَرْبَرُ وَالْمَجُوسُ ، نُؤْتَى بِالْكَبْشِ فَيَذْبَحُونَهُ وَنَحْنُ لاَ نَأْكُلُ ذَبَائِحَهُمْ ، وَنُؤْتَى بِالسِّقَاءِ فِيهِ الْوَدَكُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: ((دِبَاغُهُ طَهُورُهُ))

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ وَغَيْرِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيعِ.

[صحيح۔ أخرجه مسلم ۱۰۶]

(۸۵) ابوالخیر کہتے ہیں کہ میں نے علی بن وعلہ سبائی پر بالوں کا بنا ہوا لباس دیکھا تو میں نے اس کپڑے کو چھوا، انہوں نے پوچھا: تم اس کو چھو کر کیوں دیکھ رہے ہو؟ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ہم مغرب میں بربر اور مجوس قوم کے

ساتھ رہتے ہیں اور ہمارے پاس مینڈھے لائے جاتے ہیں وہ ذبح کرتے تھے ہم ان کا ذبیحہ نہیں کھاتے تھے۔ ہمارے پاس مشکیزے لائے جاتے ہیں جن میں چربی ہوتی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا رنگنا اس کا پاک کرنا ہے۔''

(۸۶) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بَحْرٍ -وَكَانَ يَنْزِلُ بِالْكُوفَةِ وَكَانَ أَصْلُهُ بَصْرِيًّا- يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِرَاءِ: ذَكَاتُهُ دِبَاغُهُ.
هَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى. [ضعيف۔ فيه محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلىٰ]

(۸۶) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ''فراء'' (چمڑے) کے متعلق ارشاد فرمایا: اس کا پاک ہونا رنگنے سے ہے۔

(۸۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَأَتَاهُ رَجُلٌ ذُو ضَفِيرَتَيْنِ فَقَالَ: يَا أَبَا عِيسَى حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ أَبِيكَ فِي الْفِرَاءِ. قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُصَلِّي فِي الْفِرَاءِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: ((فَأَيْنَ الدِّبَاغُ؟)) قَالَ ثَابِتٌ فَلَمَّا وَلَّى قُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ.
وَرَوَاهُ بَعْضُ النَّاسِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بِإِسْنَادِهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَهُوَ غَلَطٌ.

[ضعيف۔ فيه محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلىٰ]

(۸۷) حضرت ثابت بنانی سے روایت ہے کہ میں عبدالرحمن بن لیلیٰ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو دو مینڈھوں والا ایک شخص آیا اور اس نے کہا: اے ابوعیسیٰ! اس کے بارے میں بیان کریں جو آپ نے فراء (چمڑے) کے بارے میں اپنے والد سے سنا، انہوں نے فرمایا: مجھے میرے باپ نے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں فراء (چمڑے) پر نماز پڑھ لوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دباغت کس لیے ہے؟'' ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب وہ چلا گیا تو میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: سوید بن غفلہ۔

(ب) بعض لوگوں نے عبیداللہ بن موسیٰ عن ثابت عن انس کی سند سے روایت کیا ہے، لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

(۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ يُعْرَفُ بِأَبِي الشَّيْخِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

كَيْفَ تَرَى فِي الصَّلَاةِ فِي الْفِرَاءِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ -: ((فَأَيْنَ الدِّبَاغُ؟))
الإِسْنَادُ الأَوَّلُ أَوْلَى أَنْ يَكُونَ مَحْفُوظًا.
(ج) وَابْنُ أَبِي لَيْلَى هَذَا كَثِيرُ الْوَهَمِ. [ضعيف: وفيه محمد بن أبي ليلى]

(۸۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! فراء نامی چمڑے پر نماز پڑھنے کے متعلق آپ ﷺ کا کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دباغت کس لیے ہے؟'' (یعنی رنگنے کے بعد اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں)

(ب) پہلی سند کا محفوظ ہونا زیادہ صحیح ہے۔ ابن ابی لیلیٰ کثیر الوہم ہے۔

(۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْفِرَاءِ فَقَالَتْ: لَعَلَّ دِبَاغَهَا يَكُونُ ذَكَاتَهَا. [في سنده الأعمش الحافظ الثقة المدلس......]

(۸۹) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فراء چمڑے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: امید ہے کہ اس کو رنگنا اس کو پاک کر دے گا۔

(۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمٍّ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَأَلَ دَاوُدُ السَّرَّاجُ الْحَسَنَ عَنْ جُلُودِ النُّمُورِ وَالسَّمُّورِ تُدْبَغُ بِالْمِلْحِ قَالَ: دِبَاغُهَا طَهُورُهَا.
(ت) قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ رَوَى عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي صُوفِ الْمَيْتَةِ: اغْسِلْهُ.
وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ.
وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَالْحَكَمِ وَحَمَّادٍ أَنَّهُمْ كَرِهُوا اسْتِعْمَالَ شَعَرِ الْخِنْزِيرِ.

[ضعيف۔ فيه داؤد السراج وهو الثقفي البصري]

(۹۰) حضرت داؤد سراج نے حسن رحمہ اللہ سے چیتوں اور بندروں کی کھال کے متعلق پوچھا کہ اگر انہیں نمک سے دباغت دی جائے تو انہوں نے فرمایا: ان کو دباغت دینا ان کو پاک کرنا ہے۔

(ب) شیخ فرماتے ہیں: حضرت حسن سے مردار کی اون کے متعلق منقول ہے کہ اس کو دھولیا جائے۔

(ج) حضرت عطاء اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(د) ابن سیرین، حکم اور حماد رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ وہ خنزیر کے بالوں کے استعمال کو حرام سمجھتے تھے۔

(۴۰) باب فِي شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کے بال مبارک کا بیان

(۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَحْمَدَ الأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ هَدْيَهُ نَاوَلَ الْحَلاَّقَ شِقَّهُ الأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، فَنَاوَلَهُ أَبَا طَلْحَةَ، ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بَيْنَ النَّاسِ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الأَنْصَارِيَّ فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

وَأَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بَعْضَ مَعْنَاهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ. [صحيح۔ أخرجه مسلم ۳۲۶]

(۹۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمرہ میں رمی کی اور اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا۔ پھر اپنے سر کی دائیں جانب حجام کے سامنے کی، حجام نے اس کو مونڈ دیا۔ پھر وہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے۔ پھر بائیں جانب اس کے سامنے کی تو اس نے اسے بھی مونڈ دیا، آپ ﷺ نے ابوطلحہ کو حکم دیا کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دے۔

(ب) صحیح مسلم والی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: پھر آپ ﷺ نے ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اسے لوگوں میں تقسیم کر دے۔

(۹۲) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو الأَزْهَرِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلاَلٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَاهُ شَهِدَ الْمَنْحَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ -ﷺ- هُوَ وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا، فَلَمْ يُصِبْهُ وَلاَ لِصَاحِبِهِ قَالَ فَحَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ، فَأَعْطَاهُ فَقَسَمَ مِنْهُ عَلَى رِجَالٍ، وَقَلَّمَ أَظْفَارَهُ فَأَعْطَى صَاحِبَهُ فَإِنَّهُ عِنْدَنَا لَمَخْضُوبٌ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(ت) تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبَانَ. (ق) وَالْخِضَابُ مِنْ عِنْدِهِمْ لِكَيْ لاَ يَتَغَيَّرَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

[صحيح۔ أخرجه أحمد ۴/۴۲]

(۹۲) حضرت محمد بن عبداللہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ میرے والد قربان گاہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، وہاں ایک انصاری بھی تھا۔ میرے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں میں قربانی کے جانور تقسیم کیے تو مجھے اور انصاری کو (قربانی) نہ ملی۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے پر اپنا سر منڈوایا تو مجھے وہ بال دے دیے، میں نے آدمیوں میں تقسیم کر دیے

پھر آپ ﷺ نے اپنے ناخن اتارے اور اپنے ساتھی کو دے دیے، وہ ہمارے پاس بھی ہیں اور وہ مہندی وغیرہ کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔

(۲۱) باب الْمَنْعِ مِنَ الاِدِّهَانِ فِی عِظَامِ الْفِیلَةِ وَغَیْرِهَا مِمَّا لاَ یُؤْکَلُ لَحْمُهُ

ہاتھی اور دیگر حرام جانوروں کی ہڈیوں میں تیل رکھنے کی ممانعت

(۹۳) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَکَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَی أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ حَبِیبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْحَکَمِ وَأَبِی بِشْرٍ عَنْ مَیْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَی رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ کُلِّ ذِی نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِی مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِی الصَّحِیحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِی دَاوُدَ الطَّیَالِسِیِّ.

[صحیح۔ أخرجه مسلم ۱۹۳۷]

(۹۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے اور ہر پنجوں والے پرندے سے منع فرمایا ہے۔

(۹۴) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِیدِ الْفَقِیهُ حَدَّثَنَا الْبُوشَنْجِیُّ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَیُّوبُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ أَبِی مَرْیَمَ

(ح) وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِیدِ قَالَ وَأَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ بْنُ مُوسَی حَدَّثَنَا صَدَقَةُ عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی مَرْیَمَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُخَیْمِرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُکَیْمٍ حَدَّثَنَا مَشْیَخَةٌ لَنَا مِنْ جُهَیْنَةَ: أَنَّ النَّبِیَّ -ﷺ- کَتَبَ إِلَیْهِمْ: ((أَلاَّ تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَیْتَةِ بِشَیْءٍ)).

[صحیح۔ وقد سبق تخریجه فی حدیث ۴۱، ۴۲، ۴۳]

(۹۴) حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں جہینہ قبیلے کے مشائخ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے انہیں خط لکھا کہ مردار کی کسی چیز سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

(۹۵) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِیدِ بْنُ أَبِی عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِیعُ بْنُ سُلَیْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِیُّ قَالَ وَرَوَی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِینَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ یَکْرَهُ أَنْ یَدَّهِنَ فِی مُدْهُنٍ مِنْ عِظَامِ الْفِیلِ لأَنَّهُ مَیْتَةٌ. هَکَذَا ذَکَرَهُ فِی الْجَدِیدِ. وَرَوَاهُ فِی الْقَدِیمِ کَمَا: [ضعیف۔ قد أخرجه المؤلف فی معرفة السنن ۳۶]

(۹۵) حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق سنا کہ وہ ہاتھی کی ہڈیوں میں تیل وغیرہ رکھنا حرام سمجھتے تھے، کیوں کہ وہ مردار ہے۔

(۹۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُدَّهَنَ فِي عَظْمِ فِيلٍ. وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ عِظَامَ الْفِيلِ.

(ت) قَالَ الشَّيْخُ وَيُذْكَرُ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَرِهَ الاِنْتِفَاعَ بِعِظَامِ الْفِيلَةِ وَأَنْيَابِهَا.

وَعَنْ طَاوُسٍ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْعَاجَ. [باطل]

(۹۶) (الف) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ہاتھی کے ہڈی سے بنی ہوئی چیز میں تیل رکھنا حرام سمجھتے تھے۔ دوسری جگہ یہ الفاظ ہیں: وہ ہاتھی کی ہڈیوں کو (استعمال کرنا) حرام سمجھتے تھے۔

(ب) امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عطاء تابعی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ ہاتھی کی ہڈیوں اور دانتوں سے فائدہ اٹھانا مکروہ سمجھتے تھے۔

(ج) حضرت طاؤس اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ دونوں ہاتھی کے دانت کے استعمال کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(۹۷) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَلِيلِ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الشَّامِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُنَبِّهِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةُ، فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا، وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ، فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَظَنَّتْ أَنَّمَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ، وَقَطَعَتْهُ بَيْنَهُمَا، فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَهُمَا يَبْكِيَانِ، فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا وَقَالَ: ((يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلاَنٍ أَهْلُ بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ إِنَّ هَؤُلاَءِ أَهْلُ بَيْتِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا، يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلاَدَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ))

(ج) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ: حُمَيْدٌ الشَّامِيُّ هَذَا إِنَّمَا أُنْكِرَ عَلَيْهِ هَذَا الْحَدِيثُ، وَهُوَ حَدِيثُهُ لَمْ أَعْلَمْ لَهُ غَيْرَهُ. أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ.

أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِصْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ حُمَيْدٍ الشَّامِيِّ هَذَا قَالَ: لاَ أَعْرِفُهُ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الأُشْنَانِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ سَعِيدٍ الدَّارِمِيَّ يَقُولُ قُلْتُ

لِيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ: فَحُمَيْدٌ الشَّامِيُّ كَيْفَ حَدِيثُهُ الَّذِي يَرْوِي حَدِيثَ ثَوْبَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُنَبِّهِيِّ؟ فَقَالَ مَا أَعْرِفُهُمَا.

وَرُوِيَ فِيهِ حَدِيثٌ آخَرُ مُنْكَرٌ. [ضعيف۔ أخرجه ابو داؤد ٤٢٣١]

(۹۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اپنے اہل میں سے سب سے آخر میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے اور جب واپس تشریف لاتے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سب پہلے تشریف لاتے۔ ایک غزوہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو دروازے پر ایک چمڑا یا پردہ لٹک رہا تھا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو چاندی کے دو کنگن پہنائے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اندر داخل نہیں ہوئے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے گمان کیا کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے، اس نے داخل ہونے سے روک دیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ ہٹا دیا اور بچوں سے کنگن اتار دیے اور ان دونوں کو الگ الگ کر دیا، دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور دونوں رو رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو پکڑا اور فرمایا ''اے ثوبان! اس کو فلاں کی طرف لے جاؤ۔'' مدینہ میں فلاں گھر کی طرف کیوں کہ یہ میرے اہل بیت ہیں میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ دنیا کی زندگی میں کھائیں پئیں۔ اے ثوبان! فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے پٹھوں سے بنا ہوا ہار اور ہاتھی کے دانتوں سے بنے ہوئے دو کنگن خرید کر لے آؤ۔

(۹۸) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الطَّرَائِفِيُّ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْخَيْرِ: جَامِعُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُحَمَّدَابَاذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْمُحَمَّدَابَاذِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ طَهُورَهُ وَسِوَاكَهُ وَمُشْطَهُ، فَإِذَا هَبَّهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ اللَّيْلِ اسْتَاكَ وَتَوَضَّأَ وَامْتَشَطَ. قَالَ: وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَمْتَشِطُ بِمُشْطٍ مِنْ عَاجٍ.

قَالَ عُثْمَانُ: هَذَا مُنْكَرٌ.

(ج) قَالَ الشَّيْخُ: رِوَايَةُ بَقِيَّةَ عَنْ شُيُوخِهِ الْمَجْهُولِينَ ضَعِيفَةٌ.

(غ) وَقَدْ قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ قَالَ الأَصْمَعِيُّ: الْعَاجُ الذَّبْلُ، وَيُقَالُ هُوَ عَظْمُ ظَهْرِ السُّلَحْفَاةِ الْبَحْرِيَّةِ، وَأَمَّا الْعَاجُ الَّذِي تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ فَهُوَ عَظْمُ أَنْيَابِ الْفِيَلَةِ وَهُوَ مَيْتَةٌ لاَ يَجُوزُ اسْتِعْمَالُهُ.

[ضعيف۔ فقيه بقية بن وليد۔ المدلس المعروف]

(۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سونے کے لیے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا پانی والا برتن، مسواک اور کنگھی بھی رکھتے۔ جب اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں بیدار کرتا تو آپ مسواک کرتے، وضو کرتے اور کنگھی کرتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھی دانت سے بنی ہوئی کنگھی کرتے تھے۔

(ب) عثمان کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

(ج) اصمعی کہتے ہیں کہ عاج ذبل کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا: بڑے بحری کچھوے کی ہڈی کو کہتے ہیں اور عاج ہاتھی کی کچلیوں کی بڑی ہڈی کو کہتے ہیں اور وہ مردار ہے، اس کی کسی چیز کا استعمال درست نہیں۔

(۲۲) بابُ الْمَنْعِ مِنَ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت

(۹۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلاَمِ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: ((الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)).

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ ، وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى كِلاَهُمَا عَنْ مَالِكٍ.

وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ شُجَاعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ زَادَ: ((إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ)).

وَذِكْرُ الأَكْلِ وَالذَّهَبِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ فِي غَيْرِ رِوَايَةِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ ، وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ شُجَاعٍ دُونَ ذِكْرِهِمَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحيح۔ أخرجه البخاري ۵۳۱۱۔ ومسلم ۲۰۶۵]

(۹۹) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جو سونے کی برتن میں پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیلتا ہے۔''

(ب) حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک وہ شخص جو سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا اور پیتا ہے۔''

(۱۰۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَحْمَوَيْهِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلاَنِسِيُّ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ

سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ -أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ ، وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ ، وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ آدَمَ ، وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ شُعْبَةَ.

[صحیح۔ وسبق تخریجه فی الذی قبله ۱۰۰]

(۱۰۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں سے منع کیا ہے: ہمیں سونے کی انگوٹھی، سونے کے کنگن، ہر قسم کے موٹے اور باریک ریشم، خالص سرخ کپڑے، قسر کے بنے ہوئے کپڑے اور چاندی کے برتن (کے استعمال) سے منع کیا۔

(۱۰۱) وَرَوَاهُ أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثَ وَزَادَ فِيهِ وَنَهَانَا عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ ، فَإِنَّهُ مَنْ يَشْرَبُ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لاَ يَشْرَبُ فِيهَا فِي الآخِرَةِ.

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ فَذَكَرَهُ.

أَخْرَجَاهُ جَمِيعًا مِنْ أَوْجُهٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. [صحیح۔ أخرجه البخاری ۵۱۱۰ و مسلم ۲۰۶۸]

(۱۰۱) حضرت اشعث سے جو روایت ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اور ہمیں چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا، جو دنیا میں اس برتن میں پیتا ہے تو وہ آخرت میں اس (برتن) میں نہیں پیے گا۔

(۱۰۲) حَدَّثَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ بْنِ سَهْلٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ الْجُهَنِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُكَيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: أَنَّهُ اسْتَسْقَى بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ -قَالَ: وَكَانَ حُذَيْفَةُ رَجُلاً فِيهِ حِدَّةٌ- فَقَالَ: إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكُمْ مِنْ هَذَا ، إِنِّي كُنْتُ قَدْ تَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَامَ فِينَا فَنَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَأَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ وَقَالَ: ((هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الآخِرَةِ)).

أَخْرَجَهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ.

[صحیح۔ أخرجه البخاری ۱۱۰ و مسلم ۲۰۶۷]

(۱۰۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مدائن میں کھیتی باڑی کی تو ان کے پاس ایک کسان چاندی کا برتن لے کر آیا۔ انہوں نے ایک طرف پھینک دیا۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت حذیفہ سخت طبیعت کے مالک تھے۔ آپ نے فرمایا:

میں تم سے اس (کے استعمال) سے معذرت خواہ ہوں، میں اس کی طرف گیا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع کیا اور ہمیں ریشم پہننے سے خواہ موٹا ہو یا باریک منع کیا اور فرمایا: وہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں ہے۔

(۲۳) باب الْمَنْعِ مِنَ الأَكْلِ فِي صِحَافِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کی پلیٹوں میں کھانے کی ممانعت

(۱۰۲) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ بِقَدَحِ فِضَّةٍ ، فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ -يَقُولُ أَبُو نُعَيْمٍ: كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَصْنَعْ هَذَا- وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ)).

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَيْفِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ.

[صحيح۔ أخرجه البخاري ۵۱۱۰، مسلم ۲۰۶۷]

(۱۰۳) سیدنا عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے پانی مانگا تو مجوسی نے انہیں چاندی کے پیالے میں پانی پلانا چاہا، جب اس نے پیالہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھا تو انہوں پیالہ پھینک دیا، پھر فرمایا: اگر میں نے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اس کو منع نہ کیا ہوتا، ابونعیم کہتے ہیں گویا کہ وہ کہہ رہے تھے: تو میں اس طرح نہ کرتا، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم سلک اور باریک ریشم نہ پہنو اور نہ تم سونے چاندی کے برتنوں میں پیو اور نہ تم سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھاؤ۔ یہ برتن ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔

(۱۰۴) أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءِ فِضَّةٍ ، فَأَخَذَهُ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ ، وَقَالَ: ((هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ)).

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ.

(ت) وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سَيْفٍ وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ فِي النَّهْيِ عَنِ الأَكْلِ فِيهَا.
وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-.

[صحیح۔ انظر ما قبلہ]

(۱۰۴) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں (پانی) لایا، انہوں نے وہ برتن پکڑ کر پھینک دیا اور فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے، پینے سے منع کیا اور موٹے اور باریک ریشم کے کپڑے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع کیا اور کہا: وہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں۔

(ب) ابن ابی نجیح کی روایت میں ہے کہ ان (برتنوں) میں کھانا منع ہے۔

(۱۰۵) أَمَّا حَدِيثُ عَلِيٍّ: فَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الأَنْصَارِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ أَنْ يُشْرَبَ فِيهَا ، وَأَنْ يُؤْكَلَ فِيهَا ، وَنَهَى عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ ، وَعَنْ ثِيَابِ الْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ. [صحیح لغیرہ۔ أخرجه الدار قطنی ۱/ ٤١]

(۱۰۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پاس گئے تو انہوں نے ہم سے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع کیا اور قَسّ کے بنے ہوئے کپڑے خالص سرخ رنگ، ریشم کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا۔

(۱۰۶) وَأَمَّا حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:
فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ إِمْلاَءً أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- عَنِ الأَكْلِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

[صحیح۔ أخرجه النسائی فی الکبری ٦٦٣٢]

(۱۰۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع کیا۔

(۱۰۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْقَطِرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عِنْدَ نَفَرٍ مِنَ الْمَجُوسِ قَالَ فَجِيءَ بِفَالُوذَجٍ عَلَى إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ

فَلَمْ يَأْكُلْهُ ، فَقِيلَ لَهُ حَوِّلْهُ. قَالَ: فَحَوَّلَهُ عَلَى إِنَاءٍ مِنْ خَلَنْجٍ وَجِيءَ بِهِ فَأَكَلَهُ.

[صحیح۔ رجالہ ثقات وسندہ متصل]

(۱۰۷) حضرت انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ساتھ مجوسیوں کی ایک جماعت کے پاس تھا۔ آپ کے پاس چاندی کا ایک فانوس لایا گیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ نہ کھایا تو مجوس سے کہا گیا: کسی اور برتن میں لے آؤ۔ چناں چہ اس نے خلنج کے برتن سے تبدیل کیا اور اس میں لے کر آیا تو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس (برتن) سے کھایا۔

(۲۴) باب النَّهْيِ عَنِ الإِنَاءِ الْمُفَضَّضِ

چاندی سے پالش کیے ہوئے برتن میں کھانے کی ممانعت

(۱۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَاكِهِيُّ بِمَكَّةَ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)).

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ فِي فَوَائِدِهِ عَنِ الطُّوسِيِّ وَالْفَاكِهِيِّ مَعًا فَزَادَ فِي الإِسْنَادِ بَعْدَ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَظُنُّهُ وَهَمًا فَقَدْ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ بْنُ إِسْحَاقَ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ بِخَطِّ أَبِي الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَمَا تَقَدَّمَ.

وَكَذَلِكَ أَخْرَجَهُ أَبُو الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي كِتَابِهِ وَكَذَلِكَ أَخْرَجَهُ أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْوَهَّابِ عَنْ أَبِي يَحْيَى بْنِ أَبِي مَسَرَّةَ فِي كِتَابِهِ دُونَ ذِكْرِ جَدِّهِ وَالْمَشْهُورُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمُضَبَّبِ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ.

[صحیح۔ دون قولہ۔ أو اناء فیہ شئی من ذلك فمنکرۃ۔ أخرجہ البخاری ۵۳۱۱ و مسلم ۲۰۶۵]

(۱۰۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے سونے، چاندی یا کسی ایسے برتن میں پیا جس میں دونوں کی ملاوٹ ہو تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

(ب) امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں اپنی سند سے جو روایت بیان کی ہے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

(۱۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لاَ يَشْرَبُ فِي قَدَحٍ فِيهِ حَلْقَةُ فِضَّةٍ وَلاَ ضَبَّةُ فِضَّةٍ. [حسن۔ ذکرہ الحافظ فی اللخیص ۱/۵۴]

(۱۰۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ برتن جس میں چاندی کا کڑا ہوتا یا چاندی کا دستہ ہوتا تو اس میں نہ پیتے تھے۔

(۱۱۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ أُتِيَ بِقَدَحٍ مُفَضَّضٍ لِيَشْرَبَ مِنْهُ فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ مُنْذُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَمْ يَشْرَبْ فِي الْقَدَحِ الْمُفَضَّضِ. وَرُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. [ضعيف۔ أخرجه تمام في فوائده ۲/۲۹۱]

(۱۱۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس چاندی کے ساتھ پالش کیا ہوا پیالا لایا گیا تا کہ وہ اس سے پییں، لیکن انہوں نے اس میں پینے سے انکار کر دیا، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب سے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا ہے تب سے چاندی لگے ہوئے برتن میں نہیں کھایا۔

(۱۱۱) أَمَّا حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَمَا زِلْنَا بِهَا حَتَّى رَخَّصَتْ لَنَا فِي الْحُلِيِّ وَلَمْ تُرَخِّصْ لَنَا فِي الإِنَاءِ الْمُفَضَّضِ.
قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ: حَمَلْنَاهُ عَلَى الْحَلْقَةِ وَنَحْوِهَا.

[حسن لغيره۔ ابن أبي شيبة في مصنفه ۲۵۱۵۸]

(۱۱۱) سیدہ عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھیں، ہم ہمیشہ آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رہیں حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہا نے زیورات میں رخصت دے دی اور چاندی سے پالش کیے برتن میں رخصت نہ دی۔

(۱۱۲) وَأَمَّا حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَأَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا كَرِهَ الشُّرْبَ فِي الْمُفَضَّضِ. [حسن]

(۱۱۲) حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چاندی سے پالش کیے ہوئے برتن میں پینے کو ناپسند کیا۔

(۱۱۳) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِي أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَالْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ يَعْنِي ابْنَ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ -ﷺ- انْصَدَعَ فَجَعَلَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ. قَالَ عَاصِمٌ وَرَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ قَالَ هِيَ وَرَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ. [صحيح۔ أخرجه البخاري ۵۳۱۵]

(۱۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ ﷺ نے ٹوٹی ہوئی جگہ پر چاندی کی تار لگا کر جوڑ دیا۔ عاصم کہتے ہیں: میں نے وہ پیالہ دیکھا اور اس میں پیا بھی، میرے والد کہتے ہیں: میں نے وہ پیالہ دیکھا اور اس میں پیا۔

(۱۱۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: انْكَسَرَ. بَدَلَ: انْصَدَعَ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ هَكَذَا وَهُوَ يُوهِمُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ -ﷺ- اتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ. [صحيح۔ أخرجه البخاری ۲۹۴۲]

(۱۱۴) ابوحمزہ نے اسی مذکورہ حدیث کی مانند ذکر کیا ہے لیکن انْصَدَعَ کی جگہ انْكَسَرَ کے لفظ ذکر کیے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسی طرح حدیث بیان کی ہے اور ان کو شبہ ہے کہ نبی ﷺ نے ٹوٹی ہوئی جگہ کو چاندی کی تار سے جوڑا یا نہیں۔

(۱۱۵) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ وَهُوَ السُّكَّرِيُّ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ -ﷺ- انْصَدَعَ فَجَعَلْتُ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً. يَعْنِي أَنَّ أَنَسًا جَعَلَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ لاَ أَدْرِي مَنْ قَالَهُ مُوسَى بْنُ هَارُونَ أَمْ مَنْ فَوْقَهُ.

[صحيح۔ سبق تخريج في الذی قبله]

(۱۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا پیالہ ٹوٹ گیا تو میں نے ٹوٹی ہوئی جگہ پر تار لگا دی، یعنی انس رضی اللہ عنہ نے ٹوٹی ہوئی جگہ پر تار لگا دی۔

(ب) شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں اسی طرح ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ بات موسیٰ بن ہارون نے کی ہے یا ان سے اوپر کسی اور راوی نے۔

(۱۱۶) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّسَوِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ قَالَ: رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ -ﷺ- عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ -وَكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيضٌ مِنْ نُضَارٍ -قَالَ أَنَسٌ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فِي هَذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ: لاَ تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَتَرَكَهُ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ هَكَذَا. [صحيح۔ أخرجه البخاری ۵۳۱۵]

(۱۱۶) عاصم احول کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس نبی ﷺ کا پیالہ دیکھا وہ ٹوٹا ہوا تھا، انہوں نے اس کو چاندی کی تار کے ساتھ جوڑ دیا۔ عاصم کہتے ہیں: وہ پیالہ بہت عمدہ تھا اور خالص جھاؤ کا بنا ہوا تھا، سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس پیالے میں اکثر دفعہ پانی پلایا۔

(ب) حضرت انس بن سیرین کہتے ہیں: اس پیالہ پر لوہے کا کڑا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اس کی جگہ سونے یا چاندی کا حلقہ لگا دیں تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: جو کام رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے اس کو تبدیل نہ کر اس کو رہنے دے۔

(۲۵) باب التَّطَهُّرِ فِي سَائِرِ الْأَوَانِي مِنَ الْحِجَارَةِ وَالزُّجَاجِ وَالصُّفْرِ وَالنُّحَاسِ وَالشَّبَهِ وَالْخَشَبِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

پتھر، شیشہ، پیتل، تانبا اور لکڑی وغیرہ سے بنے ہوئے برتنوں کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کا بیان

(۱۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ يَتَوَضَّأُ ، وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ النَّبِيُّ -ﷺ- بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ. قُلْنَا: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرٍ.

(۱۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کا وقت ہوگیا تو آپ کے اہل میں سے جو گھر کے قریب تھا وہ وضو کے لیے کھڑا ہوا اور باقی لوگ بھی۔ نبی ﷺ کے پاس پتھر کا بنا ہوا برتن جو کپڑوں کو رنگنے کے لیے تھا اس میں پانی تھا وہ لایا گیا تو وہ برتن (والا پانی) کم پڑ گیا، آپ ﷺ نے اس میں اپنی ہتھیلی پھیلائی تو تمام لوگوں نے وضو کیا۔ ہم نے پوچھا: ان کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے کہا: اسی سے زیادہ۔

(۱۱۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- دَعَا بِوَضُوءٍ فَجِيءَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ -أَحْسِبُهُ قَالَ قَدَحِ زُجَاجٍ- فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ ، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ ، فَحَزَرْتُهُمْ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ كَأَنَّهُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ.

قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ: رَوَى هَذَا الْخَبَرَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ فَقَالُوا رَحْرَاحٍ مَكَانَ زُجَاجٍ.

قَالَ الشَّیْخُ: ھُوَ کَمَا قَالَ: [صحیح۔ أخرجه البخاری ۵۳۱۵]

(۱۱۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پانی منگوایا تو (آپ کے پاس) پیالہ لایا گیا جس میں پانی تھا، راوی کہتا ہے: میرا گمان ہے کہ ٹوٹا ہوا پیالہ تھا، آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھیں، لوگ کے بعد دیگرے وضو کرنے لگے۔ میں نے ان کا اندازہ ستر (۷۰) سے اسی (۸۰) کے درمیان لگایا۔ پھر میں نے پانی کی طرف دیکھنا شروع کیا کہ وہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے۔

(ب) امام ابن خزیمہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید سے کئی راویوں نے بیان کیا ہے جس میں زجاج کی جگہ رَحْرَاحٍ کے الفاظ ہیں۔

(۱۱۹) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ ح وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ -قَالَ أَنَسٌ- فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ قَالَ أَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مِنْهُ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ ، وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيِّ.

[صحیح۔ أخرجه البخاری ۱۹۷]

(۱۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا، ٹوٹا ہوا پیالہ لایا گیا، اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھیں، میں پانی کی طرف دیکھنا شروع ہوا جو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔ میں نے اندازہ لگایا کہ اس (برتن) سے وضو کرنے والے ستر (۷۰) سے اسی (۸۰) کے درمیان (افراد) تھے۔

(۱۲۰) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاهَانَ الْهَمَدَانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: جَاءَ نَا النَّبِيُّ -ﷺ- فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَذِرَاعَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ. [صحیح۔ أخرجه البخاری ۱۹۷]

(۱۲۰) سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے پاس نبی کریم ﷺ آئے، ہم نے آپ ﷺ کے لیے پیتل کے برتن

میں پانی نکالا، آپ ﷺ نے اس سے وضو کیا، اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے بازوؤں کو دو دو مرتبہ اور اپنے سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لے آئے اور اپنے پاؤں دھوئے۔

(۱۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِیُّ قَالَ قَرَأْنَاهُ عَلَى أَبِی الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِی حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِی عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ.

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ -ﷺ- وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِی أَنْ يُمَرَّضَ فِی بَيْتِی فَأَذِنَّ لَهُ ، فَخَرَجَ النَّبِیُّ -ﷺ- بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاَهُ فِی الأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ. قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِی مَنِ الرَّجُلُ الآخَرُ؟ قُلْتُ لاَ. قَالَ هُوَ عَلِیٌّ.

وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِیَّ -ﷺ- قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ: أَهْرِيقُوا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ ، لَعَلِّی أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ .فَأُجْلِسَ فِی مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ -ﷺ- ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِيحِ عَنْ أَبِی الْيَمَانِ. وَيُقَالُ أَنَّ ذَلِكَ الْمِخْضَبَ كَانَ مِنْ نُحَاسٍ وَذَلِكَ فِيمَا:

[صحیح۔ أخرجه البخاری ٦٥٥]

(۱۲۱) ام المؤمنین سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں: جب نبی کریم ﷺ بھاری ہو گئے اور آپ کی تکلیف زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ نے اپنی بیویوں سے اجازت لی کہ میرے گھر میں میری تیمارداری کی جائے، انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔ نبی کریم ﷺ دو آدمیوں کے سہارے نکلے اور آپ ﷺ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ وہ (دو آدمی) عباس ؓ اور ایک دوسرے صحابی تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں: میں نے اس بات کی خبر عبداللہ بن عباس ؓ کو دی تو انھوں نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے دوسرا آدمی کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرماتے ہیں: وہ علی ؓ تھے۔ عائشہ ؓ بتایا کرتی تھیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد فرمایا اور آپ کی تکلیف بڑھ گئی تھی: ''مجھ پر سات مشکیں پانی بہاؤ جو بھری ہوئی ہوں'' شاید میں لوگوں کی طرف جاؤں۔ پھر آپ ﷺ کو سیدہ حفصہ ؓ کے کپڑے دھونے والے برتن میں بٹھایا گیا۔

پھر ہم آپ ﷺ پر پانی ڈالنا شروع ہوئیں حتیٰ کہ آپ ﷺ ہماری طرف اشارہ کرنا شروع ہوئے کہ کافی ہے، پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف نکلے۔

(۱۲۲) أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ أَبُو بَكْرٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ أَوْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِی مَرَضِهِ الَّذِی مَاتَ فِيهِ: ((صُبُّوا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ ، لَعَلِّی أَسْتَرِيحُ فَأَعْهَدُ

إِلَى النَّاسِ))قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ، ثُمَّ خَرَجَ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى مَرَّةً حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: مِنْ نُحَاسٍ. وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ خَرَجَ. [صحيح۔ أخرجه احمد ۱۵۱/۶]

(۱۲۲) ام المؤمنین سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں فرمایا: ''مجھ پر سات مشکیں پانی کی ڈالو جو بھری ہوئی ہوں شاید مجھے راحت مل جائے، پھر میں لوگوں کی طرف جا سکوں۔ سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں: ہم نے آپ ﷺ کو سیدہ حفصہ ؓ کے کپڑے دھونے والے پیتل کے برتن میں بٹھایا۔ پھر ہم نے آپ ﷺ پر پانی ڈالا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ کافی ہے۔'' پھر آپ ﷺ (لوگوں کی طرف) تشریف لے گئے۔

(ب) عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے پچھلی حدیث کی طرح بیان کیا ہے، لیکن اس میں ''مِن نُحَاسٍ'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ اسی طرح ثُمَّ خَرَجَ کے الفاظ بھی نہیں ہیں۔

(۱۲۳) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَحْوَهُ: لَعَلِّي أَسْتَرِيحُ . كَذَا أَخْبَرَنَا فِي الْمُسْتَدْرَكِ إِجَازَةً. [صحيح۔ أخرجه الحاكم فى المستدرك ۱۲۳/۱]

(۱۲۳) عائشہ ؓ اس پچھلی روایت کی طرح ہی بیان کرتی ہیں (لیکن اس میں یہ الفاظ زائد ہیں) شاید کہ میں راحت پاؤں۔''

(۱۲٤) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ وَأَبُو مُحَمَّدِ بْنُ يُوسُفَ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ بِالطَّابَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ أَشْرَسَ أَبُو عَامِرٍ الْعَدَوِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي تَوْرٍ مِنْ شَبَهٍ يُبَادِرُنِي مُبَادَرَةً.

جَوَّدَهُ حَوْثَرَةُ بْنُ أَشْرَسَ وَقَصَّرَ بِهِ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ وَلَمْ يُسَمِّ شُعْبَةَ وَأَرْسَلَهُ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَذْكُرْ فِي إِسْنَادِهِ عُرْوَةَ وَكَذَلِكَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي السُّنَنِ. [صحيح۔ لغيره أخرجه ابو داؤد ۹۸]

(۱۲۴) سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی پیتل کے برتن سے غسل کرتے تھے، آپ ﷺ مجھ سے

پانی لینے میں جلدی کرتے تھے۔

(۱۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

قَالَ سَهْلٌ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: اسْقِنَا يَا سَهْلُ. قَالَ: فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَسَقَيْتُهُمْ فِيهِ.

قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَأَخْرَجَ إِلَيْنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيهِ -قَالَ -ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ إِيَّاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْحَاقَ وَغَيْرِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ.

(ت) وَقَدْ رُوِّينَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قَدَحِ النَّبِيِّ -ﷺ- وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ مِنْ خَشَبٍ. وَيُذْكَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَرَأَى فِي بَيْتِهِ قَدَحًا مِنْ خَشَبٍ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- يَشْرَبُ فِيهِ وَيَتَوَضَّأُ. [صحیح أخرجه البخاری ٥٣١٤]

(۱۲۵) (الف) سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس عرب کی ایک عورت کا تذکرہ کیا گیا۔ پھر لمبی حدیث بیان کی، اس میں ہے کہ اس دن رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے اور بنی ساعدہ کے سائبان میں بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ فرمایا: ''اے سہل! ہم کو پانی پلاؤ، سہل کہتے ہیں: ہم نے آپ کے لیے یہ پیالہ نکالا اور آپ کو اس میں پانی پلایا۔

(ب) ابو حازم کہتے ہیں: سہل نے ہماری طرف یہ پیالہ نکالا، ہم نے اس میں پانی پیا۔ پھر عمر بن عبدالعزیز نے ان سے یہ پیالہ مانگا تو انہوں نے دے دیا۔

(ج) محمد بن ابی اسماعیل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انھوں نے میرے گھر میں لکڑی کا پیالہ دیکھا تو فرمایا: نبی کریم ﷺ اس میں پیتے اور وضو کرتے تھے۔

(۲۶) بَابُ التَّطَهُّرِ فِي أَوَانِي الْمُشْرِكِينَ إِذَا لَمْ يُعْلَمْ نَجَاسَةٌ

مشرکوں کے برتنوں میں طہارت حاصل کرنا جائز ہے جب نجاست کا علم نہ ہو

(۱۲۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ

الْعُطَارِدِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَرَى رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فِي سَفَرٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَأَصَابَهُمْ عَطَشٌ شَدِيدٌ ، فَأَقْبَلَ رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِهِ -أَحْسِبُهُ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ أَوْ غَيْرَهُمَا -قَالَ: ((إِنَّكُمَا سَتَجِدَانِ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا امْرَأَةً مَعَهَا بَعِيرٌ عَلَيْهِ مَزَادَتَانِ ، فَأْتِيَانِي بِهَا)). قَالَ فَأَتَيَا الْمَرْأَةَ فَوَجَدَاهَا قَدْ رَكِبَتْ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ عَلَى الْبَعِيرِ فَقَالاَ لَهَا: أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ-. قَالَتْ: وَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ؟ هَذَا الصَّابِءُ؟ فَالاَ هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ ، وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- حَقًّا. فَجَاءَا بِهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- فَجَعَلَ فِي إِنَاءٍ مِنْ مَزَادَتَيْهَا ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ، ثُمَّ أَعَادَ الْمَاءَ فِي الْمَزَادَتَيْنِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِعَزْلاَءِ الْمَزَادَتَيْنِ فَفُتِحَتْ ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ فَمَلَئُوا آنِيَتَهُمْ وَأَسْقِيَتَهُمْ ، فَلَمْ يَدَعُوا يَوْمَئِذٍ إِنَاءً وَلاَ سِقَاءً إِلاَّ مَلَئُوهُ -قَالَ عِمْرَانُ- فَكَانَ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهَا لَمْ تَزْدَدْ إِلاَّ امْتِلاَءً -قَالَ- فَأَمَرَ النَّبِيُّ -ﷺ- بِثَوْبِهَا فَبُسِطَ ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَجَاءُوا مِنْ زَادِهِمْ حَتَّى مَلَئُوا لَهَا ثَوْبَهَا ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: ((اذْهَبِي فَإِنَّا لَمْ نَأْخُذْ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا، وَلَكِنَّ اللَّهَ سَقَانَا)). قَالَ: فَجَاءَتْ أَهْلَهَا فَأَخْبَرَتْهُمْ فَقَالَتْ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ أَسْحَرِ النَّاسِ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا. قَالَ: فَجَاءَ أَهْلُ ذَلِكَ الْحِوَاءِ حَتَّى أَسْلَمُوا كُلُّهُمْ. مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ وَفِيهِ: فَكَانَ آخِرُ ذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَقَالَ: ((اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ)) وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا. [صحيح۔ أخرجه البخاری ۳۳۷]

(۱۲۶) (الف) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ ایک سفر میں گئے، انھیں سخت پیاس لگ گئی۔ آپ ﷺ کے دوصحابی آئے۔ میرا گمان ہے کہ وہ علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ تھے یا شاید ان کے علاوہ کوئی اور۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں فلاں جگہ پر ایک عورت کو پاؤ گے اس کے پاس اونٹ ہوگا، اس پر دو مٹکے ہوں گے۔ تم دونوں اس کو میرے پاس لاؤ۔ وہ دونوں عورت کے پاس آئے۔ انہوں نے اس کو دیکھا وہ عورت اونٹ پر دو مٹکوں کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی، انہوں نے اس سے کہا: آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں، وہ کہنے لگی: کون رسول اللہ ﷺ ؟ یہی بے دین! (معاذ اللہ) انہوں نے کہا: وہی ہیں جو تم مراد لے رہی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ برحق ہیں، وہ دونوں اس کو لے کر آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ مٹکوں سے پانی نکالو اور اس پر کچھ پڑھا۔ پھر پانی کو اس کے مٹکوں میں واپس لوٹا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دو مشکیزوں کا حکم دیا، ان کو کھولا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا، انہوں نے اپنے برتنوں اور مشکیزوں کو بھر لیا اور لوگوں نے اس دن کوئی برتن اور مشکیزہ خالی نہیں چھوڑا۔ عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے خیال تھا کہ زیادہ بھر گیا ہے۔ عمران کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کپڑے کو پھیلانے کا حکم دیا، پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ اپنا زادِ راہ لے کر آئیں۔ انہوں نے زادِ راہ سے کپڑے کو بھر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: ''جاؤ، ہم نے آپ کے پانی میں سے کچھ نہیں لیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم کو پلا دیا ہے۔''

عمران کہتے ہیں: وہ عورت اپنے اہل وعیال کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں سب سے بڑے جادوگر کے پاس سے آئی ہوں

یا پھر وہ یقیناً اللہ کے برحق رسول ہیں۔ عمران کہتے ہیں: پھر حواءبستی والے آئے اور سب مسلمان ہو گئے۔

(ب) بے شک نبی کریم ﷺ کو ناپاک آدمی نے برتن میں پانی دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنے اوپر ڈال لے اور وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی جو اس کے پانی کے ساتھ کیا جا رہا تھا۔''

(۱۲۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ بِزِيَادَتِهِ. [صحيح۔ أخرجه الحاكم ۳/۲۱۳]

(۱۲۷) سیدنا عوف رضی اللہ عنہ پچھلی روایت کے ہم معنی کچھ الفاظ کی زیادتی کے ساتھ یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

(۱۲۸) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى أَخْبَرَنَا بُرْدٌ أَبُو الْعَلاَءِ. وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ وَأَسْقِيَتِهِمْ ، فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا فَلاَ يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَانَ: فَلاَ يُعَابُ عَلَيْنَا. [صحيح لغيره۔ أخرجه ابو داؤد ۳۸۳۸]

(۱۲۸) (الف) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرتے تھے، ہم کو مشرکوں کے برتن اور ان کے مشکیزے مل جاتے تو ہم اس سے فائدہ اٹھاتے، یہ ان کے لیے کوئی عیب والی بات نہیں ہوتی تھی۔

(ب) اور ابن عبدان کی روایت میں ہے کہ ہم پر کوئی عیب نہیں لگایا جاتا تھا۔

(۱۲۹) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْفَضْلِ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ مِنْ مَاءٍ نَصْرَانِيَّةٍ فِي جَرَّةِ نَصْرَانِيَّةٍ. [صحيح۔ أخرجه المولف في سننه الصغرى ۲۲۱]

(۱۲۹) زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نصرانی کے مٹکے میں موجود پانی سے وضو کیا۔

(۱۳۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُونَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كُنَّا بِالشَّامِ أَتَيْتُ عُمَرَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ بِهَذَا؟ فَمَا رَأَيْتُ مَاءَ عَذْبٍ وَلاَ مَاءَ سَمَاءٍ أَطْيَبَ مِنْهُ. قَالَ قُلْتُ: مِنْ بَيْتِ هَذِهِ الْعَجُوزِ النَّصْرَانِيَّةِ. فَلَمَّا تَوَضَّأَ أَتَاهَا فَقَالَ: أَيَّتُهَا الْعَجُوزُ أَسْلِمِي تَسْلَمِي ، بَعَثَ اللَّهُ بِالْحَقِّ مُحَمَّدًا -ﷺ-. قَالَ: فَكَشَفَتْ رَأْسَهَا فَإِذَا مِثْلُ الثَّغَامَةِ فَقَالَتْ: وَأَنَا أَمُوتُ الآنَ؟ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ.

[ضعيف: أخرجه المولف في المعرفة ٤١]

(۱۳۰) زید بن اسلم کے والد کہتے ہیں کہ جب ہم شام میں تھے تو میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پانی لے کر آیا، آپ نے اس سے

وضو کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو اس کو کہاں سے لایا ہے؟ میں نے اس پانی اور آسمان کے پانی کے علاوہ کوئی اچھا پانی نہیں دیکھا۔ زید بن اسلم کے باپ کہتے ہیں: میں نے کہا: اس نصرانی بڑھیا عورت کے گھر سے (لایا ہوں)۔ جب آپ نے وضو کیا تو اس عورت کے پاس آئے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بڑھیا عورت! مسلمان ہو جا تو محفوظ ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس نے اپنا سر ننگا کیا تو اس کا سر ثغامہ پھول کی طرح سفید ہو چکا تھا، اس عورت نے کہا: اب میں مرجاؤں؟ راوی کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔

(۱۳۱) وَأَمَّا الْحَدِيثُ الَّذِی أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ الْبَغْدَادِیُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - يَتَّقِی أَنْ يَشْرَبَ فِی الإِنَاءِ لِلنَّصَارَى. فَقَدْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَفَرَّدَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْخُوزِیُّ عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَيْكَةَ.

(ج) قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَإِبْرَاهِيمُ الْخُوزِیُّ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ. (ق) ثُمَّ هُوَ مَحْمُولٌ عَلَى التَّنْزِيهِ بِمَا مَضَى.

[ضعيف جدًا]

(۱۳۱) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصاریٰ کے برتنوں میں پینے سے پرہیز کرتے تھے۔

(ب) ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن یزید خوزی ابن ابی ملیکہ سے بیان کرنے میں متفرد ہے۔

(ج) شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابراہیم کی حدیث قابل حجت نہیں۔

(د) پھر یہ روایت جو ابھی گزری ہے نہی تنزیہی پر محمول ہوگی۔

(۲۷) باب التَّطَهُّرِ فِی أَوَانِيهِمْ بَعْدَ الْغُسْلِ إِذَا عَلِمَ نَجَاسَةً

اہل کتاب کے ناپاک برتنوں کو دھو کر طہارت حاصل کرنا

(۱۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِیُّ بِمَرْوٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حَاتِمٍ أَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِیَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِی أَبُو إِدْرِيسَ: عَائِذُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِی آنِيَتِهِمْ، وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِی، وَأَصِيدُ بِكَلْبِی الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِی الَّذِی لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ، فَأَخْبِرْنِی مَا الَّذِی يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: ((أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ تَأْكُلُونَ فِی آنِيَتِهِمْ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلاَ تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا

صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ثُمَّ كُلْهُ ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ثُمَّ كُلْ ، وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ)).

مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ.

(ق) وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ الأَمْرَ بِالْغَسْلِ وَقَعَ عِنْدَ الْعِلْمِ بِنَجَاسَةِ آنِيَتِهِمْ.

[صحيح۔ أخرجه البخاري ۵۱۷]

(۱۳۲) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقے میں ہوتے ہیں، ہم ان کے برتنوں میں کھالیں؟ اور جب شکار والے علاقے میں ہوتے ہیں میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سکھلائے ہوئے کتے کو چھوڑتا ہوں اور میرے کتے کے ساتھ بغیر سکھلایا ہوا کتا بھی شامل ہو جاتا ہے، تو کیا اس میں سے ہمارے لیے کیا حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تو نے اہل کتاب کے علاقے کا ذکر کیا ہے۔ ان کے جن برتنوں میں کھاتے ہو اگر تم ان کے علاوہ برتن کو پاؤ۔ پھر تم ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر تم اس کے علاوہ نہ پاؤ پھر اس کو دھولو اور اس میں کھالو اور جو تو نے شکار والے علاقے اور کمان کے ساتھ شکار کا ذکر کیا ہے تو تو اس پر اللہ کا نام لے پھر اس کو کھالے اور جو تو سکھلائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرے اس پر اللہ کا نام لے پھر اس کو کھالے اور جو تو بغیر سکھلائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کرے تو اس کے ذبح کرنے (کے وقت) پالے تو اس کو (ذبح کر کے) کھالے۔

(۱۳۳) أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلاَءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ: مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- إِنَّا نُجَاوِرُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَهُمْ يَطْبُخُونَ فِي قُدُورِهِمُ الْخِنْزِيرَ ، وَيَشْرَبُونَ فِي آنِيَتِهِمُ الْخَمْرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: ((إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا ، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا)).

هَكَذَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي كِتَابِ السُّنَنِ. [صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ۵۱۷]

(۱۳۳) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم اہل کتاب کے ہمسائے ہیں اور وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم ان (برتنوں) کے علاوہ برتن پاؤ تو ان میں کھاؤ اور پیو اور اگر تم ان کے علاوہ نہ پاؤ تو ان کو پانی سے دھولو پھر ان میں کھاؤ اور پیو۔

(۱۳۴) وَلِمُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ فِيهِ إِسْنَادٌ آخَرُ: أَخْبَرَنَاهُ الْعَنْبَرُ بْنُ الطَّيِّبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ أَخْبَرَنَا جَدِّي يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَلَقَبُهُ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

عَنْ أَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ. [صحيح۔ ورجاله ثقات وسنده متصل]

(۱۳۴) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ اسی مذکورہ روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

(۱۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ عَنْ أَبِی أَسْمَاءَ عَنْ أَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَقُلْتُ: إِنَّا نَغْزُو وَنَسِيرُ فِی أَرْضِ الْمُشْرِكِينَ، فَنَحْتَاجُ إِلَى آنِيَةٍ مِنْ آنِيَتِهِمْ فَنَطْبُخُ فِيهَا. فَقَالَ: ((اغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ اطْبُخُوا فِيهَا وَانْتَفِعُوا بِهَا)).

(ت) وَهَكَذَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ مَوْصُولاً وَقَدْ أَرْسَلَهُ جَمَاعَةٌ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ فَلَمْ يَذْكُرُوا أَبَا أَسْمَاءَ فِی إِسْنَادِهِ. [صحيح أخرجه الترمذی ١٤٦٤]

(۱۳۵) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم جہاد کرتے ہیں اور مشرکوں کی زمین میں چلتے ہیں، ہم کو ان کے برتنوں کی ضرورت ہوتی ہے، ہم ان میں پکاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو پانی کے ساتھ دھو لو پھر ان میں پکاؤ اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔

جماع الأبواب السِّوَاكِ

مسواک کرنے کے ابواب کا مجموعہ

(۲۸) باب فِي فَضْلِ السِّوَاكِ

مسواک کی فضیلت

(۱۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي وَأَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ فِي آخَرِينَ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: ((السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)).

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. [صحيح لغيره۔ أخرجه النسائی ٥]

(۱۳۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ اور رب کی رضامندی کا سبب ہے۔

(۱۳۷) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو سَعْدٍ: سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشُّعَيْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ: الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ السَّبِيعِيُّ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ إِمْلاَءً مِنْ حِفْظِهِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْغَضَائِرِيُّ بِحَلَبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ -ﷺ- تَقُولُ.

قَالَ الشَّيْخُ: ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمُحَمَّدٌ يُكْنَى أَبَا عَتِيقٍ.

وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِيهِ كَذَلِكَ وَبَيَّنَ فِيهِ سَمَاعَ أَبِيهِ. [صحيح۔ رجاله ثقات و سنده متصل]

(۱۳۷) مسعر نے مذکورہ روایت کی طرح ہی ذکر کیا ہے مگر یہ الفاظ زائد ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں۔

(ب) شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن ابی عتیق عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور ابوعتیق محمد کی کنیت ہے۔

(۱۳۸) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: ((السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)).

عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ نَسَبَهُ يَزِيدُ إِلَى جَدِّهِ. وَقِيلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَكَأَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا جَمِيعًا. [صحیح لغیرہ]

(۱۳۸) عبدالرحمن بن ابی عتیق کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسواک منہ کی صفائی کا سبب اور رب کی رضا مندی کا ذریعہ ہے۔''

عبدالرحمن ابن عبداللہ بن ابی عتیق ہیں۔ یزید نے ان کی نسبت دادا کی طرف کی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ عبدالرحمن نے قاسم بن محمد سے بیان کیا ہے گویا اس نے دونوں سے سنا ہے۔

(۱۳۹) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ: ((السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)). [صحیح لغیرہ]

(۱۳۹) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسواک منہ کی صفائی کا سبب اور رب کی رضا مندی کا ذریعہ ہے۔''

(۱۴۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)). [صحیح لغیرہ]

(۱۴۰) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسواک منہ کی صفائی کا سبب اور رب کی رضا مندی کا ذریعہ ہے۔''

(۱۴۱) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو

الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- يَبْدَأُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ. [صحيح۔ أخرجه مسلم ۴۳]

(۱۴۱) مقدام بن شریح بن ہانی اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: جب نبی ﷺ اپنے گھر میں داخل ہوتے تو کس چیز کے ساتھ ابتدا کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مسواک کے ساتھ۔

(۱۴۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَوَجَدْتُهُ يَسْتَاكُ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ وَهُوَ يَقُولُ: عَأْعَأْ. وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ.

قَالَ إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- وَهُوَ يَسْتَاكُ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَارِمٍ أَبِي النُّعْمَانِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ: أُعْ أُعْ.

وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ الْحَارِثِيِّ عَنْ حَمَّادٍ قَرِيبًا مِنْ لَفْظِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيِّ. [صحيح۔ أخرجه البخارى ۲۴۱]

(۱۴۲) (الف) ابن ابی موسیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ کو اپنے ہاتھ کے ساتھ مسواک کرتے ہوئے پایا اور آپ ﷺ کے منہ مبارک سے عأ عأ کی آواز آرہی تھی۔

(عأ عأ) مسواک کرتے وقت جو آواز نکلتی ہے اور مسواک آپ ﷺ کے منہ میں تھی گویا کہ آپ ﷺ آواز نکال رہے ہیں۔

(ب) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کا ایک کنارہ آپ کی زبان پر تھا۔

(ج) صحیح بخاری ایک حدیث میں اُعْ اُعْ کے الفاظ ہیں۔

(۱۴۳) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبِرْتِيُّ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ))

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ. [صحيح أخرجه البخارى ۸۴۸]

(۱۴۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سب سے زیادہ مسواک کرنے والا ہوں۔

(۱۴۴) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ التَّمِيمِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السِّوَاكِ فَقَالَ: مَا زَالَ النَّبِيُّ -ﷺ- يَأْمُرُنَا بِهِ حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ فِيهِ. [صحيح أخرجه الطيالسي ٢٧٣٩]

(۱۴۴) تمیمی سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسواک کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ ہمیشہ اس کا حکم دیا کرتے تھے حتیٰ کہ ہم ڈر گئے کہ کہیں یہ فرض نہ ہو جائے۔

(۲۹) باب الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ السِّوَاكَ سُنَّةٌ لَيْسَ بِوَاجِبٍ

مسواک سنت ہے واجب نہیں

(۱۴۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: ((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَالسِّوَاكِ عِنْدَ كل صَلاَةٍ)).

زَادَ أَبُو سَعِيدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَفِي هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ السِّوَاكَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ وَأَنَّهُ اخْتِيَارٌ لأَنَّهُ لَوْ كَانَ وَاجِبًا أَمَرَهُمْ بِهِ شَقَّ عَلَيْهِمْ أَوْ لَمْ يَشُقَّ.

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ وَغَيْرِهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ.

[صحيح۔ أخرجه مسلم ٢٥٢]

(۱۴۵) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں انھیں عشاء کی نماز مؤخر کرنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔

(ب) امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں دلیل ہے کہ مسواک واجب نہیں بلکہ اختیاری ہے، اگر واجب ہوتا تو آپ صحابہ کرام کو (مسواک کرنے) حکم دیتے خواہ ان پر مشقت ہی ہوتی۔

(۱۴۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: ((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ)). هَكَذَا أَخْبَرَنَاهُ فِي الْفَوَائِدِ. [صحيح۔ أخرجه مالك ١٤٦]

(۱۴۶) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں انھیں ہر

وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔''

(۱۴۷) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فَذَكَرَهُ مَرْفُوعًا.

(ت) وَهَذَا الْحَدِيثُ مَعْرُوفٌ بِرَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ وَبِشْرِ بْنِ عُمَرَ الزَّهْرَانِيِّ عَنْ مَالِكٍ مَرْفُوعًا وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ مَرْفُوعًا وَهُوَ فِي الْمُوَطَّإِ بِهَذَا الإِسْنَادِ مَوْقُوفٌ دُونَ ذِكْرِ الْوُضُوءِ. [صحيح]

(۱۴۷) امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے اس روایت کو مرفوع بیان کیا ہے۔

(ب) امام شافعی رحمہ اللہ نے حرملہ والی روایت کو مرفوع ذکر کیا ہے اور امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا میں سند کے ساتھ موقوفاً بیان کیا ہے اور اس میں وضو کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۴۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ مَعَ الْوُضُوءِ وَلأَخَّرْتُ صَلاَةَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ)). [صحيح۔ أخرجه الحاكم ۱/ ۲٤٤]

(۱۴۸) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو ہر وضو کے ساتھ ان پر مسواک کو فرض کر دیتا اور عشا کی نماز کو نصف رات تک مؤخر کر دیتا۔''

(۱۴۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلاَلٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: ((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَظُنُّهُ قَالَ لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ وَلأَخَّرْتُ صَلاَةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ)) وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. [صحيح۔ أخرجه احمد ۲/ ۲٥۰]

(۱۴۹) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا'' میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو میں ہر وضو کے ساتھ ان کو مسواک کا اور عشا کی نماز کو ایک تہائی رات تک یا آدھی رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔''

(۱۵۰) وَأَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أُمِّ صُبَيَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: ((لَوْلاَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي)). نَحْوَهُ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ نَحْوَهُ.

[صحیح لغیرہ]

(۱۵۰) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر میں پسند نہ کرتا کہ میری امت پر مشقت ہو...... باقی حدیث پچھلی حدیث کی طرح بیان کی۔''

(۱۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي اللَّيْثِ حَدَّثَنَا الأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الصَّيْقَلِ عَنِ ابْنِ تَمَّامٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((مَا لِي أَرَاكُمْ تَأْتُونِي قُلْحًا؟ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ كَمَا فُرِضَ عَلَيْهِمُ الْوُضُوءُ)). كَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ. [مضطرب۔ أخرجه احمد ۱/۲۱٤]

(۱۵۱) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم میرے پاس اس حال میں آتے ہو کہ تمہارے دانتوں پر میل ہوتی ہے۔'' اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں مسواک کو ان پر اس طرح فرض قرار دیتا جس طرح ان پر وضو فرض ہے۔''

(۱۵۲) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هُوَ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَمَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: ((تَدْخُلُونَ عَلَيَّ قُلْحًا اسْتَاكُوا)).

(ت) قَالَ الْبُخَارِيُّ وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَمَّامٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- نَحْوَهُ. وَقَالَ الثَّوْرِيُّ يَعْنِي كَنَحْوِ مَا رَوَيْنَا.

وَرَوَاهُ أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الطَّالْقَانِيِّ عَنْ جَرِيرٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-. وَعَنْ سُرَيْجِ بْنِ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-.

وَقِيلَ غَيْرُ ذَلِكَ وَهُوَ حَدِيثٌ مُخْتَلَفٌ فِي إِسْنَادِهِ. [مضطرب]

(۱۵۲) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: تم میرے پاس میل والے دانتوں کے ساتھ آتے ہو مسواک کیا کرو۔

(۱۵۳) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلاَنِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقٍ يَعْنِي ابْنَ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ

الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ ، وَالسِّوَاكُ وَالاِسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ ، وَقَصُّ الأَظْفَارِ ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الإِبْطِ ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ)). قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهِ. [حسن لغيره۔ أخرجه مسلم ٢٦١]

(۱۵۳) سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈال کر جھاڑنا، ناخن کاٹنا، پوروں کو دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈھنا اور پانی بہانا۔ مصعب کہتے ہیں کہ میں دسویں چیز بھول گیا (ممکن ہے کہ) وہ کلی کرنا ہے۔

(۳۰) باب تَأْكِيدِ السِّوَاكِ عِنْدَ الْقِيَامِ إِلَى الصَّلاَةِ

نماز کے لیے کھڑا ہوتے وقت مسواک کرنے کی تاکید

(۱۵٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: ((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ)). هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ: أَوْ عَلَى النَّاسِ لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ. لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ.

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ ((لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ)) وَأَكْثَرُ النَّاسِ لم يَذْكُرُوا ذَلِكَ عَنْ مَالِكٍ.

(ت) وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْهُ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. [صحيح]

(۱۵۴) (الف) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں ان کو عشا کی نماز مؤخر کرنے اور ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیتا۔''

(ج) مالک سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۱۵۵) أَخْبَرَنَا بِهِ أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: ((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ)).

وَقِيلَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ. [صحيح. أخرجه البخاري بهذا للفظ ٨٤٧]

(۱۵۵) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۱۵۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ: ((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ)).

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَرَأَيْتُ زَيْدًا يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنَّ السِّوَاكَ مِنْ أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ ، فَكُلَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ اسْتَاكَ.

وَبَلَغَنِي عَنِ الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَصَحُّ.

قَالَ أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ: كِلاَهُمَا عِنْدِي صَحِيحٌ.

قَالَ الشَّيْخُ: وَقَدْ وَقَعَ آخِرُ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ بِإِسْنَادٍ لَهُ آخَرَ. [ضعيف]

(۱۵۶) (الف) زید بن خالد جہنی کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر میں امت پر مشقت نہ سمجھتا تو ان کو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیتا۔''

(ب) ابوسلمہ کہتے ہیں: میں نے زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور مسواک ان کے کان پر ایسے تھی، جیسے کاتب اپنے کان پر قلم کو رکھتا ہے، جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے۔

شیخ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا آخری حصہ محمد بن اسحاق بن یسار سے دوسری سند سے منقول ہے۔

(۱۵۷) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ السِّوَاكُ مِنْ أُذُنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ.

قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سُفْيَانَ إِلاَّ يَحْيَى.

(ج) قَالَ الشَّيْخُ: وَيَحْيَى بْنُ يَمَانٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَهُمْ ، وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ غَلَطٌ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الأَوَّلِ إِلَى هَذَا. [منكر۔ ذكر الحافظ في التلخيص ١/ ٧١]

(۱۵۷) سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسواک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کان پر ایسے ہوتی تھی جیسے کاتب کے کان پر قلم ہوتا ہے۔

(ب) شیخ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن یمان محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ بھی اشتباہ ہے کہ محمد بن اسحاق جو اس سے پہلی

روایت میں ہے صحیح نہ ہو۔

(۱۵۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى اللَّخْمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ: أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلاَةٍ طَاهِرًا وَغَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَتْنِيهِ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- أُمِرَ بِالْوُضُوءِ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ طَاهِرًا وَغَيْرَ طَاهِرٍ ، فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلاَةٍ ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً ، فَكَانَ لاَ يَدَعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ خَالِدٍ الْوَهْبِيِّ.

وَقَالَ سَعِيدٌ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ: فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

[حسن۔ أخرجه ابو داؤد ٤٨]

(۱۵۸) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا: کیا آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے چاہے وضو ہوتا یا نہ اور آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: مجھ کو اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر اسماء رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چاہے آپ کا وضو ہو یا نہ۔ جب آپ ﷺ پر یہ مشکل ہو گیا تو آپ کو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دے دیا گیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ خیال کرتے تھے کہ مجھ میں چوں کہ طاقت ہے اس لیے ہر نماز کے لیے وضو کو نہیں چھوڑتے تھے۔

(ب) سعید کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن عبداللہ والی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب یہ ان پر مشکل ہو گیا۔''

(۱۵۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي.

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالاَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((تَفْضُلُ الصَّلاَةُ الَّتِى يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلاَةِ الَّتِى لاَ يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا)). وَهَذَا الْحَدِيثُ أَحَدُ مَا يُخَافُ أَنْ يَكُونَ مِنْ تَدْلِيسَاتِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِىِّ.

(ت) وَقَدْ رَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الصَّدَفِىُّ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَلَيْسَ بِالْقَوِىِّ وَرُوِىَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَمِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

وَكِلاَهُمَا ضَعِيفٌ. [ضعيف۔ أخرجه احمد ٦/٢٧٢]

(۱۵۹) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ نماز اس نماز پر ستر درجے فضیلت رکھتی ہے جس نماز کے لیے مسواک کی جائے اس نماز پر جس کے لیے مسواک نہ کی جائے۔ (یہ حدیث ان احادیث میں سے ایک ہے جن کے متعلق خدشہ ہے کہ وہ محمد بن اسحاق بن یسار کی تدلیسات میں سے ہیں اور ان کا امام زہری سے سماع ثابت نہیں ہے۔)

(۱۶۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ إِجَازَةً قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِى يَحْيَى الأَسْلَمِىُّ عَنْ أَبِى الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ -ﷺ-: ((الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ السِّوَاكِ أَحَبُّ إِلَىَّ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً قَبْلَ السِّوَاكِ)).

(ج) الْوَاقِدِىُّ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ.

وَرُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الطَّرِيقِ. [موضوع]

(۱۶۰) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسواک کے بعد دو رکعتیں پڑھنا مجھ کو ستر رکعت پڑھنے سے زیادہ محبوب ہیں جو مسواک کرنے سے پہلے پڑھی جائیں۔

(ب) واقدی قابل حجت نہیں۔

(۱۶۱) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِىُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ: الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُوهِيَارَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ السُّلَمِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ قِيرَاطٍ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((صَلاَةٌ بِسِوَاكٍ خَيْرٌ مِنْ سَبْعِينَ صَلاَةً بِغَيْرِ سِوَاكٍ)).

وَهَذَا إِسْنَادٌ غَيْرُ قَوِىٍّ. (ت) وَرُوِىَ فِى ذَلِكَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مَرْفُوعًا مُرْسَلاً وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

[ضعيف۔ أخرجه تمام في فوائده ٢٤٨]

(۱۶۱) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسواک کے ساتھ نماز پڑھنا بغیر مسواک کے نماز پڑھنے سے ستر گنا زیادہ ہے۔''

(۱۶۲) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَلَوِىُّ وَأَبُو عَلِىٍّ: الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِىُّ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ

الْحَسَنِ الْمُحَمَّدَابَاذِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُمِرْنَا بِالسِّوَاكِ وَقَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ يُصَلِّی أَتَاهُ الْمَلَكُ فَقَامَ خَلْفَهُ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ وَيَدْنُو ، فَلاَ يَزَالُ يَسْتَمِعُ وَيَدْنُو حَتَّى يَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ ، فَلاَ يَقْرَأُ آيَةً إِلاَّ كَانَتْ فِی جَوْفِ الْمَلَكِ)).

[صحيح۔ أخرجه البزاء ٦٠٣]

(۱۶۲) سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو نماز کا حکم دیا گیا اور فرمایا: جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ آتا ہے جو اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے وہ قرآن سنتا ہے اور قریب ہو جاتا ہے، وہ سنتا رہتا ہے اور قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے، پھر وہ جو بھی آیت پڑھتا ہے وہ فرشتے کے پیٹ میں چلی جاتی ہے۔

(۳۱) باب تَأْكِيدِ السِّوَاكِ عِنْدَ الاِسْتِيقَاظِ مِنَ النَّوْمِ

نیند سے بیدار ہوتے وقت مسواک کرنے کی تاکید

(۱۶۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْمُزَكِّی وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِیُّ وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِی عَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِی وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِیٍّ.

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِی الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِی مُوسَى وَبُنْدَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِیٍّ. [صحيح۔ أخرجه البخاری ٢٤٢]

(۱۶۳) سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے تھے۔

(١٦٤) وَرَوَاهُ هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ فَقَالَ فِی الْحَدِيثِ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

أَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِی أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ فَذَكَرَهُ.
أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ.
(غ) قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ: الشَّوْصُ دَلْكُ الأَسْنَانِ عَرْضًا بِالسِّوَاكِ وَبِالأُصْبُعِ وَنَحْوِهِمَا.

[صحيح- أخرجه مسلم ٢٥٥]

(۱۶۴) سیدنا حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنا منہ مسواک کے ساتھ صاف کرتے تھے۔

(ب) ابو سلیمان خطابی کہتے ہیں: ''شوص'' دانتوں کو مسواک اور انگلی وغیرہ سے ملنے کو کہتے ہیں۔

(۱۶۵) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ. وَرَوَاهُ بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ زُرَارَةَ فَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: كَانَ يُوضَعُ لَهُ وَضُوءُهُ وَسِوَاكُهُ، فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلَّى ثُمَّ اسْتَاكَ.

[صحيح- أخرجه مسلم ١٣٩]

(۱۶۵) (الف) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتیں تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو چاہتا رات کو بیدار کرتا تو آپ ﷺ مسواک کرتے اور وضو کرتے، پھر نماز پڑھتے۔

(ب) سیدنا زرارۃ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھی جاتی تھیں، آپ ﷺ رات کو کھڑے ہوتے، قضائے حاجت کرتے، پھر مسواک کرتے۔

(۱۶۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ فَذَكَرَهُ. [حسن]

(۱۶۶) ہم کو بہز بن حکیم نے گذشتہ حدیث کی طرح روایت نقل کی۔

(۱۶۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- كَانَ لاَ يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلاَ نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلاَّ تَسَوَّكَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

(۱۶۷) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دن یا رات کو جس وقت بھی سونے کے بعد بیدار ہوتے تو وضو

سے پہلے مسواک کرتے۔

(۳۲) بَابُ تَأْكِيدِ السِّوَاكِ عِنْدَ الأَزْمِ

دانتوں پر مسواک کرنے کی تاکید

(۱۶۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ أَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جُنَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا ابْنُ مِلْحَانَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو هُوَ ابْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى رَجُلاَنِ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- حَاجَتُهُمَا وَاحِدَةٌ ، فَتَكَلَّمَ أَحَدُهُمَا فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- مِنْ فِيهِ إِخْلاَفًا ، فَقَالَ لَهُ: أَمَا تَسْتَاكُ؟ . قَالَ: بَلَى ، وَلَكِنِّي لَمْ أَطْعَمْ مِنْ ثَلاَثٍ. فَأَمَرَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِهِ فَآوَاهُ وَقَضَى حَاجَتَهُ.

لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ عَبْدَانَ ، وَهَكَذَا رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ زُهَيْرٍ. [ضعيف۔ أخرجه احمد ۲۶۷]

(۱۶۸) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس آئے۔ ان دونوں کا کام ایک ہی تھا ان میں سے ایک نے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان میں بدبو پائی، آپ ﷺ نے اس کو کہا: کیا تو مسواک نہیں کرتا؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، لیکن میں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا اس نے اس کی مدد کی اور اس کی ضرورت کو پورا کیا۔

(۳۳) بَابُ غَسْلِ السِّوَاكِ

مسواک دھونا

(۱۶۹) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ الْحَاسِبُ قَالَ حَدَّثَتْنِي كَثِيرٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ -ﷺ- يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لأَغْسِلَهُ ، فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ. [حسن۔ أخرجه أبو داؤد]

(۱۶۹) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ مسواک کرتے تو آپ مسواک دھونے کے لیے مجھے دیتے تو میں پہلے مسواک کرتی، پھر اس کی دھوتی اور آپ ﷺ کو لوٹا دیتی۔

(۳۴) باب التَّسَوُّكِ بِسِوَاكِ الْغَيْرِ

دوسروں کی مسواک کرنا

(۱۷۰) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِى إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِى أُوَيْسٍ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ أَخْبَرَنِى إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِىُّ حَدَّثَنَا جَدِّى قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ أَبِى أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِى أَبِى عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - فَذَكَرَتْ قِصَّةً فِى مَرَضِهِ وَفِيهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِى بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِى هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْطَانِيهِ فَقَضِمْتُهُ ثُمَّ طَيَّبْتُهُ، فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - فَاسْتَنَّ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِى - ﷺ -.

وَفِى حَدِيثِ أَبِى زَكَرِيَّا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِى بَكْرٍ فَذَكَرَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ فِى الصَّحِيحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِى أُوَيْسٍ. [صحيح۔ أخرجه البخاری ۸۵۰]

(۱۷۰) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کا قصہ بیان کیا، آپ فرماتی ہیں کہ عبدالرحمن بن ابوبکر داخل ہوئے، ان کے پاس مسواک تھی جو وہ کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا، میں نے ان سے کہا: اے عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو تو انھوں نے (وہ مسواک) مجھے دے دی، پھر میں نے اس کو چبایا پھر اس کو دھویا اس کے بعد میں نے (وہ مسواک) رسول اللہ ﷺ کو دے دی۔ آپ ﷺ نے مسواک کی اور آپ ﷺ میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

(۳۵) باب دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الأَكْبَرِ

بڑے کو مسواک دینا

(۱۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِىُّ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ - ﷺ - قَالَ: ((أَرَانِى أَتَسَوَّكُ فَجَائَنِى رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِى: كَبِّرْ. فَدَفَعْتُهُ إِلَى الأَكْبَرِ)).

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِىُّ فِى الصَّحِيحِ قَالَ وَقَالَ عَفَّانُ فَذَكَرَهُ. [صحيح۔ أخرجه البخاری [۲۴۳]

(۱۷۱) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا، اس کے بعد میرے پاس دو شخص

آئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دے دی۔ مجھے کہا گیا: بڑے کو دیں، پھر میں نے بڑے کو دے دی۔

(۱۷۲) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - وَهُوَ يَسْتَنُّ ، فَأَعْطَاهُ أَكْبَرَ الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ أَمَرَنِي أَنْ أُكَبِّرَ)).

اسْتَشْهَدَ الْبُخَارِيُّ بِهَذِهِ الرِّوَايَةِ. [ضعيف۔ أخرجه احمد ۱۳۸/۲]

(۱۷۲) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قوم میں سے بڑے کو دی اور فرمایا: ''جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو مسواک بڑے کو دینے کا حکم دیا۔''

(۳۶) باب مَا جَاءَ فِي الاِسْتِيَاكِ عَرْضًا

چوڑائی میں مسواک کرنا

(۱۷۳) وَقَدْ رُوِيَ فِي الاِسْتِيَاكِ عَرْضًا حَدِيثٌ لاَ أَحْتَجُّ بِمِثْلِهِ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ أَبُو عَدِيٍّ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا ثُبَيْتُ بْنُ كَثِيرٍ الضَّبِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَهْزٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم -. كَذَا فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ. [منكر]

(۱۷۳) چوڑائی کے بل مسواک کرنے کی حدیث بیان کی گئی ہے میں اس جیسی حدیث سے دلیل نہیں لیتا۔

بہز بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح چوڑائی میں مسواک کرتے تھے، اس روایت میں اسی طرح ہے۔

(۱۷۴) وَأَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَكْثَمَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم - يَسْتَاكُ عَرْضًا وَيَشْرَبُ مَصًّا وَيَقُولُ: ((هُوَ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَأَبْرَأُ)).

لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ أَكْثَمَ.

وَزَادَ فِي حَدِيثِ بَهْزٍ وَيَتَنَفَّسُ ثَلاَثًا وَيَقُولُ: هُوَ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ وَأَبْرَأُ . وَإِنَّمَا يُعْرَفُ بَهْزٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ ، ذَكَرَهُ ابْنُ مَنِيعٍ وَابْنُ مَنْدَهْ فَأَمَّا رَبِيعَةُ بْنُ أَكْثَمَ فَإِنَّهُ اسْتُشْهِدَ بِخَيْبَرَ. [ضعيف۔ أخرجه العقيلي في الضعفاء ۲۲۹/۳]

(۱۷۴) (الف) سیدنا ربیعہ بن اکثم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوڑائی کے بل مسواک کرتے تھے اور اس کو چوس کر

پیتے تھے اور فرماتے تھے: یہ زیادہ ہضم کرنے والا بے حد مزے دار اور شفایاب ہے۔

(ب) اور بہز کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ تین سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: یہ زیادہ ہضم کرنے والا اور بے حد مزے دار اور زیادہ شفایاب ہے۔

(ب) سیدنا ربیعہ بن اکثم غزوہ خیبر میں شریک ہوئے۔

(۱۷۵) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((إِذَا شَرِبْتُمْ فَاشْرَبُوا مَصًّا وَإِذَا اسْتَكْتُمْ فَاسْتَاكُوا عَرْضًا)). أَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْفَسَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ اللُّؤْلُؤِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ فَذَكَرَهُ.

[ضعيف أخرجه ابو داؤد في المراسيل]

(۱۷۵) عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم پیو تو اچھی طرح پیو اور جب تم مسواک کرو تو چوڑائی کے بل مسواک کرو۔''

(۳۷) باب الاِسْتِيَاكِ بِالأَصَابِعِ

انگلیوں کے ساتھ مسواک کرنا

وَقَدْ رُوِيَ فِي الاِسْتِيَاكِ بِالأَصَابِعِ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ.

(۱۷۶) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا السَّاجِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ الْقَسْمَلِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- قَالَ: ((تَجْزِي مِنَ السِّوَاكِ الأَصَابِعُ)).

(ج) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ حَمَّادٍ يَقُولُ قَالَ الْبُخَارِيُّ: عَبْدُ الْحَكَمِ الْقَسْمَلِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ رَوَاهُ عِيسَى بْنُ شُعَيْبٍ بِإِسْنَادٍ آخَرَ عَنْ أَنَسٍ. [منكر۔ أخرجه ابن عدي في الكامل ۵/۳۳۴]

(۱۷۶) سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انگلیاں مسواک کی جگہ پر کفایت کر جاتی ہیں۔

(ب) امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالحکم قسملی بصری جو حضرت انس اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتا ہے ''منکر الحدیث'' ہے۔

(۱۷۷) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الضَّحَّاكِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ النَّبِيلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ -ﷺ-: ((تَجْزِي مِنَ السِّوَاكِ الأَصَابِعُ)).

(ت) تَابَعَهُمَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ شُعَيْبٍ تَفَرَّدَ بِهِ عِيسَى بِالإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا. [ضعیف]

(۱۷۷) نضر بن انس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انگلیاں مسواک کی جگہ پر کفایت کر جاتی ہیں۔''

(۱۷۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ إِجَازَةً حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَادِرٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((تُجْزِءُ الأَصَابِعُ مَجْزَى السِّوَاكِ)).

كَذَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِي مُوسَى بْنِ شُعَيْبٍ. وَالْمَحْفُوظُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى مَا: [ضعیف]

(۱۷۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انگلیاں مسواک کی جگہ پر کفایت کر جاتی ہیں۔''

(۱۷۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى الأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِ بَيْتِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ رَغَّبْتَنَا فِي السِّوَاكِ ، فَهَلْ دُونَ ذَلِكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: ((إِصْبَعَاكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوئِكَ تُمِرُّهُمَا عَلَى أَسْنَانِكَ ، إِنَّهُ لاَ عَمَلَ لِمَنْ لاَ نِيَّةَ لَهُ ، وَلاَ أَجْرَ لِمَنْ لاَ حِسْبَةَ لَهُ)). [ضعیف]

(۱۷۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کا ایک شخص جو بنی عمرو بن عوف کے قبیلے کا تھا، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ آپ نے ہمیں مسواک کی بڑی ترغیب دلائی ہے، کیا اس کا بدل کوئی اور چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری انگلیاں وضو کے وقت مسواک ہیں، ان دونوں کو اپنے دانتوں پر ملو، بے شک اس شخص کا کوئی عمل (قبول) نہیں جس کی نیت نہیں اور اس کے لیے کوئی اجر نہیں جو اللہ تعالیٰ سے اجر کی توقع نہ رکھے۔

(۱۸۰) أَخْبَرَنَا الأُسْتَاذُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي نَصْرٍ الصَّابُونِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَخْلَدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُونَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْحَمَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((الإِصْبَعُ تُجْزِءُ مِنَ السِّوَاكِ)). [ضعیف]

(۱۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انگلی مسواک کی جگہ کفایت کر جاتی ہیں۔''

(۳۸) باب النِّيَّةِ فِي الطَّهَارَةِ الْحُكْمِيَّةِ

طہارت حکمیہ میں نیت کرنا

(۱۸۱) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمِشٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُحَمَّدَابَاذِيُّ

أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ هُوَ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: ((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَإِنَّمَا لاِمْرِءٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)). [صحيح۔ أخرجه البخاری ۱]

(۱۸۱) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی، پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف تھی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہے کہ اس کو حاصل کرے گا یا عورت کی وجہ سے ہے کہ اس سے شادی کرے گا تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

(۱۸۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَعَنْ مُسَدَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ. [صحيح۔ هذا لفظ عند الطيالسی ۳۷]

(۱۸۲) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

(۱۸۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لاَ وُضُوءَ لَهُ ، وَلاَ وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ)). [حسن لغيره۔ أخرجه ابو داؤد ۱۰۱]

(۱۸۳) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہیں کیا اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جس نے اللہ کا نام نہ لیا (یعنی بسم اللہ نہیں پڑھی)۔''

(۱۸۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ وَذَكَرَ رَبِيعَةُ أَنَّ تَفْسِيرَ حَدِيثِ النَّبِيِّ -ﷺ-: ((لاَ وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ)). أَنَّهُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ وَيَغْتَسِلُ وَلاَ يَنْوِي وُضُوءًا لِلصَّلاَةِ وَلاَ غُسْلاً لِلْجَنَابَةِ.

[صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ۱۰۲]

(۱۸۴) حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی حدیث کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جس نے اللہ کا نام نہ لیا، اس سے مراد وہ شخص ہے جو وضو یا غسل کرے لیکن وضو میں نماز کی اور غسل میں پاکی کی نیت نہ کرے۔

جماع الأَبْوَابِ سُنَّةِ الْوُضُوءِ وَفَرْضِهِ

وضو کی سنن اور فرائض کا بیان

(۳۹) باب فَرْضِ الطُّهُورِ وَمَحِلِّهِ مِنَ الإِيمَانِ

طہارت کی فرضیت اور ایمان میں اس کا مقام ومرتبہ

(۱۸۵) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ جَدِّهِ مَمْطُورٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - كَانَ يَقُولُ: ((الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلأُ الْمِيزَانَ ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا)).

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ حَبَّانَ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ الْعَطَّارِ.

[صحيح۔ أخرجه مسلم ۲۲۳]

(۱۸۵) سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''صفائی نصف ایمان ہے اور الحمد للہ (کا ثواب) ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ، اللہ اکبر زمین وآسمان کے درمیان کو بھر دیتے ہیں اور روزہ ڈھال ہے، صبر روشنی ہے، صدقہ دلیل ہے اور قرآن یا تیرے لیے حجت ہوگا یا تیرے خلاف۔ ہر انسان اپنے نفس کا سودا کرتا ہے یا اس کو آزاد کر دیتا ہے یا ہلاک کر دیتا ہے۔

(۱۸۶) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ -: ((الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ)). وَجَعَلَ بَدَلَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ)). ((الْحَمْدُ لِلَّهِ)) وَجَعَلَ مَكَانَ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ)). ((الصَّلاَةُ نُورٌ)). [صحيح۔ أخرجه مسلم ۲۲۳]

(۱۸۶) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صفائی نصف ایمان ہے اور راوی نے (اللَّهُ أَكْبَرُ)، (الْحَمْدُ لِلَّهِ) اور (الصَّوْمُ جُنَّةٌ)

کی جگہ (الصَّلَاۃُ نُورٌ) کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔"

(۴۰) باب فَرْضِ الطُّهُورِ لِلصَّلَاةِ

نماز کے لیے وضو فرض ہے

(۱۸۷) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ -: ((لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ ، وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ)).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. [صحيح۔ أخرجه مسلم ۲۲۴]

(۱۸۷) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا اور نہ ہی بغیر پاکیزگی کے نماز (قبول کرتا ہے)۔"

(۱۸۸) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ الْهُذَلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - فِي بَيْتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً مِنْ غَيْرِ طُهُورٍ ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ)). [صحيح۔ عند احمد ۲/ ۵۱]

(۱۸۸) ابو ملیح ہذلی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ کے ساتھ گھر میں تھا، آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ بغیر پاکیزگی کے نماز قبول نہیں کرتا اور نہ ہی خیانت کے ساتھ سے صدقہ قبول کرتا ہے۔"

(۱۸۹) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الرَّزَّازُ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الأَصْبَهَانِيُّ إِمْلَاءً أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ ابْنُ الأَعْرَابِيِّ بِمَكَّةَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا: عِنْدَ النَّبِيِّ - ﷺ - فَأَتَى الْخَلَاءَ ، ثُمَّ إِنَّهُ رَجَعَ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: ((لِمَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأَ ؟))

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. [صحيح۔ أخرجه مسلم ۱۱۸]

(۱۸۹) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے، آپ ﷺ بیت الخلاء گئے، پھر واپس آئے تو آپ کے پاس کھانے لایا گیا۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کس لیے؟ میں

نماز پڑھوں تو وضو کروں گا“

(۱۹۰) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلاَ نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ؟ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلاَةِ)).

[صحیح۔ أخرجه ابو داؤد ۳۷۶]

(۱۹۰) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ بیت الخلاء سے نکلے، آپ ﷺ کے آگے کھانا پیش کیا گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے لیے پانی نہ لائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے وضو اس وقت کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب میں نماز کا ارادہ کروں۔“

(۴۱) باب التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

وضو کے لیے بسم اللہ پڑھنا

(۱۹۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَظَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَضُوءًا فَلَمْ يَجِدُوا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((هَا هُنَا)) فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ -ﷺ- وَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ، ثُمَّ قَالَ: ((تَوَضَّئُوا بِسْمِ اللَّهِ)) قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، وَالْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ حَتَّى تَوَضَّئُوا عَنْ آخِرِهِمْ. قَالَ ثَابِتٌ فَقُلْتُ لأَنَسٍ: تُرَاهُمْ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: كَانُوا نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ رَجُلاً. هَذَا أَصَحُّ مَا فِي التَّسْمِيَةِ.

[صحیح۔ أخرجه النسائی ۷۸]

(۱۹۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی تلاش کیا تو انھیں پانی نہ ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں آؤ! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پانی والے برتن میں اپنا ہاتھ رکھا، پھر فرمایا: ”بسم اللہ پڑھ کر وضو کرو“۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے نکل رہا ہے، لوگ وضو کرتے رہے یہاں تک آخری شخص نے وضو کرلیا۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم اس وقت کتنے تھے؟ انھوں نے فرمایا: تقریباً ستر تھے۔ یہ حدیث بسم اللہ کے پڑھنے کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

(۱۹۲) فَأَمَّا مَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ)). [حسن لغیرہ۔ أخرجه ابو داؤد ۱۰۱]

(۱۹۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہ کیا اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جس نے اللہ کا نام نہ لیا۔''

(۱۹۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثِفَالٍ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ، وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِي ، وَلَا يُؤْمِنُ بِي مَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ)). [حسن لغیرہ]

(۱۹۳) رباح بن عبدالرحمن بن ابی سفیان بن حویطب کہتے ہیں کہ مجھ کو میری دادی نے بیان کیا اور اس نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہیں کیا اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور جو مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ اللہ پر بھی ایمان نہیں لایا اور جو انصار سے محبت نہیں کرتا وہ بھی مجھ پر ایمان نہیں لایا۔''

(۱۹۴) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ: يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْمِهْرَجَانِيُّ بِنَيْسَابُورَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَحْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ كَوْثَرٍ الْبَرْبَهَارِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ، وَلَا يُؤْمِنُ بِي مَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ)).

أَبُو ثِفَالٍ الْمُرِّيُّ يُقَالُ اسْمُهُ ثُمَامَةُ بْنُ وَائِلٍ ، وَقِيلَ ثُمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ ، وَجَدَّةُ رَبَاحٍ هِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ. [حسن لغیرہ]

(۱۹۴) رباح بن عبدالرحمن بن ابوسفیان حویطب کی دادی نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہیں کیا اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور جو انصار سے محبت نہیں کرتا وہ مجھ پر بھی ایمان نہیں لایا۔''

(۱۹۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ -: ((لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لاَ وُضُوءَ لَهُ ، وَلاَ وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ)).

(ج) وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَالِينِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ السَّعْدِيُّ قَالَ سُئِلَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَعْنِي وَهُوَ حَاضِرٌ عَنِ التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوءِ فَقَالَ: لاَ أَعْلَمُ فِيهِ حَدِيثًا ثَابِتًا أَقْوَى شَيْءٍ فِيهِ حَدِيثُ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رُبَيْحٍ ، وَرُبَيْحٌ رَجُلٌ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ.

وَبَلَغَنِي عَنْ أَبِي عِيسَى التِّرْمِذِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ أَحْسَنَ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(ت) قَالَ أَبُو عِيسَى وَرُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَدَقَةَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنِ النَّبِيِّ - ﷺ - وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ.

(ج) قَالَ الشَّيْخُ: وَأَبُو ثِفَالٍ لَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ.

وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ قَالَ: سَلَمَةُ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَعْنِي فِي التَّسْمِيَةِ: لاَ يُعْرَفُ لِسَلَمَةَ سَمَاعٌ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلاَ لِيَعْقُوبَ مِنْ أَبِيهِ. [حسن لغیرہ]

(۱۹۵) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہیں کیا اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی۔''

(ب) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق ایسی کوئی حدیث ثابت نہیں جو کثیر بن زید عن ربیح ہے۔ ربیح غیر معروف شخص ہے۔

(ج) امام ترمذی رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے نزدیک اس باب میں رباح بن عبدالرحمن والی حدیث سے زیادہ اچھی کوئی روایت نہیں۔

(د) ابوبکر بن حویطب نبی ﷺ سے مرسل روایت فرماتے ہیں۔

(ر) شیخ کہتے ہیں: ابوثفال غیر معروف ہے۔

(س) امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لیثی والی سند جو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بسم اللہ کے بارے میں ہے۔ اس میں مسلمہ کا حضرت ابوہریرہ سے، یعقوب کا اپنے باپ سے سماع ثابت نہیں۔

(۱۹۶) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو يَزِيدَ الظَّفَرِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ -: ((مَا تَوَضَّأَ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَمَا صَلَّى مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ)).

وَهَذَا الْحَدِيثُ لَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

(ج) وَكَانَ أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ يَقُولُ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا حَدِيثُ: الْتَقَى آدَمُ وَمُوسَى. ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فِيمَا رَوَاهُ عَنْهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ. فَكَانَ حَدِيثُهُ هَذَا مُنْقَطِعًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

[حسن لغيره۔ أخرجه الدارقطني ۷۱/۱]

(۱۹۶) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو نہیں ہوا اور جس کا وضو نہیں ہوا اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(ب) یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوکثیر کی ابوسلمہ سے صرف اسی سند سے منقول روایت ہے۔

(ج) ایوب بن نجار فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے صرف ایک حدیث سنی ہے، یعنی آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کا قصہ۔

(د) یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ یہ روایت منقطع ہے۔

(۱۹۷) وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي صَلَاةِ الرَّجُلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: ((إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ، يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَيَمْسَحُ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ)). وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

(ق) احْتَجَّ أَصْحَابُنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي نَفْيِ وُجُوبِ التَّسْمِيَةِ. [صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ۸۵۸]

(۱۹۷) سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے...... انہوں نے آدمی کی نماز والی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک مکمل وضو نہ کرلے جس طرح اس کو اللہ نے حکم دیا ہے، یعنی (پہلے) اپنے چہرے کو دھوئے اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے، پھر اپنے سر کا مسح کرے اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئے۔''

(۱۹۸) وَبِمَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا هُوَ يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ: ((إِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَطْهُرُ جَسَدُهُ كُلُّهُ، فَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدُكُمُ اسْمَ اللَّهِ عَلَى طُهُورِهِ لَمْ يَطْهُرْ إِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ، فَإِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنْ طُهُورِهِ فَلْيَشْهَدْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيُصَلِّ

عَلَيَّ ، فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ))
وَهَذَا ضَعِيفٌ لاَ أَعْلَمُهُ رَوَاهُ عَنِ الأَعْمَشِ غَيْرُ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ. (ج)وَيَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.
وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ. [موضوع۔ أخرجه الدار قطنی ۱/۷۳]

(۱۹۸) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے پھر اللہ کا نام لے تو اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اور اگر کوئی وضو کرتے ہوئے اللہ کا نام نہیں لیتا تو وہ پاک نہیں ہوتا۔ صرف اس پر پانی گزر جاتا ہے اور جب تم سے کوئی اپنی طہارت سے فارغ ہو تو وہ گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، پھر مجھ پر درود پڑھے۔ جب ایسا کرے گا تو اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔

(ب) شیخ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے، میرے علم کے مطابق یحییٰ بن ہاشم نے ہی اعمش سے روایت کیا ہے۔

(ج) یحییٰ بن ہاشم متروک الحدیث ہے۔

(د) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ایک دوسری سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(۱۹۹) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَكِيمٍ أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: ((مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى وُضُوئِهِ كَانَ طُهُوراً لِجَسَدِهِ ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَى وُضُوئِهِ كَانَ طُهُوراً لأَعْضَائِهِ))
وَهَذَا أَيْضًا ضَعِيفٌ.
(ج)أَبُو بَكْرٍ الدَّاهِرِيُّ غَيْرُ ثِقَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ.
وَرُوِيَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ ضَعِيفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا. [ضعيف۔ جدًا أخرجه الدارقطنی ۱/۷۴]

(۱۹۹) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے اور وضو پر اللہ کا نام لے، یعنی بسم اللہ پڑھے تو یہ وضو اس کے جسم کے لیے (مکمل) پاکیزگی ہوگی اور جس نے وضو کیا، لیکن اللہ کا نام نہ لیا، یعنی بسم اللہ نہ پڑھی تو یہ وضو صرف اس کے اعضا کے لیے پاکیزگی کا باعث ہوگا۔

(ب) یہ روایت بھی پچھلی روایت کی طرح ضعیف ہے۔

(ج) ابوبکر داہری محدثین کے نزدیک ناقابل اعتماد ہے۔

(د) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک ضعیف سند سے یہ روایت مرفوعا منقول ہے۔

(۲۰۰) أَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّهَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مِرْدَاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَطَهَّرَ جَسَدُهُ كُلُّهُ ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ لَمْ يَتَطَهَّرْ إِلاَّ مَوْضِعُ الْوُضُوءِ)).

[ضعيف۔ أخرجه الدارقطني ۱/ ۷۴]

(۲۰۰) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام لیا تو اس کا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام نہ لیا تو اس کی صرف وضو والی جگہ پاک ہوتی ہے۔“

(۴۲) باب غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الإِنَاءَ

ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھونے کا بیان

(۲۰۱) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ الأَهْوَازِيُّ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي الْقَعْنَبِيَّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ ، وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ.

(ت) وَثَبَتَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَهَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ وَثَابِتٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- هَذَا الْحَدِيثُ دُونَ ذِكْرِ التَّكْرَارِ. [صحيح۔ أخرجه البخاري ۱۶۰]

(۲۰۱) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے سے پہلے اچھی طرح دھولے، اس لیے کہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے!“

(ب) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت بغیر تکرار کے بھی منقول ہے۔

(۴۳) باب التَّكْرَارِ فِي غَسْلِ الْيَدَيْنِ

ہاتھوں کو ایک مرتبہ سے زیادہ دھونا

(۲۰۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ فِي آخَرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ

سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلاَثًا فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَجَمَاعَةٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ.

(ت) وَثَبَتَ ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ. [صحيح۔ أخرجه مسلم ۲۷۸]

(۲۰۲) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھوں کو برتن میں نہ ڈبوئے بلکہ ان کو تین مرتبہ دھولے، اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری ہے۔''

سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے بھی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت اسی کے ہم معنی ذکر کی ہے۔

(۲۰۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

هَكَذَا قَالاَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ.

وَكَذَلِكَ قَالَهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الأَعْمَشِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ ((مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ فِي إِسْنَادِهِ أَبَا رَزِينٍ.

[صحيح۔ أخرجه مسلم ۷٦۸]

(۲۰۳) (الف) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی رات کو اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے بلکہ اس کو تین مرتبہ دھولے، اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری ہے۔''

(ب) ایک حدیث میں ہے جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے۔

(ج) اعمش والی روایت میں دو یا تین مرتبہ کے الفاظ ہیں۔

(۲۰۴) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ فَذَكَرَهُ.

وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ نَحْوَ رِوَايَةِ الْجَمَاعَةِ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنِ الأَعْمَشِ. [صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ۱۰۴]

(۲۰۴) (الف) عیسیٰ بن یونس والی رایت بھی پچھلی روایت کی طرح ہے۔

(ب) ایک روایت میں ہے: جب تم سے کوئی نیند سے بیدار ہو۔

(۲۰۵) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ التَّاجِرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي رَزِينٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الأَعْمَشُ رَفَعَهُ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلاَثًا، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ وَغَيْرِهِ عَنْ وَكِيعٍ. [صحيح۔ أخرجه مسلم ۲۳۸]

(۲۰۵) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے، بلکہ اس کو تین مرتبہ دھولے، اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری ہے۔''

(۲۰۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلاَثًا ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ. [صحيح۔ أخرجه مسلم ۲۷۸]

(۲۰۶) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے، بلکہ اس کو تین مرتبہ دھولے، اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری ہے۔''

(۲۰۷) وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: ((أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ)).

قَوْلُهُ: ((مِنْهُ)). تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ.

(ج) وَهُوَ ثِقَةٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. [صحيح۔ أخرجه ابن خزيمة ۱۰]

(۲۰۷) خالد سے منقول روایت میں چند الفاظ زائد ہیں، یعنی اس کے ہاتھوں نے کسی عضو پر رات کہاں گزاری ہے۔

(ب) محمد بن ولید بسری ''منہ'' کی زیادتی میں متفرد ہیں۔

(ج) وہ ثقہ راوی ہیں۔ واللہ اعلم

(۲۰۸) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ

سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَقُولُ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ أَوْ أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ)). [صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ۱۰۵]

(۲۰۸) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے بلکہ اس کو تین مرتبہ دھولے، اس لیے کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے یا اس کا ہاتھ کہاں گھومتا رہا ہے۔''

(۲۰۹) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَجَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ ، أَوْ أَيْنَ طَافَتْ يَدُهُ)). فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا؟ فَحَصَبَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- وَتَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا؟ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ إِسْنَادٌ حَسَنٌ. قَالَ الشَّيْخُ لأَنَّ جَابِرَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ مَعَ ابْنِ لَهِيعَةَ فِي إِسْنَادِهِ. [ضعيف۔ أخرجه الدار قطني ۱/۴۹]

(۲۰۹) سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے، بلکہ اس کو تین مرتبہ دھولے، اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے یا اس کا ہاتھ کہاں گھومتا رہا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے عرض کیا: اگرچہ حوض ہی ہو؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو کنکری ماری اور فرمایا: میں تجھ کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو کہہ رہا ہے کہ اگرچہ حوض ہی ہو۔''

علی بن عمر کہتے ہیں کہ اس کی اسناد حسن ہیں۔ شیخ کہتے ہیں کہ جابر بن اسماعیل ابن لھیعہ کے ساتھ اس کی سند میں ہے۔

(۲۱۰) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ.

أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- تَوَضَّأَ فَاسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا.

قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِلنُّعْمَانِ وَمَا اسْتَوْكَفَ؟ فَقَالَ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا.

قَدْ أَقَامَ آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ إِسْنَادَهُ وَاخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى شُعْبَةَ. [حسن۔ أخرجه احمد ۴/۹]

(۲۱۰) (الف) اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے تین

ہتھیلیاں بھریں۔

(ب) شعبہ کہتے ہیں: میں نے نعمان سے پوچھا: ہتھیلیاں بھرنے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا۔

(ج) آدم بن ابوایاس نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے، اس کی سند میں صرف شعبہ پر اختلاف ہے۔

(۲۱۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَحْمُوَيْهِ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - فَأَمَرَ لَهُ بِوَضُوءٍ فَقَالَ: تَوَضَّأْ يَا أَبَا جُبَيْرٍ. فَبَدَأَ أَبُو جُبَيْرٍ بِفِيهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ -: ((لاَ تَبْدَأْ بِفِيكَ يَا أَبَا جُبَيْرٍ ، فَإِنَّ الْكَافِرَ يَبْدَأُ بِفِيهِ)). ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - بِوَضُوءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثًا وَالْيُسْرَى ثَلاَثًا ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ. [صحيح۔ أخرجه ابن حبان ۱۰۸۹]

(۲۱۱) جبیر بن نفیر اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے انہیں پانی لانے کا حکم دیا اور فرمایا: "ابو جبیر! وضو کرو، انہوں نے اپنے منہ سے شروع کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابو جبیر! منہ سے شروع نہ کرو، اس لیے کہ کافر بھی اپنے منہ سے شروع کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور اپنی ہتھیلیوں کو دھو کر صاف کیا، پھر کلی کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی چڑھایا اور تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا اور تین مرتبہ اپنے دائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت دھویا اور بائیں بازو کو بھی تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے پاؤں کو دھویا۔

(۴۴) باب صِفَةِ غَسْلِهِمَا

ہاتھ دھونے کا طریقہ

(۲۱۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلاَنِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ - ﷺ - قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي إِنَائِهِ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي فِيمَ بَاتَتْ يَدُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ شَبِيبٍ.

(ت) وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْمَاءِ . [صحيح۔ أخرجه مسلم ۸۸]

(۲۱۲) (الف) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم سے کوئی بیدار ہو تو برتن میں ہاتھ ڈالنے

سے پہلے ان پر تین مرتبہ پانی ڈالے، اس لیے کہ اس کو کیا معلوم کہ اس کے ہاتھ نے رات کیسے گزاری ہے۔

(ب) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (ایک دوسری) روایت میں ہے کہ وہ اپنے ہاتھ پر پانی بہائے۔

(۲۱۳) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الأَسْفَاطِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى عَلِيٌّ الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ الرَّحْبَةَ وَدَخَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا بِوَضُوءٍ ، فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ ، فَأَخَذَ الإِنَاءَ بِيَمِينِهِ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَهُمَا جَمِيعًا ، ثُمَّ أَخَذَ الإِنَاءَ بِيَمِينِهِ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى فَغَسَلَهُمَا جَمِيعًا، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي الإِنَاءِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِي آخِرِهِ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَهَذَا كَانَ طُهُورُهُ. [صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ۱۱۱]

(۲۱۳) سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھی، پھر آپ کھلی جگہ تشریف لے گئے، ہم بھی آپ کے ساتھ ہو لیے، آپ نے پانی منگوایا تو ایک بچہ پانی والا برتن لے کر آیا۔ اس کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے برتن کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر ان دونوں کو اکٹھا دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا۔ پھر ان دونوں کو اکٹھا دھویا اور اپنی ہتھیلیوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھویا...... اس کے آخر میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو اچھا لگتا ہو کہ وہ رسول اللہ کا وضو دیکھے تو یہ آپ ﷺ کا وضو ہے۔

(۲۱٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ: أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَهُمَا إِلَى الْكُوعَيْنِ قَالَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- تَوَضَّأَ مِثْلَمَا رَأَيْتُمُونِي تَوَضَّأْتُ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

(ق) قَالَ الشَّيْخُ وَهَذَا الْغَسْلُ عِنْدَنَا سُنَّةٌ وَاخْتِيَارٌ لَيْسَ بِوَاجِبٍ ، وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ وَأَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ. [ضعيف۔ أخرجه احمد۔ داؤد ۱۰۹]

(۲۱۴) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور وضو کیا آپ نے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر ان دونوں کو گھٹنوں تک دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی چڑھایا، پھر وضو میں تین مرتبہ اعضاء دھونے کا ذکر کیا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے پاؤں کو دھویا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں: اعضاء کو اس طرح دھونا سنت یا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ یہی موقف عطاء، ابن سیرین اور اصحاب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے۔

(۲۱۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدَيْهِ الْمَاءَ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الإِنَاءَ)).

قَالَ فَقَالَ لَهُ قَيْسٌ الأَشْجَعِيُّ فَإِذَا جِئْنَا مِهْرَاسَكُمْ هَذَا فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِهِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ.

(غ) قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ الأَصْمَعِيُّ: الْمِهْرَاسُ حَجَرٌ مَنْقُورٌ مُسْتَطِيلٌ عَظِيمٌ كَالْحَوْضِ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ النَّاسُ ، لاَ يَقْدِرُ أَحَدٌ عَلَى تَحْرِيكِهِ. [حسن۔ أخرجه ابو يعلى ٥٩٦٣]

(۲۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے اٹھے تو اپنے ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے ان پر پانی بہا لے۔

(۲۱۶) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ: شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَلاَ يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَ يَدَهُ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

(ت) قَالَ سُلَيْمَانُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ قَالَ قَدْ قَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ: فَكَيْفَ يَصْنَعُ أَبُو هُرَيْرَةَ بِالْمِهْرَاسِ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ: فَكَانُوا لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يُدْخِلَهَا إِذَا كَانَتْ نَظِيفَةً.

(ق) وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ عِنْدَ الطَّعَامِ بَعْدَ مَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ وَقَدْ مَضَى ذِكْرُهُ.

قَالَ الشَّيْخُ وَاحْتَجَّ أَصْحَابُنَا فِي ذَلِكَ بِحَدِيثِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- وَقَدْ مَضَى ذِكْرُهُ.

[حسن۔ أخرجه ابن أبي شيبة ١٠٥٢]

(۲۱۶) (الف) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو برتن میں داخل نہ کرے جب تک کہ انہیں دھو لے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔''

(ب) سلیمان کہتے ہیں کہ ابراہیم سے بیان کیا گیا کہ عبداللہ بن مسعود کے اصحاب کہتے ہیں: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مہراس میں کیا کرتے تھے؟ سلیمان نے کہا: جب ان کے ہاتھ صاف ہوتے تو وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(ج) امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دلیل لی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حاجت سے فارغ ہوتے تو کھانے کے لیے وضو نہیں کرتے تھے۔

(د) شیخ کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے حدیث رفاعہ بن رافع جونبی سے مرفوعاً منقول ہے سے دلیل لی ہے، اس کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے۔

(۴۵) باب إِدْخَالِ الْيَمِينِ فِي الإِنَاءِ وَالْغَرْفِ بِهَا لِلْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ

دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالنا اور کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کے لیے چلو بھرنا

(۲۱۷) أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَيُّوبَ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الإِنَاءِ فَغَسَلَهُمَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْوَضُوءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). [صحيح۔ أخرجه البخاري ١٦٢]

(۲۱۷) حمران جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے برتن سے اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر ان دونوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ پانی میں ڈالا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے ہاتھوں کو اپنی کہنیوں سمیت دھویا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، جس شخص نے میرے وضو جیسا وضو کیا، اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے دل میں کوئی برا خیال پیدا نہیں ہوا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(۲۱۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى فَذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِي الرِّجْلِ: إِلَى الْكَعْبَيْنِ. [صحيح]

(۲۱۸) اس حدیث میں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونے کے الفاظ زیادہ ہیں۔

(۲۱۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْمُزَكِّي أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُونَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ: ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ. [صحيح۔ أخرجه البخاري ١٦٢]

(۲۱۹) عطاء بن یزید نے پچھلی روایت کے ہم معنی بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ وضو کے پانی میں

داخل کیا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔

(۲۲۰) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ. [صحيح۔ أخرجه البخاری ١٦٢]

(۲۲۰) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران سے روایت ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا۔ پھر برتن سے پانی اپنے ہاتھ پر ڈالا۔ پھر اس کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا دائیں ہاتھ پانی میں ڈالا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور ناک جھاڑا۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر دونوں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، آپ میرے اس وضو کی طرح وضو کیا کرتے تھے، پھر فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح کیا، پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں، اس کے دل میں کوئی برا خیال پیدا نہیں ہوا تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(۴۶) باب كَيْفِيَّةِ الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ

کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا طریقہ

(۲۲۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوذْبَارِيُّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ شَوْذَبٍ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُتِيَ بِوَضُوءٍ أَوْ أُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الإِنَاءِ ، فَغَسَلَهُمَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ ، وَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الإِنَاءِ فَمَلأَ فَمَهُ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلاَثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلاَثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلاَثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا الْمَاءُ ، فَرَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً ،

ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثَلاَثَ مَرَّاتٍ عَلَى قَدَمِهِ الْيُمْنَى ، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى ، ثُمَّ قَالَ :هَذَا طُهُورُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَهَذَا طُهُورُهُ. [صحيح]

(۲۲۱) سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا یا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ آپ نے برتن سے پانی اپنے ہاتھ پر ڈالا، پھر اس کو تین مرتبہ دھویا تاکہ برتن میں داخل کریں، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا، پھر اپنے منہ کو بھرا اور کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور بائیں ہاتھ سے ناک کو جھاڑا، ایسا تین مرتبہ کیا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا یہاں تک کہ وہ پانی سے تر ہو گیا تو اس تر ہاتھ کو اوپر اٹھایا اور اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ تر کیا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک ہی مرتبہ مسح کیا پھر تین مرتبہ اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ دائیں پاؤں پر پانی ڈالا، پھر اس کو اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ دھویا، پھر تین مرتبہ اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پاؤں پر پانی ڈالا۔ اس کو اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ دھویا، پھر فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے، جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کو دیکھے تو یہی آپ ﷺ کا وضو ہے۔

(۲۲۲) أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرَيْهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ)).

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. [صحيح۔ أخرجه مسلم ٢٣٧]

(۲۲۲) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی وضو کرے تو وہ اپنے ناک کے نتھنوں میں پانی چڑھائے، پھر اس کو جھاڑے۔''

(۲۲۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي وَ إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ قَالاَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ :((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ الْمَاءَ ثُمَّ لِيَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ)).

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ.

[صحيح۔ أخرجه البخاري ١٦٠]

(۲۲۳) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی وضو کرے تو وہ اپنے ناک میں پانی ڈالے، پھر اسے جھاڑ دے اور ڈھیلا طاق عدد میں استعمال کرے۔''

(۴۷) باب سُنَّةِ التَّكْرَارِ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ

کلی اور ناک میں پانی تکرار کے ساتھ چڑھانے کا طریقہ

(۲۲۴) أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ.

وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قُرِءَ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَكَ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - يَوْمًا تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا.

رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ إِلاَّ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا التَّكْرَارَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ.

(ج) وَقَدْ رُوِيَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ وَبَحْرِ بْنِ نَصْرٍ هَكَذَا وَهُمَا ثِقَتَانِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

وَقَدْ رُوِيَ التَّكْرَارُ فِيهِمَا عَنْ عُثْمَانَ مِنْ أَوْجُهٍ أُخَرَ. [صحيح]

(۲۲۴) (الف) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دن وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا، پھر اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر کلی کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی چڑھایا۔

(ب) ایک حدیث کے آخر میں ہے کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے میری طرح وضو کیا۔ (ج) صحیح مسلم میں ابوطاہر اور حرملہ، ابن وہب سے نقل کرتے ہیں، لیکن انھوں نے کلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں تکرار کا ذکر نہیں کیا۔ (د) حدیث میں ابن عبدالحکم اور بحر بن نصر ثقہ راوی ہیں۔

(۲۲۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَذِّنُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِالْمِيضَأَةِ فَأَصْغَاهَا عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ، ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي الْمَاءِ فَتَمَضْمَضَ ثَلاَثًا ، وَاسْتَنْثَرَ ثَلاَثًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَفِي آخِرِهِ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - يَتَوَضَّأُ.

(ت) قَالَ الشَّيْخُ وَرَوَاهُ أَيْضًا أَبُو عَلْقَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ وَثَبَتَ ذَلِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ - ﷺ -.

وَرُوِّينَاهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ - ﷺ -. [صحيح لغيره۔ أخرجه ابو داؤد ۱/۸]

(۲۲۵) عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ سے وضو کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب ان سے وضو کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے پانی منگوایا، پھر ایک چھوٹا برتن لایا گیا، آپ نے اس کو اپنے دائیں ہاتھ پر جھکایا۔ پھر اس کو پانی میں داخل کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک جھاڑا......

حدیث کے آخر میں ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان نے فرمایا: اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(ب) شیخ کہتے ہیں کہ ابو علقمہ نے حضرت عثمان سے پچھلی روایت کی طرح نقل کیا ہے: اسی طرح یہ روایت عبداللہ بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ثابت ہے۔

(۲۲۶) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتُوَيْهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ وَأَبُو ثَابِتٍ قَالاَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ)).

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمْزَةَ ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ.

[صحیح۔ أخرجه البخاری ۳/۲۱]

(۲۲۶) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ وضو کرے اور تین مرتبہ ناک جھاڑے، اس لیے کہ شیطان اس کے ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے۔''

(۲۲۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ قَارِظٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: ((إِذَا مَضْمَضَ أَحَدُكُمْ وَاسْتَنْشَقَ فَلْيَفْعَلْ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا)). [صحیح۔ أخرجه ابو داؤد ۱۴۱]

(۲۲۷) ابوغطفان کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انھوں نے کلی کی اور ناک میں دو مرتبہ پانی چڑھایا اور کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے تو اچھی طرح دو یا تین مرتبہ کرے۔''

(۴۸) الْمُبَالَغَةِ فِي الاِسْتِنْشَاقِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ صَائِمًا

روزے کی حالت کے علاوہ ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا

(۲۲۸) أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ -ﷺ- فَذَكَرَ أَشْيَاءَ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ -ﷺ-: ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلِ الأَصَابِعَ ، وَإِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَبَالِغْ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)). [صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ١٤٢]

(۲۲۸) سیدنا عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کچھ چیزوں کا تذکرہ کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مکمل وضو کر اور انگلیوں کا خلال کر اور جب تو ناک میں پانی چڑھائے تو مبالغہ کر، سوائے اس کے کہ تو روزہ دار ہو (یعنی روزے کی حالت میں ایسا نہ کر)۔''

(۴۹) باب الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ

کلی اور ناک میں یکبارگی پانی چڑھانا

(۲۲۹) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ.

(ح) قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الإِمَامُ وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ رَجَاءٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالاَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قُلْنَا لَهُ: تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلاَثًا ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَتَمَضْمَضَ ، وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلاَثًا ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ-.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُسَدَّدٍ ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ كِلاَهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، وَأَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ: ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ يَعْنِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ كُلَّ مَرَّةٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلاَثًا بِثَلاَثِ غُرَفٍ. بِدَلِيلِ مَا: [صحيح۔ أخرجه البخاري ١٨٨]

(۲۲۹) (الف) سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم بنی نجار قبیلے سے ہیں اور صحابی رسول ہیں، ہم نے ان سے کہا: ہمارے لیے نبی ﷺ جیسا وضو کریں۔ انھوں نے پانی منگوایا اور اپنی ہتھیلیوں پر ڈالا، اس کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ (برتن میں) داخل کیا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، ایک ہاتھ سے ایسا تین مرتبہ کرتے تھے، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے ہاتھوں کو دو

دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا، پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ایک مرتبہ ہاتھوں کو آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لے آئے۔ اس کے بعد اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو اس طرح تھا۔

(ب) عمرو بن یحییٰ کہتے ہیں: پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالا۔ (واللہ اعلم) یعنی ہر مرتبہ کلی اور ناک میں پانی ایک ہی چلو سے ڈالا، پھر یہ تین مرتبہ کیا تین چلوؤں کے ساتھ۔

(۲۳۰) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقْرِءُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ ، فَتَوَضَّأَ لَهُمْ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ مِنَ التَّوْرِ ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ، وَاسْتَنْثَرَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ مِنْ ثَلاَثِ غَرَفٍ مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، فَأَقْبَلَ بِيَدِهِ وَأَدْبَرَ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ ، فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلاَثًا بِثَلاَثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ وُهَيْبٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ مِنْ ثَلاَثِ غَرَفَاتٍ. [صحيح]

(۲۳۰) (الف) عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ میں عمرو بن ابی حسن کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا: انھوں نے پانی کا برتن منگوایا، پھر ان کے لیے وضو کیا، برتن سے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا، پھر اپنے ہاتھوں کو دھویا، اس کے بعد اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور تین مرتبہ ناک جھاڑا اور یہ پانی کے تین چلوؤں سے کیا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا تو اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا تو اپنے بازوؤں کو دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا تو اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے لے آئے، پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔

(ب) ایک حدیث میں ہے کہ کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور پانی کے تین چلوؤں سے تین مرتبہ ناک جھاڑا۔

(ج) ایک روایت میں ہے، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور پانی کے تین چلوؤں سے تین مرتبہ ناک جھاڑا۔

(۲۳۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ: أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ، وَجَمَعَ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ.

[صحيح لغيره۔ أخرجه الدارمي ٦٩٧]

(۲۳۱) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ وضو کیا، کلی کی اور ناک میں پانی اکٹھے چڑھایا۔

(۲۳۲) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: أَتَانَا عَلِيٌّ وَقَدْ صَلَّى فَدَعَا بِطَهُورٍ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلاَثًا ، فَمَضْمَضَ وَنَثَرَ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي أَخَذَ فِيهِ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ -ﷺ- فَهُوَ هَذَا. [صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ١١١]

(۲۳۲) سیدنا عبد خیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے اور وہ نماز پڑھ چکے تھے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا..... اس میں ہے کہ پھر آپ نے کلی کی اور تین مرتبہ ناک جھاڑا۔ کلی اور ناک اسی ہتھیلی سے جھاڑا جس سے پانی لیا تھا۔

پھر طویل حدیث ذکر کی۔ اس کے آخر میں ہے: جس شخص کو اچھا لگے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کا طریقہ جانے تو یہ وہی (طریقہ) ہے۔

(۲۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ الْخَيْوَانِيِّ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أُتِيَ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاَثًا ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلاَثًا مع الاِسْتِنْشَاقِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا بِيَدٍ وَاحِدَةٍ ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلاَثًا ، وَوَضَعَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ ، وَلاَ أَدْرِي أَدْبَرَ بِهِمَا أَمْ لاَ ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طُهُورِ النَّبِيِّ -ﷺ- فَهَذَا طُهُورُهُ -ﷺ-. [حسن۔ أخرجه الطيالسي ١٤٩]

(۲۳۳) عبد خیر خیوانی سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے کرسی لائی گئی، آپ رضی اللہ عنہ اس پر بیٹھے، پھر پانی کا ایک برتن لایا گیا تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر ایک پانی کے ساتھ کلی اور ناک میں تین مرتبہ پانی چڑھایا، پھر ایک ہاتھ سے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا اور اپنا ہاتھ برتن میں رکھا، پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر آگے سے پیچھے لے گئے اور معلوم نہیں کہ ہاتھوں کو پیچھے سے آگے لے آئے تھے یا نہیں اور اپنے پاؤں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا: جس کو اچھا لگے کہ نبی ﷺ کے وضو کی طرف دیکھے تو یہی نبی ﷺ کا وضو ہے۔

(۵۰) باب الْفَصْلِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ

کلی اور ناک میں پانی الگ ڈالنا

(۲۳٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا

مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يَذْكُرُ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: دَخَلْتُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ -ﷺ- وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَالْمَاءُ يَسِيلُ مِنْ وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ ، فَرَأَيْتُهُ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ.

(ج) وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ لِلَّيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي الْوُضُوءِ قَالَ مُسَدَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ يَحْيَى يَعْنِي الْقَطَّانَ فَأَنْكَرَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ إِنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُنْكِرُهُ وَيَقُولُ: أَيْشٍ هَذَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّرَائِفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ سَعِيدٍ الدَّارِمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيَّ يَقُولُ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ لَيْثًا رَوَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ -ﷺ- تَوَضَّأَ. فَأَنْكَرَ ذَلِكَ سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ وَعَجِبَ أَنْ يَكُونَ جَدُّ طَلْحَةَ لَقِيَ النَّبِيَّ -ﷺ-.

قَالَ عَلِيٌّ: وَسَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ نَسَبِ جَدِّ طَلْحَةَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ كَعْبٍ أَوْ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ عَمْرُو بْنُ كَعْبٍ لَمْ يَشُكَّ فِيهِ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ: طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَأَى جَدُّهُ النَّبِيَّ -ﷺ-؟ فَقَالَ يَحْيَى: الْمُحَدِّثُونَ يَقُولُونَ قَدْ رَآهُ وَأَهْلُ بَيْتِ طَلْحَةَ يَقُولُونَ لَيْسَتْ لَهُ صُحْبَةٌ. [ضعیف۔ أخرجه ابوداؤد ۱۳۹]

(۲۳۴) طلحہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ وضو کر رہے تھے اور پانی آپ ﷺ کے چہرے سے داڑھی اور سینے پر بہہ رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کلی اور ناک میں پانی الگ الگ ڈالتے تھے۔

(۵۱) باب تَأْكِيدِ الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ

کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کی تاکید

(۲۳۵) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَلِيمٍ الصَّائِغُ بِمَرْوَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ)). هَذَا حَدِيثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ ، وَزَادَ حَسَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَذَكَرَهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدَانَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ. [صحيح۔ أخرجه البخاري ۱۵۹]

(۲۳۵) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے تو وہ ناک کو جھاڑے اور جو ڈھیلے استعمال کرے تو وہ طاق عدد میں استعمال کرے۔''

(۲۳۶) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَطْلُبَانِ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَلَمْ يَجِدَاهُ ، فَأَطْعَمَتْهُمَا عَائِشَةُ تَمْرًا وَعَصِيدًا ، فَلَمْ يَلْبَثَا أَنْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يَتَقَلَّعُ يَتَكَفَّأُ فَقَالَ: ((هَلْ أَطْعَمَكُمَا أَحَدٌ؟)) فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ: ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلِ الأَصَابِعَ ، وَإِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَبَالِغْ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)). [صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ۱۴۳]

(۲۳۶) سیدنا عاصم بن لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ اور ان کا ساتھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر رہے تھے لیکن انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو کھجوریں اور آٹے کا حلوہ کھلایا۔ وہ زیادہ دیر نہیں ٹھہرے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باوقار انداز میں سے چلتے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم دونوں کو کسی نے کوئی چیز کھلائی ہے؟ میں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول! پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں نماز کے بارے میں بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکمل وضو کرو اور انگلیوں کا خلال کرو اور جب ناک میں پانی چڑھاؤ تو مبالغہ کرو مگر روزے کی حالت میں نہ کرو۔''

(۲۳۷) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمِضْ.

[صحيح۔ أخرجه ابو داؤد ۱۴۴]

(۲۳۷) ایک حدیث میں ہے ''جب تو وضو کرے تو کلی کر۔''

(۲۳۸) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَمَرَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ.

قَالَ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى مُرْسَلاً لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الشَّيْخُ كَذَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَظُنُّهُ هُدْبَةُ أَرْسَلَهُ

مَرَّةً وَوَصَلَهُ أُخْرَى. (ت)وَتَابَعَهُ دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ عَنْ حَمَّادٍ فِي وَصْلِهِ وَغَيْرُهُمَا يَرْوِيهِ مُرْسَلاً كَذَلِكَ ذَكَرَهُ لِي أَبُو بَكْرٍ الْفَقِيهُ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ.

قَالَ الشَّيْخُ وَخَالَفَهُمَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْخَلاَّلُ شَيْخٌ لِيَعْقُوبَ بْنِ سُفْيَانَ فَقَالَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكِلاَهُمَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

(۲۳۸) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا حکم دیا۔ حسن۔

(ب) بعض اوقات راوی اس حدیث کو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ چھوڑ کر مرسل بیان کرتا ہے۔ شیخ فرماتے ہیں: میرے گمان کے مطابق اس نے ایک دفعہ مرسل اور دوسری مرتبہ موصولاً بیان کیا۔

(ج) داؤد بن محبر بھی موصول بیان کرنے میں ان کی متابعت کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام رواۃ مرسل بیان کرتے ہیں۔

(د) شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو موصولاً بیان کرنے والے رواۃ کی یعقوب بن سفیان کے استاد ابراہیم بن خلال نے مخالفت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: دونوں راوی غیر محفوظ ہیں۔

(۲۳۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- قَالَ: ((الْمَضْمَضَةُ وَالاِسْتِنْشَاقُ مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لاَ بُدَّ مِنْهُ)).

(ت) قَالَ الشَّيْخُ وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرٍ الْبَلْخِيُّ عَنْ عِصَامٍ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: ((مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لاَ تَتِمُّ الصَّلاَةُ إِلاَّ بِهِ)).

(ج) أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ قَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ عِصَامٌ وَوَهِمَ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى مُرْسَلاً عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ)).

[ضعيف۔ أخرجه الدار قطنى ۱/ ۸۴]

(۲۳۹) (الف) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے۔''

(ب) عصام نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے، مگر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ وضو کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔

(ج) مسلمان بن موسیٰ نبی ﷺ سے مرسل بیان کرتے ہیں: ''جو شخص وضو کرے تو وہ کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے۔''

(۲۴۰) قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ)).

(ت) وَهَكَذَا رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الأَزْهَرِ الْجُوزَجَانِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى السِّينَانِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِإِسْنَادِ عِصَامٍ وَمَتْنِ الْجَمَاعَةِ.

(ج) قَالَ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ: مُحَمَّدُ بْنُ الأَزْهَرِ هَذَا ضَعِيفٌ وَهَذَا خَطَأٌ وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

[ضعیف۔ أخرجه الدار قطنی ۱/ ۸۴]

(۲۴۰) سیدنا سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے۔''

(۵۲) باب سُنَّةِ الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ وَأَنَّهُمَا غَيْرُ وَاجِبَتَيْنِ

کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا طریقہ اور دونوں کے واجب نہ ہونے کا بیان

(ق) وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَعَطَاءٌ آخِرَ قَوْلَيْهِ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ وَرَبِيعَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ.

(۲۴۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ وَالاِسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ، وَقَصُّ الأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ. يَعْنِي الاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ)).

قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ وَذَكَرَ فِيهِ يَعْنِي الاِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ. [حسن لغیره]

(۲۴۱) (الف) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کاٹنا، پوروں کو دھونا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ زکریا راوی کہتے ہیں کہ مصعب نے کہا: میں دسویں چیز یں بھول گیا ہوں شاید وہ کلی کرنا ہے۔

(ب) صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: پانی کے ساتھ استنجا کرنا۔

(۲۴۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ وَأَبُو صَادِقٍ: مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْفَوَارِسِ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ -ﷺ- قَالَ: ((عَشَرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْمَضْمَضَةُ وَالاِسْتِنْشَاقُ، وَالسِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ وَنَتْفُ الإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ

الْبَرَاجِمِ ، وَالِانْتِضَاحُ بِالْمَاءِ وَالْخِتَانُ)). [حسن لغیره]

(۲۴۲) سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ''دس چیزیں فطرت میں سے ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن کاٹنا اور بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، پوروں کو دھونا، پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا۔''

(۵۳) باب غَسْلِ الْوَجْهِ

چہرہ دھونے کا بیان

(۲۴۳) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَضْمَضَ بِهَا ، وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً فَجَعَلَ بِهَا هَكَذَا يَعْنِي أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الأُخْرَى ، فَغَسَلَ بِهِمَا وَجْهَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ رَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- يَعْنِي يَتَوَضَّأُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مَنْصُورِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيِّ.

[صحيح۔ أخرجه البخاری ۱۴۰]

(۲۴۳) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے وضو کیا تو اپنے چہرے کو دھویا، پھر پانی کا چلو لے کر اس سے کلی کی اور ناک جھاڑا، پھر ایک چلو اور لے کر ایسے ہی کیا، یعنی اس کو دوسرے ہاتھ کی طرف بہایا۔ پھر اس کے ساتھ اپنے چہرے کو دھویا، پھر پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے اپنے دائیں ہاتھ کو دھویا، پھر پانی کا ایک چلو لیا اور اپنا بائیں ہاتھ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر پانی کا ایک چلو لیا اور اپنے دائیں پاؤں پر چھینٹے مار کر اس کو دھویا، پھر پانی کا ایک دوسرا چلو لیا اور اپنا بائیں پاؤں دھویا پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۵۴) باب التَّكْرَارِ فِي غَسْلِ الْوَجْهِ

چہرے کو بار بار دھونے کا بیان

(۲۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَافِظُ وَأَبُو عَمْرٍو: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأَدِيبُ قَالاَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ:

أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الإِسْمَاعِيلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ:

أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَغَسَلَهُمَا ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ.

(ت) وَرُوِّينَا فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ-.

[صحيح۔ أخرجه البخاری ۱۵۸]

(۲۴۴) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران نے خبر دی کہ اس نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ نے برتن منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر ان کو دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور کلی کی، ناک جھاڑا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میرے وضو کی طرح وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں کہ ان میں اپنے اندر کسی چیز کا خیال پیدا نہیں کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

(۲۴۵) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلاَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ وَقَدْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَتَيْنَاهُ بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ حَتَّى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلاَ أُرِيكَ كَيْفَ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ-؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: فَأَصْغَى الإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهُمَا ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى الأُخْرَى ، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الإِنَاءِ جَمِيعًا ، فَأَخَذَ بِهِمَا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ الْيُمْنَى قَبْضَةً مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهَا عَلَى نَاصِيَتِهِ، فَتَرَكَهَا تَسْتَنُّ عَلَى وَجْهِهِ. وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. [حسن۔ أخرجه ابو داؤد ۱۱۷]

(۲۴۵) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انہوں نے قضائے حاجت کی، پھر پانی منگوایا،

ہم آپ کے پاس برتن میں پانی لے کر آئے اور آپ کے سامنے رکھ دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں آپ کو نہ دکھلاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! تو انھوں نے برتن اپنے ہاتھ پر جھکایا اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنا دائیں ہاتھ برتن میں داخل کیا، اس ہاتھ سے پانی دوسرے ہاتھ پر ڈالا، پھر اپنی ہتھیلیوں کو دھویا، پھر کلی کی اور ناک جھاڑا۔ پھر اکٹھے اپنے ہاتھوں کو برتن میں داخل کیا اور دونوں ہاتھوں کے ساتھ چلو لے کر اس کو اپنے منہ پر مارا، پھر اپنے انگوٹھے کان کی اگلی جانب داخل کیے۔ پھر دوسری اور تیسری مرتبہ بھی ایسے ہی کیا، پھر دائیں ہاتھ سے پانی کا چلو لیا تو اس کو اپنی پیشانی پر ڈالا۔ پھر اس پانی کو چھوڑ دیا۔ پانی آپ کی پیشانی پر بہہ رہا تھا۔

(۵۵) باب تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

داڑھی کا خلال کرنا

(۲٤٦) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ.

(ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ يَعْنِي ابْنَ جَمْرَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

قَالَ: فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلاَثًا حِينَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَعَلَ الَّذِي رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ.

بَلَغَنِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: هُوَ حَسَنٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: أَصَحُّ شَيْءٍ عِنْدِي فِي التَّخْلِيلِ حَدِيثُ عُثْمَانَ. [صعيف۔ أخرجه ابن حبان ۱۰۸۱]

(۲۴۶) سیدنا شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر انھوں نے مکمل حدیث ذکر کی، فرماتے ہیں: جس وقت انھوں نے اپنے چہرے کو دھویا تو تین مرتبہ داڑھی کا خلال کیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے، جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہے۔

(ب) محمد کہتے ہیں: میرے نزدیک داڑھی کے خلال میں حدیث عثمان رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

(۲٤٧) أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ زَوْرَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ، فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ: هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ.

(ت) وَرُوِّينَا فِي ذَلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

[صحيح لغيره۔ أخرجه ابو داؤد ۱٤٥]

(۲۴۷) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو ہتھیلی میں پانی لیتے اور اس کو اپنی ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے، پھر اس سے اپنی داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے: ''اسی طرح میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔''

(۲۴۸) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا السُّكَّرِيُّ يَعْنِي أَبَا حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: وَضَّأْتُ رَسُولَ اللَّهِ -ﷺ- فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَعَنْفَقَتَهُ بِالأَصَابِعِ، وَقَالَ: ((هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ)).

(ت) وَرُوِّينَا فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ -ﷺ- ثُمَّ عَنْ عَلِيٍّ وَغَيْرِهِ. وَرُوِّينَا فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ عَنِ النَّخَعِيِّ وَجَمَاعَةٍ مِنَ التَّابِعِينَ.

[صحيح لغيره]

(۲۴۸) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھا تو انھوں نے اپنی داڑھی اور بچہ داڑھی کا انگلیوں کے ساتھ خلال کیا اور فرمایا: ''اسی طرح میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔''

(ب) داڑھی کے خلال کے متعلق سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع روایات بیان کی ہیں۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔ پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ، حسن بن علی رضی اللہ عنہ، امام نخعی رحمہ اللہ اور تابعین کی ایک جماعت سے ایسا نہ کرنا روایت کیا ہے۔

(۵۶) باب عَرْكِ الْعَارِضَيْنِ

رخساروں کو اچھی طرح مل کر دھونے کا بیان

(۲۴۹) أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا ابْنُ دُحَيْمٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -ﷺ- إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ، ثُمَّ شَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا. (ج) تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ. وَاخْتَلَفُوا فِي عَدَالَتِهِ، فَوَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَأَبَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْفَقِيهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيُّ الْحَافِظُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ أَبِي: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْوَلِيدُ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ وَقَتَادَةَ قَالاَ: كَانَ النَّبِيُّ -ﷺ- مُرْسَلاً وَهُوَ صَوَابٌ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: وَرَوَاهُ أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ الصَّوَابُ.

(۲۴۹) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے رخساروں کو اچھی طرح ملتے۔ پھر داڑھی کے نیچے سے انگلیاں ڈال کر خلال کرتے۔

(ب) ابن ابی حاتم کے والد بیان فرماتے ہیں کہ ولید نے عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ وَقَتَادَةَ کی سند سے مرفوع بیان کیا ہے، لیکن اس کا مرسل ہونا زیادہ صحیح ہے۔

(ج) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما پر اس کا موقوف ہونا ہی درست ہے۔

(۲۵۰) أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- نَحْوَهُ.

[ضعیف۔ أخرجه الدارقطني ١/١٠٧]

(۲۵۰) یزید رقاشی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی پچھلی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

(۲۵۱) وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ يَعْرُكُ عَارِضَيْهِ وَيُشَبِّكُ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ أَحْيَانًا وَيَتْرُكُ أَحْيَانًا. [ضعیف]

(۲۵۱) نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تو اپنے رخساروں کو مل کر دھوتے، کبھی اپنی انگلیوں کے ساتھ داڑھی کا خلال کرتے، کبھی چھوڑ دیتے۔

(۲۵۲) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السُّوسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَعْرُكُ عَارِضَيْهِ وَيُشَبِّكُ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ أَحْيَانًا وَيَتْرُكُ هَكَذَا قَالَ. [ضعیف]

(۲۵۲) نافع رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے رخساروں کو اچھی طرح مل کر دھوتے تھے، کبھی اپنی انگلیوں کے ساتھ داڑھی کا خلال کرتے تھے اور کبھی چھوڑ دیتے تھے' پھر راوی نے اس طرح کر کے دکھلایا۔

(۵۷) باب غَسْلِ الْيَدَيْنِ

ہاتھوں کو دھونا

(۲۵۳) أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ: عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ: مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو اللَّيْثِ: نَصْرُ بْنُ الْقَاسِمِ الْفَرَائِضِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- تَوَضَّأَ

فَغَرَفَ غَرْفَةً فَمَضْمَضَ مِنْهَا وَاسْتَنْثَرَ ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ ، وَخَالَفَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ بَاطِنَهُمَا وَظَاهِرَهُمَا ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى. [حسن۔ أخرجه ابن أبی شیبه ٦٣]

(۲۵۳) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو ایک چلو پانی لیا، اس سے کلی کی اور ناک جھاڑا، پھر ایک چلو پانی لیا، اس سے اپنے چہرے کو دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا، اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا، اس سے انگشت شہادت کے ساتھ اپنے کانوں کے اندرونی حصے کا اور انگوٹھوں کے ساتھ بیرونی حصے کا مسح کیا، پھر ایک چلو پانی لیا، اس سے اپنا دایاں پاؤں دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں پاؤں دھویا۔

(۵۸) باب التَّكْرَارِ فِي غَسْلِ الْيَدَيْنِ

ہاتھوں کو تکرار سے دھونے کا بیان

(٢٥٤) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ: الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاَثًا فَغَسَلَهُمَا ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثًا ، ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلاَثًا ، ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ كَوُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَبْدَانَ. [صحيح۔ أخرجه البخاري ١٨٣٢]

(۲۵۴) حمران بن ابان فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انھوں نے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا، پھر ان کو دھویا، پھر کلی کی اور ناک جھاڑا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر اسی طرح بائیں کو دھویا، پھر اپنے ہاتھ سے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر اسی طرح بائیں کو، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ کو اس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، ان دونوں رکعتوں میں کسی چیز کا خیال دل میں پیدا نہیں ہوا تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔